

کتاب الحید و دیوان انعم اللہ والحدید
 من احوال العرب و الفجہ و الجویس و من عامرہ من
 ملوک المستر یعنی علامہ ابن خلدون کے کتاب التواریخ
 ترجمہ کے جملہ قول قانون اشاعت و طباعت میں
 تصحیح و ترتیب و تہذیب

چوہدری طارق اقبال کاشمیری
 ایڈیٹر انچیف، نذر بازار، کراچی، محفوظ میں

نام کتاب — تاریخ ابن خلدون
 مصنف — رئیس المومنین علامہ عبد الرحمن بن خلدون
 ناشر — نقشبندی کتب خانہ، نذر بازار، کراچی
 طبع — جدید پیپر، پرنٹنگ، بمبئی ۲۰۱۳ء
 ایڈیشن — آفست

نقشبندی کتب خانہ

فہرست

چشمہ (۱۰۰)

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	ابو الحارث کی بیعت		باب ۱
	ابن دینار کی بیعت	۱۵	تحریر خیرات علی
	ابن کثیر کی بیعت		واللہ سرفراز
	دینار پر بیعت		شریعت اور فقی
۳۱	ابو سعید خدری کی بیعت	۲۹	تحریر شریعت
	ابو جریج کی بیعت		حضرت عثمان کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		امام حسن کی بیعت
۳۲	ابو جریج کی بیعت	۳۵	امام معاویہ کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۳	ابو جریج کی بیعت	۴۷	ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۴	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۵	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۶	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۷	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۸	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۳۹	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۴۰	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۴۱	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
۴۲	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت
	ابو جریج کی بیعت		ابو جریج کی بیعت

صفحہ	سنی	مترجم
۶۸	۳۸	مذہب کی بنیادیں دراکیم بن عبد اللہ لاہوری
۶۹	۳۹	دراکیم بن عبد اللہ لاہوری مذہب کی بنیادیں
۷۰	۴۰	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۱	۴۱	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۲	۴۲	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۳	۴۳	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۴	۴۴	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۵	۴۵	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۶	۴۶	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۷	۴۷	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۸	۴۸	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۷۹	۴۹	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۰	۵۰	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۱	۵۱	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۲	۵۲	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۳	۵۳	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۴	۵۴	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۵	۵۵	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۶	۵۶	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۷	۵۷	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۸	۵۸	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۸۹	۵۹	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں
۹۰	۶۰	مذہب کی بنیادیں مذہب کی بنیادیں

صفحہ نمبر	موضوع	صفحہ نمبر	موضوع
۱	طریقہ کی کثرت	۹۱	طریقہ کی کثرت
۲	مذہب کی کثرت	۹۲	مذہب کی کثرت
۳	تاریخ کی کثرت	۹۳	تاریخ کی کثرت
۴	دوران کی کثرت	۹۴	دوران کی کثرت
۵	فنا و تیس نوران کا اجتماع	۹۵	فنا و تیس نوران کا اجتماع
۶	طریقہ کی کثرت	۹۶	طریقہ کی کثرت
۷	تیس کا کثرت	۹۷	تیس کا کثرت
۸	طریقہ کی کثرت	۹۸	طریقہ کی کثرت
۹	دوران کی کثرت	۹۹	دوران کی کثرت
۱۰	تیس کا کثرت	۱۰۰	تیس کا کثرت
۱۱	طریقہ کی کثرت	۱۰۱	طریقہ کی کثرت
۱۲	دوران کی کثرت	۱۰۲	دوران کی کثرت
۱۳	تیس کا کثرت	۱۰۳	تیس کا کثرت
۱۴	طریقہ کی کثرت	۱۰۴	طریقہ کی کثرت
۱۵	دوران کی کثرت	۱۰۵	دوران کی کثرت
۱۶	تیس کا کثرت	۱۰۶	تیس کا کثرت
۱۷	طریقہ کی کثرت	۱۰۷	طریقہ کی کثرت
۱۸	دوران کی کثرت	۱۰۸	دوران کی کثرت
۱۹	تیس کا کثرت	۱۰۹	تیس کا کثرت
۲۰	طریقہ کی کثرت	۱۱۰	طریقہ کی کثرت

[illegible]

ردیف	عنوان	صفحہ	تاریخ
۱۲۷	ابن زبیر کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۲۶	۱۲۷ھ
۱۲۸	حکومتِ امویہ کی اصلاحات	۳۷	۱۲۸ھ
۱۲۹	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۳۸	۱۲۹ھ
۱۳۰	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۳۹	۱۳۰ھ
۱۳۱	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۰	۱۳۱ھ
۱۳۲	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۱	۱۳۲ھ
۱۳۳	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۲	۱۳۳ھ
۱۳۴	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۳	۱۳۴ھ
۱۳۵	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۴	۱۳۵ھ
۱۳۶	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۵	۱۳۶ھ
۱۳۷	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۶	۱۳۷ھ
۱۳۸	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۷	۱۳۸ھ
۱۳۹	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۸	۱۳۹ھ
۱۴۰	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۴۹	۱۴۰ھ
۱۴۱	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۰	۱۴۱ھ
۱۴۲	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۱	۱۴۲ھ
۱۴۳	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۲	۱۴۳ھ
۱۴۴	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۳	۱۴۴ھ
۱۴۵	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۴	۱۴۵ھ
۱۴۶	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۵	۱۴۶ھ
۱۴۷	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۶	۱۴۷ھ
۱۴۸	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۷	۱۴۸ھ
۱۴۹	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۸	۱۴۹ھ
۱۵۰	امویہ کی بغاوت پر حکومتِ امویہ کے انتظامات	۱۵۹	۱۵۰ھ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	نصرت علی بن محمد	۱۵۶	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۵۷	نصرت علی بن محمد
۱۵۸	نصرت علی بن محمد	۱۵۸	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۵۹	نصرت علی بن محمد
۱۶۰	نصرت علی بن محمد	۱۶۰	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۶۱	نصرت علی بن محمد
۱۶۲	نصرت علی بن محمد	۱۶۲	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۶۳	نصرت علی بن محمد
۱۶۴	نصرت علی بن محمد	۱۶۴	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۶۵	نصرت علی بن محمد
۱۶۶	نصرت علی بن محمد	۱۶۶	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۶۷	نصرت علی بن محمد
۱۶۸	نصرت علی بن محمد	۱۶۸	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۶۹	نصرت علی بن محمد
۱۷۰	نصرت علی بن محمد	۱۷۰	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۷۱	نصرت علی بن محمد
۱۷۲	نصرت علی بن محمد	۱۷۲	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۷۳	نصرت علی بن محمد
۱۷۴	نصرت علی بن محمد	۱۷۴	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۷۵	نصرت علی بن محمد
۱۷۶	نصرت علی بن محمد	۱۷۶	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۷۷	نصرت علی بن محمد
۱۷۸	نصرت علی بن محمد	۱۷۸	نصرت علی بن محمد
	نصرت علی بن محمد	۱۷۹	نصرت علی بن محمد
۱۸۰	نصرت علی بن محمد	۱۸۰	نصرت علی بن محمد

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸۲	محبوبی کا حج	۱۸۱	بڑا مسرہ
	عبدوس بن مہمان کا انجام		تسببِ نوبت
۱۸۳	عید کا نقشہ درویش	۱۸۰	خبر تہذیب کا نقل
	سائرس کا انکشاف		بعض خدایاں تک
	عباس بن مامون کا ماتم		اگر بن کی کو پانی
۱۸۴	بازار کی مخالفت		انجمن کی مشکلات
	حسن بن حسین کی بطور کشی	۱۷۹	افریقا کا سفر
	مرزا جان کی ترقی، بی تعلیم		انجمن اور رضا کاروں میں صلہ محبت
۱۸۵	بازار کے رکن کی ترقی	۱۷۸	انجمن اور ایک ترقی میں محرک
	سارچہ پانچ		الہیہ کی پانی
۱۸۶	بازار کی ترقی		قلعہ پر قبضہ
۱۸۷	موسم میں بدولت	۱۷۷	بائیس کا شمار
	انجمن میں درویش کا دوسرا		بائیس کی ترقی
	انجمن کے ذوال کے اسباب		انجمن کی اصلاح
۱۸۸	انجمن کی ترقی	۱۷۶	بائیس کا نقل
۱۸۹	انجمن کے خلاف الزامات		بازار میں سے قبضہ
۱۹۱	انجمن کا نقل		نیکل کا شب خون
۱۹۲	برقیہ کا طراز	۱۷۵	ایک باقی خاندان کے خیر
	وفات		محبوب پر قبضہ
۱۹۳	باب ۱۰		انجمن کی فتح
	ایرغور و قی باہد کا سفر ۱۲۳۵ھ	۱۷۴	رومان کی ترقی
	محبوب جس کا بیٹا		رومان کی کا بیٹا
	تکے تہذیب	۱۷۳	مستحکم کی، بی
۱۹۴	محبوب کی شہرت		محبوب کا مسرہ
	نیزا کی شہرت		سکھار کی
۱۹۵	نیزا کی فتح		بھرتیہ دتہ کی زبان علی

صفحہ	تقریباً	موضوع	تقریباً	موضوع
۲۰۰	۹۱۰	یہ لڑائی تھی تبرکات میں تھی مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۱۰	پانچویں باب مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۲	۹۱۳	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۱۳	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۳	۹۱۵	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۱۵	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۴	۹۱۷	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۱۷	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۵	۹۱۹	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۱۹	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۶	۹۲۱	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۲۱	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۷	۹۲۳	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۲۳	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۸	۹۲۵	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۲۵	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۰۹	۹۲۷	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۲۷	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق
۲۱۰	۹۲۹	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق	۹۲۹	مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق مستحقین و اہل حق

[illegible]

صفحہ	موضوعات	صفحہ	موضوعات
	۲۵۹	عبد الرحمن اور علی بن ابی طالب میں جنگ	
	۲۶۰	مقتدر علی بن ابی طالب کی زندگی	
۲۶۱	کامل پر قبضہ		
	۲۶۲	کروڑ پر موت یا دیکھیں پر قبضہ	
	۲۶۳	مقتدر اور عبد اللہ بن علی	
۲۶۴	مقتدر کا خیال پور پر قبضہ		
	۲۶۵	خیال پور پر قبضہ کی دوسری روایت	
	۲۶۶	مقتدر کا سار یا اور علی پر قبضہ	
۲۶۷	حسن بن علی کا قبضہ		
۲۶۸	عبد اللہ بن علی کی گرفتاری و قتل		
۲۶۹	فرمان کی تکمیل		
۲۷۰	فرمان کی تکمیل		
	۲۷۱	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۲	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۳	فرمان کی تکمیل	
۲۷۴	فرمان کی تکمیل		
	۲۷۵	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۶	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۷	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۸	فرمان کی تکمیل	
	۲۷۹	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۰	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۱	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۲	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۳	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۴	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۵	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۶	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۷	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۸	فرمان کی تکمیل	
	۲۸۹	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۰	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۱	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۲	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۳	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۴	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۵	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۶	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۷	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۸	فرمان کی تکمیل	
	۲۹۹	فرمان کی تکمیل	
	۳۰۰	فرمان کی تکمیل	

صفحہ	مترادف	صفحہ	مترادف
	۲۷۶ غصہ کا شہ خون کا منہ		بنیادوں کا شہم پر قبضہ
	۲۷۷ علی بن ابی طالب کی شکست		کھیر اور عروس پر قبضہ
۲۸۷	دھبوں کے سروں کی تراش		حزبان پر قبضہ
	۲۷۸ عمارت کے کھمبوں کی جلی		محمد بن ابی طالب کی گرفتاری
	۲۷۹ دھبوں کا کاسہ		دھبوں کا پھر اٹھا
۲۸۹	دھبوں اور مسکرتی شہ جہیز		تسریں فوج کشی
	۲۸۰ ادب و ادب کی : کالی		تسریں کھن کی قبضہ
	۲۸۱ سونے کا طرہ پر حملہ		یاقوت بن حصار کا انتقال عمر کی عمرت
۲۸۹	جہیز کی جہیز		افریقہ اور دھبوں میں جنگ
	۲۸۰ شہر کی قبضہ		محمد بن حیدر اور علی بن ابی طالب کے ان بن
	۲۸۱ سر کی قبضہ		محمد بن ابی طالب اور عمر کی جنگ
۲۹۰	ادب و ادب کی فتح سندھ کی سرحد		چاندی
	۲۸۲ زخمی سپہ سالار کی موت		ادب و ادب کی : دھبوں کی عمر
	۲۸۳ عمارت پر حملہ اور پھانسی		ادب و ادب کی : دھبوں کی جنگ
۲۹۱	تسریں کی سرحد		دھبوں کی : سرحد کی شکست
	۲۸۴ عمارت کا قتل		سونے کی آمد
	۲۸۵ شہر کی : عمارت کا قتل		سونے پر قبضہ
۲۹۲	دھبوں کی : عمارت		شہر کی : عمارت کی : عمارت کی
	۲۸۶ سونے کی : عمارت کی : عمارت کی		شہر پر قبضہ
۲۹۳	عمارت کے شہر کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی
	۲۸۷ عمارت کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی
	۲۸۸ عمارت کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی
۲۹۴	عمارت کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی
	۲۸۹ عمارت کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی
۲۹۵	عمارت کی : عمارت کی		عمارت کی : عمارت کی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۱۰	استھان سے خراج کی وصولی	۲۹۶	تھہ پر قبضہ
	مرور بین لپٹ کی معزوری		جانب غربی پر سونے کا قبضہ
	ایراٹھ اور فل بن لپٹ کی اطاعت	۲۹۷	جانب شرقی پر سونے کا قبضہ
۳۱۱	سونے کی مراعت	۲۹۸	بدونہ والی نصیب پر قبضہ
	مستعد کی گرفتاری		کمل بن سالم کا حملہ
	سونے کی اوقات	۲۹۹	شہر پر قبضہ
۳۱۲	آرامیہ کا حکم		چاندین زمینوں کی فروشی
	حاکم قرامطہ		خوب رنگی کا کمل
	طرسوں کی بغاوت	۳۰۰	اٹکائے اور مہلو کی گرفتاری
۳۱۳	خوارزم اور اٹک موصی میں معرکہ		اعلان امن
۳۱۴	محمد بن یحییٰ کی قہرری و غیرہ کی	۳۰۱	اسکان بن کدوان کی سرگرمیاں
	ہردنی مہمات		ابن کدوان کی گودری
	روہیوں کا کردہ پر قبضہ		موصول میں خوارزم کی لڑائیاں
	ابن طولوں کا بلا ایشیہ پر قبضہ	۳۰۲	رائع بن برمہ
۳۱۵	عبد اللہ بن رشید کی بلاد روم پر فوج کشی		خیطہ و کا حصار
۳۱۶	محمد بنوں کی قہرہ ہاں		محمد بن مہدی کی عزیت
۳۱۷	زنجیوں کی سرکوبی	۳۰۳	خلیفہ مستعد اور سونے کی افانصائی
	طرسان سوسن اور جھم کے	۳۰۴	ابن طولوں کی وفات
۳۱۸	واقعات		محمد بن دجہ والی کلہستان
	سوی بن ہنا کا ششقی	۳۰۵	رائع بن برمہ کی مدینہ پر فوج کشی
۳۱۹	سوی کی دلی مہدی		سالم کا سرہ
۳۲۰	سونے اور فتن طولوں میں کشمکش		ابن کدوانی و ابن ابی اسحاق کی مخالفت
۳۲۱	موصول کے واقعات	۳۰۶	ابن ابی اسحاق کی سرکشی
			خوارزمیہ اور اسکان کا اتحاد
		۳۰۷	ابن ابی اسحاق بنحیت گورنر اور بنحوں
			محمد بن لپٹ

خبر پہلے سے مطالعہ سے یہ انداز کافی ہو چکا ہے کہ روئے زمین کی ساری قومیں باہمی اشتراکی کا اصول سمجھتی ہو رہی ہیں۔ اس بات کی ضرورت نہیں کہ ان کے مابین کچھ مبالغہ کا مشکل ہے۔ اس کے خلاف صحیح طور پر صدیوں کے گروہ جہاد مسلمانوں نے قومی حدود و خال کو ترک کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مسلمان مائیں کی طرف آج بھی فکری فساد و پائیدہ جیسے ہیں تو ہمیں کوئی دھمکے کی صورت بیان پروردگار دانا ہوں۔ یہ واقعہ چاہیے وہ بھی غرضت ہوئی ہیں کہ سو فیصد کی طرف مسلمان بھی اپنے حق کی آگ میں جل کر رہیں، غرضت یہ کہ ان کے کافی ہے۔ اس لئے کہ وہ ان کی توجہ کی مضبوط و کثرت دہیں اور سو فیصد جوابات کا، جہاد ان کی جگہ ہوں میں اضافہ کر دیتا ہوں۔

ظہر افغانی نے قلعہ اور قوت، حکایتی حقیقت۔ یہ تاریخ کا نام ہے یا محض بیگانہ تمام حال۔ یہ ہے کہ سزا دی اسلامی
 کی فکر یہاں کرتے ہیں چوتھی ہوئی ہیں۔ ہم ایک سے باہر اسلامی شخصیت کے قیام ہیں۔ یہاں اپنے ذہن کے کاموں
 کا کھانا، یہ ہے کہ اگر یہ ہے جو سنا ہو اور تاریخ، یہی فکر، یہ کامیابی، یہیں سے ہو سکتا ہے!

وما علينا إلا ابتلاخ

پیش لفظ

مولانا سید عبد القدوس ہاشمی

[illegible]

اس کے بعد سے ترقی مساطین جہاں غنائے اسلام مجھے جاتے رہے اور امیر المومنین کھاتہ رہے اور ان کی حکومت کے دورانہ مذہبی و دنیائے مسلمانان ترک مساطین سے غلطی کچھ کر محبت و عقیدت رکھتے تھے اور خام و حرج شرعیہ سے نہ تھی نہ ممانعت نہ تھا کیا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ۱۳۳۵ھ میں ایک جنگ ہوئی جس میں شہزادہ کوہستان نے شکست کھائی اور اس ترک نے قیادت کیا ایک بہرہ ترقی حکومت پیدا ہوئی۔ اب یہ ترقی حکومت نے نو چار شاخے دفاعی کی مدد سے آسمان اپنا قیادت و سلطنت پر رکھی اور ۱۳۳۵ھ میں اس کے خلافت کا دورہ شروع ہوا۔

وہی ہے عالمِ معلوم ہے اس سے پہلے شریف حسین باغی کی نگرانی کا بھی تجربہ کی بنا ہے دیکھا تھا اور پھر اس پر ملاحظہ فرمائیے کیا تھا۔

۴۰۰ ÷ ۱۰۰ = ۴

تاکہ یہ نون محل مل رہا ہے شرمایا طعت کوئی

سب جومات و ترک نے خلافت کا نظم جاری کر کے آنحضرتؐ کی خلیفہ سلطان عبدالعزیز علیہ السلام کی کمرہ سے عہد شکنی کر دیا تو پھر
طاہرہ اقبالؒ نے رات پانچ بجوں کے پورے عین درو گئے ساتھ کہ ۔

میں نے اس سے منع کیا۔ اس کی جگہ بھی تکلف اور حقداری نظام رائج ہو گیا۔ مگر طریقوں نے جس میں اس کے بعد بھی بار بار کئی ناکام بغاوتوں اور کچلے جانے کے ساتھ کچھ نہ آیا۔ اگرچہ مہاراجا خلافت قائم ہو جانے کے بعد بھی مصلیوں نے بار بار قومی بھاڑیں مچائی مگر کامیابی نہ ہو سکی۔

ایسا کیوں ہوا۔ اس کے کیا وجوہ اسباب تھے؟ اس کی تفصیلات آپ کو تاریخ کے صفحات پر نظر آئیں گی۔ آپ دیکھیں گے کہ اس امت کو نسل پرستی، کھٹالی، شکمبائی تھی۔ اس کے ہر گز یہ نسل کا جو یہ نظریہ مسلمانوں کی انتہائی بے رواداری کے باوجود اہل علم کی شخص میں ذریعہ فاساد ہر صل نہ کر سکا۔

دو تو سچے جب کوئی قوم زیادہ بڑھ کر نظر میں آتی ہے اور اس کی صورت اور اس کا تصور اجتماع کو دوسروں تک پہنچانے میں صرف ہوتا ہے۔ اس میں جہاں قوت ہے وہیں نہایت کاوت پیدا ہوتی ہے وہاں قومی فکر ہو جاتا ہے اور نہایت کی طرف نظریہ زیادت اور تصور اجتماع بھی پیدا ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ قومیوں کے ساتھ قومیوں اور پروفیسر ان کے ساتھ ٹکوس ٹکوس اور شیروں شیروں پھیلتا چلا جاتا ہے۔ یہ دور کسی قوم کا دور تو سچا یا کھٹلا کا زمانہ کہلاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ان کی خود پرستی کے ساتھ ہر جگہ تشدد کشائی نظریہ حیات کی تبدیلی کا سبب بن جائے۔

مسلمانوں کا یہ دور تو سچے عہد رسالت ہی سے شروع ہوا تھا۔ ظائفے و شہرین اور خواہ اسے اس کو پوری قوت کے ساتھ آگے بڑھایا اور قسطنطنیہ پر سے اسلام کا پیغام دنیا کے دور دورہ تک پہنچایا۔ علامہ اقبال مرحوم نے لنگہ مین اس کی طرف اس عہد کا اشارہ کیا ہے۔

نخل کون و مکان میں سر و جام پھرے
یہ تو جہ کو لے کر صلح ہم پھرے
کہ میں ہشت میں لے کر خرا پیغام پھرے
اور صدم ہے گھر کو بھی ڈھم پھرے۔

ایک دوسرے بند میں کہتے ہیں۔

اے خاتم النبیین۔ یورپ کے چھانڈوں میں
کبھی طریقے کے سچے کا ہے صراحت میں

مسلمانوں کا یہ دور تو سچے عہد نبی کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ بنو ہاشمی کے دور میں پچھلا دور کیا ہوتا تھا۔ یہ عہد اسلامی کو ایک جوش و خروش سے رکتا تھا جس سے ممکن نہ ہو سکا۔ انہوں نے پہلے ہی اذان سے الگ ہو گیا۔ سنہ ۳۳ھ ہجری اور ہجرت کا وہ دور جس کے بعد قوت نہ رہی اور اس کے بعد قوت جانے لگنے لگے۔

اس عہد کے دور خلافت میں ہر چیز میں ایک نظم اور مایہ ہو گیا اور اس خیر اور کلاسیکی شہرہ داریت اور شکافت زندگی پر رزق قوت کے ساتھ نشو و نما لے گئی۔ مسلمانوں اور ملوک کی بیعت اور تہذیبی و جلال کی فراوانی ہمیشہ ضمیر اور زمانے کی

میں ہوتی ہے۔ اس نے شریعت اور کائنات کے قوانین کو اس زمانے میں دنیا کا حسین ترین اور عمدہ ترین مکتب علم بنادیا تھا اور واقعہ یہ بھی کہ بارہن الرشید اور مامون الرشید کے مابین ہلکا سا کشیدہ قلب پڑی تھا، اساتذہ میں کھینچا گیا ہے، وہاں کہ چہ تمام تر صبح نہیں۔ لیکن بالکل قیاسیہ فیہ بھی نہیں ہے۔ داستانِ عراقی کے تحت ایسی پرکاری سے کام لیا ہے کہ ظہورِ کئی دینا معلوم ہوتا ہے لیکن عباسیوں کا بقا دھتھتہ بھی اس سے بڑا ہی تریب تر تھا۔ یہ تو اس کی تاریخی اسحاق اللہ کے کئی داستانِ کوفی، کسائی کی زبانِ دینی، خطیبوں کے کلمات اور اسی کے ساتھ ساتھ امام کوئی کی جرح و تعدیل امام شیعہ کی کئی داستانِ عراقی سے سب بارہن الرشید کے بقا دھتھتہ میں ہوا کرتی تھی۔

عراق کے ارتقا کا مطالعہ کرنے کے لئے عباسیوں کا دور سب سے بہتر دور ہے اور اسی میں سے تقریباً دو سو سال کا ابتدائی زمانہ بہت ہی اہم زمانہ ہے۔ اسی زمانہ میں اسلامی عربی عربی غازی نے ارتقا کی منازل طے کئے، غازی کی علوم پر دوسری زبانوں سے کنجیں ترسکی تھیں۔ خود عربی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ چارچائی کا کتبہ ساری مثال کرنا سادہ کاروباری اور ذوقِ ترقی کی۔ فنی طب، طبیعیات اور نباتات پر بڑے بڑے تجربے کئے گئے۔ بڑی بڑی دوسری کتابیں لکھی گئیں۔ عربی زبان کے قواعد مرتب ہوئے۔ لغت کی کتابیں لکھی گئیں۔ حدیث کے مجموعے پہلے سے موجود تھے ان کو لکھ کر بڑی بڑی کتابیں بنائی گئیں۔ اسلامی قوانین وفقہ اور اس کے اصول اجماع کی آئے۔

آپ تاریخِ ابنِ خلدون میں اس واقعہ کو مدعا کرتے ہوئے جن میں عہدِ عباسی کی تاریخ درج ہے۔ عروج و زوال دونوں کی صورتیں بڑی صاف اور نمایاں، یہ کچھ نہیں ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ آپ اسے دلچسپی پائی گئیں گے اور نظم کشا بھی۔ آپ یہ جہاں یہ کچھ نہیں گئے کہ خلافت کی سیاسی کن حالات اور کن اسباب کی بنا پر یہ خبر ہو گئی۔ وہاں آپ سے وہ اسباب بھی پوشیدہ نہ رہ سکیں گے جو کسی حکومت کے زوال کو ایک پہلے تضاد کے مخرج سرزد کی بنا میں تھے۔

اللہم ارما الحق حقا و ارذلنا بعد و ارما الباطل باطلا و ارذلنا اجنبنا به

[illegible][illegible][illegible][illegible]

تھے اور اس شخص کو جو آپ کی وصیت قبول نہ کرنا تھا خوب کاٹم بہت خبر نہ کر سکتے تھے۔

ابو یحییٰ محمد بن حنفیہ محمد بن حنفیہ کے شیعوں میں ایک ویدی لوگ تھے جو اہل بیت کے ہوا خواہ تھے اور اس امر کے متفقہ تھے کہ محمد بن حنفیہ کے بعد آپ کے لئے ابو یحییٰ کا ہوا امامت خلافت کے مستحق ہیں یہ اکثر طبعان بن عبد الملک کے پاس آیا جا چکا کرتے تھے۔ اتفاق سے ایک مرتبہ کفر میں محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس مقام خیمہ (مطالعہ بقاء) میں جو کئے گزرے جہاں کہ ابو یحییٰ امام عبد اللہ خیمہ میں تھے محمد بن علی ان پر پڑے وقت آچھٹھا عرض الموت میں مبتلا ہو گئے۔ مرتے وقت امامت کی ان کے حق میں وصیت کر گئے۔

امامت کی منتقلی ابن شیعہ کو جو عراق و خراسان میں تھے اس امر سے مطلع کر دیا کہ حضرت باب امامت و خلافت محمد بن علی کی اولاد میں عقل ہوئے والی ہے۔ پس باب عبد اللہ نے وفات پائی تو شیعوں نے محمد بن علی کی خدمت میں حاضر ہو گئے سفیر صبر سے آپ کی وصیت کر لی اور آپ نے بھی عہد نکوست محمد بن عبد اللہ سے اپنے دعاؤ کو اطراف و جواب ممالک اسلامیہ کی جانب بھیج دیا اہل خراسان نے عام طور سے طلب حاضر آپ کی وصیت قبول کر لی۔ بعد ازاں ابن جہاد و مامور کے لئے ایک زمانہ تک آپ کا کام بول ہی جاری رہا۔ باقی آنحضرتؐ کے شیعوں نے وفات پائی اور اپنے لئے کئے ابراہیم کو اپنا ولی مہمہ بنائے اور دعاؤ کو اس کی ذمہ داری دے دی گئی۔ دعاؤ ان کو امام کے لقب سے یاد کرتے تھے انہوں نے اپنی طرف سے ان لوگوں کو جو خراسان میں دعاؤ دیتے تھے ابو مسلم حسنہ ولایت حمایت کر کے روانہ کیا تاکہ ان کو ان میں ان کے احکام قائم رکھے اور ان کی ہدایت جاری کرے۔ اسی کے بعد مروان بن محمد نے ابراہیم امام کو گرفتار کر کے عراق میں قید کر دیا۔ چنانچہ ابن ابی کا انتقال بھی ہو گیا اور ابو مسلم نے خراسان پر قبضہ حاصل کر کے عراق کا قصد کیا اور دس پہنچے کامیابی کے ساتھ واپس ہو گیا جیسا کہ ہم نے اسی سے خبر لی جان کیا ہے اور ہوا میرے حکومت و وزارت میں مطلوب کر دیا اور زمانہ کی امامت و ولایت کو ان کے قبضہ سے نکال لیا۔

باب : ۴

خلافت عباسیہ کا قیام ۱۳۲ھ تا ۳۶۱ھ

دولت عباسیہ۔ اس دولت کا آغاز دوسرے شیخہ۔ ۷۵۰ء ہے جہاں کہ ہم از پرگھنے نے چھ شیعوں کے بعض خیرے کہا ہے کہ قلاب سے بنائے گئے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو امیر المومنین محمد بن ابی طالب کے بعد محمد بن حنفیہ کی امامت کے قتل چہا اور ان کے بعد ان کے بڑے ابو جعفر محمد بن عبد اللہ کو امام جانتے ہیں۔ ان کے بعد محمد بن حنفیہ بن عبد اللہ بن عباس کی امامت کے ساتھ ہیں۔ اب وہ اس وصیت سے انہی کا تختہ خود اوپر دو چکا ہے بعد ازاں ان کے بڑے ابراہیم امام ابن ابی حمزہ کو بعد ان کے بھائی ابو العباس - قلاب (یعنی عبد اللہ بن حارثہ) کو امام کہتے ہیں۔ ان کیساتھ ان کے بڑے ایک ملاحوں کی بھی ترقیب ہے۔ یہاں یہ کہہ لیتے کہ یہ سب سب کو مرنے ہیں اس وجہ سے کہ ابی سلمہ قلاب حاکم بنی ہوا۔

فرقہ رافضیہ : شیطان ابو العباس میں سے جو فرسائے شرا سے تھے ایک فرقہ رافضیہ کے، اسے بھی مشہور ہے جن کا زعم ہے کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل امامت کے عباسی میں میرا مطلب ہے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث اور صاحب ہیں۔ لیکن (قرآن شالی بخوارانیہ) ابو جعفر محمد بن حنفیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تو انہیں آپ کو خلافت و امامت سے روکا اور ان سے ظہر اس کو لے لیا تاکہ اللہ جس شانہ نے اس کو ان کی اولاد کی طرف بوجھ دیا۔ دشمن اور دشمنان سے چڑا رہی کار کرتے ہیں اور ان کی بیعت کو جائز رکھتے ہیں کیونکہ عباس بن عبد المطلب نے ان کی اہل طائف سے فرمایا تھا (یا ابنی اسی علم ابیہم فلا یصلح علیک الامان) "اے میرا بھائی! وہ تو اہل بیت تھے کہ تمہاری بیعت کے حد و دائرہ بھی تم سے اختلاف نہ کریں گے۔" اور بعد ازاں جب کہ ان میں علی بن عبد اللہ بن عباس نے جس دن سقاہ کی عزت کی بیعت کی جاری کی تو یہ کہہ کر کہ "ہاں کہہنا کہ جو بدھل کھو کہ نہ اہل علم و علم یہم فیکم علم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا علی بن ابی طالب و جده و عقبایہ فیکم" "اے نبی! کوئی کہہ دے کہ تم میں کوئی امام بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں گا مگر جو اس کے اہل طائف کے اور اس شخص کے جو اس وقت عمر بن مویزہ سے ہے۔" قصہ : اس سے قلاب تھا۔

ابو العباس سقاہ ۱۳۳ھ تا ۱۳۴ھ۔ اس سے پیشتر ہم جان کر آئے ہیں کہ آغاز اس دولت کا یہ کہہ کر کہ وہاں فرامان میں ابو مسلم کے ہاتھ سے کیے گئے جو کہ پھر پچھوئی ہوئی جگہ ان کے شیعوں کا ترسان و عراقی میں جس طرح طلب ہوا بعد ازاں ۱۳۵ھ میں سقاہ کی خلافت کی بیعت ہوئی اس کے بعد مردان بن محمد مارا گیا اور دولت اسو یہ مقرر ہوئی جو کئی دن واقعہ سے کہ بعد وہاں کے بعض بڑے لوگوں اور بہ مالداران نے ابو العباس سقاہ پر خودی کیا۔

۱۔ اس کی مکمل فہرست ۱۹۷۱ء تک کی ہے اور اس میں ۲۰۱ صفحات ہیں۔

دونوں لڑکوں کو قید کر کے صبح اس کے سر کے انحصار کے پاس بھیج دیا۔ انحصار نے ان دونوں کو رہا کر دیا۔

اشلی جزیرہ کی بغاوت: اس کے بعد اعلیٰ جزیرہ میں بڑے دست چھوٹ لگا۔ سفید ریل کے نصب کئے۔ سفارح نے تین ہزار فوج بصرہ لائیں۔ اپنی نامی سپہ سالار مسیحی بن کعب کے روانہ کیا۔ مسیحی بن کعب نے اس کا حراں میں شہر لایا۔ اسحاق بن مسلم قبیلہ مرہبان کی چوٹ سے ارمینیا پر گورنر تھا جب اس کو حراں کی تربیت کی خبر پہنچی تو اس نے ارمینیا سے کوچ کر دیا۔ اعلیٰ جزیرہ نے متعلق ہو کر اسحاق کے سر پر روم کی فوجی رکھ دی اور حراں میں کچھ کر حراں کا حاصر کر لیا۔ وہ عین جنگ حاصرہ ڈالے رہے۔ سفارح نے اپنے بھائی ابو صفور کو مامور کیا۔ یہ واسطہ میں اپنے بھروسہ پر حاصرہ ڈال دیا۔ چنانچہ ابو صفور واسطہ سے بصرہ جنگ اسحاق بن مسلم قرطبہ کو روک رہا تھا حراں کی طرف روانہ ہوا اور اہل ارمینیا اور مکی باغی ہو گئے تھے اور سفید جزیرے پر مانتے تھے۔ اسحاق بن مسلم یہ خبر پا کر حاصرہ چھوڑ کر اہل ارمینیا گیا اور اپنے بھائی کے دشمن مسلم کو قتل کر دیوے کے پاس اطراف دار بنی کی چوٹ سے کعب بھیج دیوے۔ اعلیٰ مامور بن کعب کو ان دونوں کے نامی ایک مجلس حراہ سے یہ تھا ابو صفور بن کعب اور بن کعب چاہا چنانچہ اعلیٰ ہوئی یہ حکم مامور کیا۔

اہل ارمینیا کا علی حصار بن کعب: اس مسلم اپنے بھائی کے پاس اہل ارمینیا لوت آیا۔ اسحاق بن کعب کو اہل ارمینیا چھوڑ کر لشکر کا جو حصہ اپنے ہمراہ لے کر مینسا چلا آیا۔ عبداللہ بن علی نے خبر بن کر اہل ارمینیا اور اس کا حاصرہ کر لیا۔ اس کے بعد ابو صفور بھی آیا۔ سات مانتے کعب حاصرہ ڈالے رہا۔ کعب سے صفور ملا لڑائیاں ہوئیں لیکن اس میں عبداللہ و صفور کا کامیابی نہ ہوئی کعب کو اکثر کتبہ کرتا تھا کہ میںیں صلح بیعت نہ کروں گا۔ جب تک میں اس کی موت کی خبر نہ سن لوں گا جس کی میں بیعت نہ چکا ہوں۔ ہنوز جنگ کا کوئی نتیجہ نہیں پیدا ہوا تھا کہ مرہبان کی موت کی خبر پہنچی گئی۔ پھر نے اہل ارمینیا کی اور سفارح کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی امان دے دی گئی اور حاصرہ کا حکم صادر ہو گیا۔ اسحاق بھی ابو صفور کے پاس چلا آیا اور اس کے ساتھ بن احبہ و مکی و اعلیٰ جو گیا۔ اس واقعہ کے بعد اعلیٰ جزیرہ ہوا۔ بن کعب نے ہمارے مانتے تھے۔ سفارح نے اپنے بھائی ابو صفور کو جزیرہ ارمینیا پر اور اہل ارمینیا کا گورنری پر مقرر کر دیا۔ اس زمانہ سے برابر ابو صفور ارمینیا پر رہا تا آج تک اہل ارمینیا چلا گیا۔

بن علی بن مسلم: بن علی بن مسلم و حسن بن مسلم سے شکست کھا کے بھاگ گیا تھا اور چکر واسطہ میں کعب بند ہو گیا تھا۔ حضور و اور اس کے بھائی ہمراہ بن علی نے بعد تربیت کو قید چلے جانے کی رائے دی لیکن بن علی نے انکار کیا تھا بن علی بن حنفی نے مرہبان کے پاس چلے جانے کو کہا۔ ابن سمیرہ نے یہ بھی منکرو نہ کیا کعب مرہبان کی مخالفت کی وجہ سے اس کو اپنی جان کا خطرہ تھا۔ مجبوراً واسطہ میں پہنچ کر کعب بڑی کڑی۔ ابو سلمہ نے حسن بن کعب کو اس کے ہمراہ پر مامور کیا۔ ابن سمیرہ بھی لشکر غلام لے کر متحلیہ پر نکلا اس کے چمن پر وادھا اور حسن بن کعب کے چمن پر حازم بن خزیمہ۔ بن علی بن کعب اہل شام تربیت تھا کہ حضور و اندہ دہلی کی طرف بھاگا۔ کثیر لشکر اعداؤ کی آواز پر سے اور اکثر فوجیں پر سوار ہو کر بھاگ گئے۔ ابن سمیرہ نے مع بن علی مانتہ و فوج کے شہر میں چکر چلایا۔ اس واقعہ کے سات دن بعد وہ بڑے جنگ کرنے کو نکلا مگر بھر بھی تربیت اٹھا کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔ ایک مدت تک فریقین لڑائی سے دے رہے۔ لیکن وہاں فوج جنگ کی یاد دہانی کے لئے ایک دوسرے پر حیر بار کر دے کرتے تھے۔ اس واقعہ میں ابن سمیرہ کو یہ خبر گئی کہ ابو اسیر غسانی نے بغرض اہل ارمینیا و ارمینیا و دولت جو سیر سیاہ کڑے پہنتے ہیں ابن سمیرہ نے اس کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ قیلہ یہ کہ لوگوں نے اس میں سرگوشی شروع کی جس میں ابن کعب و مکی بن علی سے ناراضگی پیدا ہوئی۔ ابن کعب کو اس نے تین آدمیوں کو فرار دے ابو اسیر کے خوش گردن کر لیا اور حسن و عبداللہ بن کعب ارمینیا میں قید

ابو جعفر کا اقرار اسی وقت میں بھجان کی طرف سے ایضاً ایک نئی ہمت آ بیٹھا۔ حسن بن علی نے ایک وفد کو بھرگروی غلامان میں عہدہ قائم فرمایا سلطان کی خدمت میں ابوالفضل ایک کے آنے کی خبر دینے کے لئے روانہ کیا۔ غلامان نے عرض و درخواستیں کر کے سلطان کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اپنے خاندان میں سے محمد بن ابوالفضل کو مقرر کرے۔ چنانچہ سلطان نے اپنے بھائی ابو جعفر کو مامور کیا۔ حسن بن علی نے ان کے ساتھ ایک وفد بھیج دیا۔ ابوالفضل نے یہاں پر بھی ایک وفد بھیج دیا۔ مامورین نے یہاں پر غلامان سے ابوالفضل کو اپنے خاندان میں عہدہ قائم کرنے پر آمادہ کیا۔ ابوالفضل نے یہاں پر ایک وفد بھیج دیا۔ مامورین نے یہاں پر غلامان سے ابوالفضل کو اپنے خاندان میں عہدہ قائم کرنے پر آمادہ کیا۔

[illegible][illegible]

[illegible]

میں نے اس پر غور کیا۔ ایک مدت تک ہر دوسرے روز الجھنے کے پاس اپنی زنجیر والی آن دیکھنے سے ہٹا دیا۔ مگر وہ گھومنے سے باز نہ آیا۔ کہ ابھی مجھے چاہی سو اہل اور سبھی نے گروپ کی خدمت میں آیا کرتے تھے اس سے ظاہر ہے کہ میں اس کی خدمت پہنچتی ہوں۔ اب انھوں نے فریب میں آ کر غور کیا کرتے تھے۔ ہر قدم اپنے ہاتھوں کے ساتھ آ کر۔

[illegible]

ابو سلمہ و سلیمان بن شیبہ کا تعلق اسی سے ہے۔ شتر مہمان: انعامات و نواہیات کرنے کے ہیں جو ابو سلمہ نقل ہے: دوبارہ تعلیم دینا۔

اسی طرح میں نے اپنے اجداد فرغانہ و بادشاہ شائش کے قصہ و نسا و بیہودہ امید نے بادشاہ مہمن سے امداد طلبہ کی۔
 بادشاہ مہمن نے یہ کہہ کر فرج سے امید کی ہوئی۔ امید نے بدشاہ شائش کا قصہ کہہ کر بیان کیا کہ بادشاہ شائش قلم سے نکل
 آیا امید بادشاہ مہمن نے اس سے کسی قسم کا بغض نہ کیا اور نہ اس کی قوم سے تو میری چھانڈی ہو غم کو یہ خبر تو اس نے زیادہ
 میں مانتا تو ان لوگوں سے پیچیدہ نہ کر کے لئے روانہ کیا۔ یہاں سے صالح کی ستر طراز پر بند بھڑ بھڑ گئی۔ ایک غور پر جب
 نے وہ منہ توں تو کھسکی ہوئی نظر نہ پانچا جس پر آدھیں کھل گئیں۔ یہ مسماں اس وقت پر آدھیں کھل گئی تھی کہ یہ
 دیکھ کر ہر وہ کہہ مہمن بھاگ گئے یہ انھوں نے پہلے سے نہ کہے۔

پیام کی بغاوت سزا کی دوسرے شروع ہوا تو پیام نے یہ اظہار کیا جو خراسان کا ایک نایاب عالم تھا، تمام مقامات پر بغاوت کیا اور فکر و خطرات ایک گرد و گواہی ہم قیہ کے درمیان سے نکلے۔ اس کی طرف روانہ ہو گیا۔ مقامات سے اس کے بعد اس مقام میں خرمیہ کو پیام سے جنگ کرنے کو روانہ کر دیا۔ پیام اور نازم میں لڑائی ہوئی، پیام نے اکثر ہراپی، اس معرکہ میں پیام آگئے۔ پیام مریدوں، جنگ سے شکست لانا نہ بھاگا۔ قازم تجرؤی، روح قایم نہ رہے، نہیں ہوا۔

[illegible]

حق بنی کعب و ہاشم بنی عبد مناف جو فرخندہ نسل و سادات تھے چھ ماہ و ہرے آئے۔ عرض کیا کہ "امیر المؤمنین کا یہ آپ کو
 دیکھ کر کیا حال نکلتا ہے۔ اس نے آپ کی بے حد احسانت گلی ہے آپ کے مائل لراپ و عوا کا کہ جب سے قرآن مجید میں آپ
 کا ذکر کیا جاتا ہے اسی کو ہم نے حق بنی کعب و ہاشم بنی عبد مناف کے کہہ دیا ہے۔ اور اگر کہتے ہیں کہ "امیر المؤمنین" سے جو ہے پھر وہ خود
 اسی سرحد پر پہنچ جاتے۔ اگر جگہ میں ماہ و سال کی تو قیود الزم ہو کر کہ صاحب یہ کہتا ہے آپ لو اس کا ثواب لے لے گا۔ جو ہرے
 کو دے دے۔ یہ غلام کو ان کا راجہ کی سرکوبی ہے۔ لے لیجئے۔ جو ہرے و بڑے و ان کا مال۔ ان شیہ بنی ہاشم العزیز الشمری، حق بنی
 ہاشم و سادات بنی کعب کے ساتھ مل کر آوروں کو کاہن کے ساتھ۔ سو کر گیا۔

[illegible]

[illegible][illegible][illegible]

جہاں پہنچا وہیں رہا۔ اسے شرف ہوئے تھے۔ ابو مسلم بغداد میں داخل ہوا اور ذرا دیر تک وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 نہ کوئی خبر نہ ہو سوا ابو مسلم نے پاس لائے رکھ رکھا۔ پانچ روز گزر گئے مگر کوئی خبر نہ آئی اور وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 میں سہرہ ہفتہ کا قتل ہو کر گھٹا رہا۔ اس کا یہ کہ وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 کے بعد بھی نے پتہ نہ مل سکا۔ ابو مسلم نے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 اس خط کو لے کر ابو مسلم کے پاس بھیج دیا اور اس نے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 ہوئے تھے شرف ہوئے تھے۔ ابو مسلم بغداد میں داخل ہوا اور ذرا دیر تک وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے

پانچ روز گزر گئے مگر کوئی خبر نہ آئی اور وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 نے اسی قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 لکھ جیسا کہ کچھ سے اور کچھ کوئی سے حادثات سے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 اجازت دینا اور یہ ہے کہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 ہائی اور یہ ہے کہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 سلطان نے اپنے سرور میں ابو مسلم کے انتقال پر سوگیا۔ اس نے ابو مسلم پر بائیس دھن کا سلطان نے وہ
 سے زیادہ قیمتی اور سب سے زیادہ قیمتی قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 تو اس قسم کے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 ہے۔ اس نے اجازت دے دی ہے اور اس نے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 حالت میں قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 اس کے پانچ روز گزر گئے۔

ابو مسلم نے ابو مسلم کے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 اور اپنے چند روزہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 کسی نہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 اس کے قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے
 وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے گم ہو چکا وہ قتل کے

انہوں کو جمع کر کے چار حادوں میں تقسیم کر دیا۔ جس وقت سلطان نے حرات کی طرف فکر کیجیے تاکہ وہ کیا حاس کے ہاتھوں سے ہارنے سے بچ جائے۔ اس پر سفارت نے کہا تھا "جو شخص اس حکم پر جائے گا وہی سیراوی بھڑوگا" اس وقت حرات نے میرے کسی نے ہم حرات کا جہ نہیں اٹھایا تھا۔ ابو فائز عافی خٹاف مروزی اور ان کے علاوہ دوسرے اردو نے بھی اس کی شجاعت دی۔ سب نے عید الفتن میں ہی بیعت کر لی۔ جن میں حمید بن حکیم بن قلاب اور خراسان شام اور جزیرہ کے مشہور سردار مروان تھے۔ بیعت لینے کے بعد عہدائے بن علی نے حرات کی کئی کئی جگہں کا حاصر کر لیا۔ چالیس روز تک حاصرہ کیلے رہا۔ آٹھ ماہ میں اہل خراسان سے قائف ہو کر ان میں سے ایک آئروہ کثیر کو قتل کر دیا۔ حمید بن قلاب کو اپنی طلب مقرر کر کے ایک خط دیا اور طلب روانہ کیا۔ جزیرہ میں قائم گورنر طلب کے نام تھا اور اس میں یہ لکھا تھا کہ میری بیعت میں تم کو روک دینا میرے راستہ میں نقصان حاصل کر چکا ہے اور مجھے طلب جاننے کے عروق کی طرف بلا کر۔

ابو جعفر منصور نے حج سے لوٹ کر ابو مسلم کو جسک عبداللہ بن علی نے مامور کیا۔ حیدر بن قطبہ چونکہ عبداللہ بن علی سے ناراض ہی تھا۔ اس خبر کے ملنے ہی ابو مسلم سے آگاہ۔ اس کے مقدمہ انکس پر مالک بن جهم خراسانی تھا۔ عبداللہ بن علی نے ابو مسلم کی آمد کی خبر سن کر متاقل بن حکیم کو حج ان لوگوں کے بر اس کے ساتھ تھے امان دے دی اور مزاج پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں متاقل کو حج ایک خدا کے مہمان بن عبداللہ بن علی کے پاس روانہ کیا مہمان نے ہاتھ پڑھتے ہی متاقل کو گٹھن کر کے اس کے دونوں لاکڑوں کو قید کر دیا اور جب عبداللہ بن علی کو ہریت ہوئی اس وقت اس نے متاقل کے دونوں لاکڑوں کو بھی مارا والا۔ ابو جعفر منصور نے بعد رو گئی ابو مسلم بھی بن مول کو ذوق دیا مہمان سے طلب کر کے عبداللہ بن علی کے پاس دھوکا دینے کی عرض سے روانہ کیا۔ چنانچہ محمد بن مول نے عبداللہ بن علی کے پاس پہنچی کہ یہ ظاہر کیا کہ "میں نے سفارت سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ میرے بعد میرا جانشین میرا بیٹا عبداللہ ہوگا۔" عبداللہ بن علی نے بولے "تو مجھ سے ملے میرے قریب آجیو کیا" محمد بن مول یہ سن کر فرما اٹھا عبداللہ بن علی سے تلوار اٹھا کر اس کی گردن پر مار دی وہ یہی کہ ہے جو امام احمد بن حنبل سے اس کا نسب کا ادا تھا اس کے بعد عبداللہ بن علی نے خراسان سے نصیبن میں آکر قیام کیا اور صفحہ کبود کر موہ پر قائم کر لیا اس اثنا میں ابو مسلم حج ان لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے آ پہنچے۔ اس سے پیشتر منصور نے سنس بن قطبہ دوائی اور حیدر کو ابو مسلم کی ملک کو کھینچا تھا۔ چنانچہ سنس بن قطبہ نے ابو مسلم سے حوصلہ میں ملاقات کی حتیٰ کہ اس کے ساتھ نصیبن بھی آیا تھا۔ ابو مسلم نے عبداللہ بن علی سے عرض کر کے شام کے راستہ پر چڑھا والا اور یہ کہنا سمجھا کہ "میرے بھوے جو تمام کی گورنری میں ہے مجھے تم سے بچے کا حکم نہیں دیا گیا۔" بل شام جو عبداللہ بن علی کے ہمراہ تھے ضمیرا نے عبداللہ بن علی سے کہا "اب آپ ہمارے ہمراہ شام چلے جا کر ہم اپنے اہل و عیال کو ابو مسلم کے ہاتھ غصب سے بچائیں گے۔" عبداللہ بن علی نے ہر چند ان لوگوں کو سمجھا یا کہ ابو مسلم ہمارے ہی مقابلہ پر آیا اور وہ ہم کو دھوکا دیتا ہے۔ جس ان لوگوں نے ایک بھی نہ سنی بخود ہر عبداللہ بن علی نے لشکر پر اڑھا تھا۔ سب پانی کو بچا کر کے اس میں مردار طرف کو بچ کر دیا اور ابو مسلم پر پہنچے ہی اس مقام پر گیا تھا کہ عبداللہ بن علی نے لشکر پر اڑھا تھا۔ سب پانی کو بچا کر کے اس میں مردار جانور ڈالوا۔ بچے۔ عبداللہ بن علی کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا "میں یہ نہ کہہ تھا کہ یہ شخص تم سے مقابلہ پر آیا ہے۔" ہمراہیوں نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ عبداللہ بن علی لوٹ آئے اور ابو مسلم کے لشکر کے پر اڑا کر قائم کیا ان کے سینہ پر چار بنی مسلم بن علی تھا۔ میرہ ہر حبیب بن سوید اسدی اور سواروں پر عبداللہ بن علی (یعنی عبداللہ کا

بھائی ابو مسلم نے بیٹہ پر طعنیں کی تھیں اور چھوڑ کر غلام بن کر خیر خوار میں لے آئے۔ باقی رہی مکرئی قبیلہ اور ایک عربی
 قبیلہ انسانی ملی کے عرب جو اس نے لشکر امام مسلم پر بھیجی قوت سے تھم گیا۔ ان طعم کا لشکر امام عبادت نہ لگا کا اپنے مورچے سے
 بہت گھبراہٹ ہوئی۔ ان کا بیڑا تھا کہ قید احمد نے حمل کر دیا جس میں امداد آئی ابو مسلم کے دو سے گئے بیڑا وہ چھوٹے سے پہلے گئے کہ
 قید احمد نے دوبارہ فتنہ کر دیا۔ جس سے ابو مسلم کے لشکر کی توجہ جاتی رہی۔ لشکر کی تمام صفیں دو دم رہیں۔ ہر ایک نے لشکر کی
 بجائے اُترے ہوئے ابو مسلم کے مڑائی سے ابو مسلم نے حکم سے لڑی خرماسان لڑنے کی اجازت دی۔ ابو مسلم نے۔ خرماسان
 جنگ میں ایک عربی خرماسان چاہا۔ جس پر وہ دینے لڑائی دیکھا رہا تھا جس طرف فی دھامت یا نہ کی گزری تھی۔ اس سے
 تو اس طرف اور سپاہیوں کو بھیج دیا تھا۔ غرض یہی ہو مسلم اور مہاجرین کے قید احمد نے لڑائی روز چھائی کہ وہ اب کے اب
 موت آئے اور اپنی کئی ہوئی قوت کے سنبھالنے میں مصروف ہوئے۔ اب یہ چار قبیلہ آئے اور عبادی اشرافی عوام کی مالیت
 تار و پھیل کر ان میں بکھر گئیں۔ جو مہاجرین میں ایک بہت بڑی تھی۔ ابو مسلم نے شاہنشاہ میں مسکن بن لفظہ کو سینہ سے چھب رہی
 چھپے آئے۔ جس میں مصروف تھے۔ چنانچہ ان کے چہرے آئے کا حکم۔ وہ چھپا جس سینہ سے اہل شام کے گھر وٹن آجائے
 اور یہ کچھ کر کے شاہ ابو مسلم کے دربار سے بیٹہ کے ضعف سے آگاہ ہو کر سینہ پر سر کر کے واپس آئے۔ مصروف سے غرض نہ ہوا
 تقویت پر جس میں چلے آئے ابو مسلم نے قرآن شریف پڑھنے کے ساتھ لی راکھ کر کے مصر پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اب لشکر شام
 کھڑا رہا جس کا بادشاہ ابو مسلم کے عواموں نے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر دیتے۔ عبادت بن علی نے وہی عراق سے مشہور
 طلب کی۔ ان سے کہہ "ابو مسلم نے خرماسان میں ڈکر چلائے دے دینا بھڑے اس سے کہ اب جیسا شخص دیت
 اور کریم ہو جاتا ہے۔" عبادت بن علی نے "ابو مسلم" کے پیچھے واقعہ عراق کی ہے اور جواب کا اظہار
 کھیلنے کوئی نہ تھا۔ یہ وہی کھڑے ہوئے۔ ان سے کہہ "ابو مسلم نے یہ کہنا ہوا کہ جس بھی آپ کے ہر دینوں چلن چکا کرے گا
 ابو مسلم نظر و مشورہ اہل شام کے لشکر کا ہو گیا اور یہ کچھ پا لوت لیا۔ فتح کا اعلان کیا۔ اس سے اس کی خدمت میں بھیجی ہو کر دینا
 دیت سے بعد اس کے کہ لشکر پر اس کے قید احمد سے غارت سے لیا گیا۔

ابو احمد بن علی بن ابی طالب نے اس کی اور اس کی ابھی کی ابھی کے رے مان۔ دے دی اور یہی یہ
 کتب ہیں کہ عباد احمد نے رخصت قیام کر کے آگے شہر بنی مراد کی جس کو احمد نے ایک دستوں سے اس کے ساتھ
 وہ وہ جا تھا اور وہاں وہاں اس نے عباد احمد کو کئی روز کے یا زنجبہ اور اکتھب کے مراد احمد کے پاس بھیج دیا۔ قارہ
 احمد نے رجم کیا کہ اس کو دیکر دیا۔ باقی۔ باعہر تہ اس نے بہرہ لیا۔ اپنے بھائی علی بن علی کے پاس جا کر یہ لایا۔
 ایک مدت تک چھپا رہا۔ تاہم ملینا کے لشکر نے طلب کیا اور یہ وہاں اقامت تیار کر دیا۔

ابو مسلم کا بیڑا جمع میں خود ابو مسلم نے اس سے مارتو کہ اس کو اپنا بیٹا بنائے۔ اس نے عربت میں عباد احمد کے
 خیرات سے بڑے بڑے لوگوں کا نام لے لے کر کوئی کہہ اسے اپنی کا انتظام کیا اور وہ اسے ساتھ چرلوں اس میں پیش آیا۔ اس
 نے ہر جنوں کو کچھ دے دیے اور جو کوئی کہہ اس کا انتظام کر کے اسے بڑا کیا اور وہ کچھ اس کو
 قاتل سفاح بن علی تھی۔ اس نے ابو جعفر احمد کے پاس توجہ کا فطرت لکھا لیکن حکمت کی مہارت نہ دینا لہذا اس نے سنی
 صرف ہر دست کی اور اس کا انتظام کیا۔ ابو جعفر کو اس سے ہر صفیں پیر ہوئی۔ ایک شب آسمان کو فتنہ پیدا جب ابو مسلم نے

[illegible]

امجدی کا تصور: انھوں نے ایک فکرمند مسلمانوں کے ساتھ اپنے دل کے امجدی نور و اندک کیا اور یہ عہد دیا کہ وہ جو بھی کرنام کرے پانچ امجدی ملے گا۔ اس میں چار آقاؤں اور تادم بن خیر کو عید ایجاد سے جنگ کرنے کی ترغیب سے آگے بڑھنے کا قسم دیا۔ عازم اور عید ایجاد میں لڑائی چھڑ گئی۔ عید ایجاد یہ اس جنگ سے شکست کھاتا رہا کہ وہ عید ایجاد میں پہنچ کر چھپ گیا۔ کثیرین مہاجرین اس واقعہ سے مطلع ہو کر اہل سرور و دولت کو یہ خبر کیا اور ان جنگوں کے ساتھ دیکھ کر ان کے عقائد میں اتار اور عید ایجاد کو گرفتار کر کے عازم بن خیر کے پاس حاضر ہوا۔ عازم نے عید ایجاد کو ایک جہیلوں کا بھتا کر ان کی اہم کی طرف متوجہ کر کے سوار کر دیا اور تمام شہر میں پھیلنے لگا۔ اس کے اہل و عیال اور ہر ایک کے انصاف کی خدمت میں پہنچ دیا۔ انھوں نے ان کو طرح طرح کی ایذاں پہنچائیں۔ ان کے عہد میں قدر و مال ان لوگوں نے نہیں کیا تھا۔ سب کا سب حاضر کر دیا۔ جب انصاف نے عید ایجاد کے ساتھ دیکھا کہ اس نے فاکھ دیا۔ یہ واقعہ صحت کا ہے۔ وہی رہے اس کے اہل و عیال اور ایک میں قدر رہے گئے۔

اس کامیابی کے بعد الہ بد نے فرار میں ٹھہرا ہوا۔ تا آنگہ ورنہ اس میں ادا ہوئی۔

خامل سندھ کی سرکشی ۱۳۰۶ء میں حسین بن موسیٰ بن کعب خامل سندھ نے ہوا دت کی جا پندہاپ کے بعد عامل سندھ مقرر کیا گیا تھا اس کے باپ نے حسین بن ذہیر کو کلنگ پولیس کا افسر مقرر کیا تھا۔ حسین بے خیال بیادیا اور کہاں حسین کو انصاور غالب کر کے کلنگ پولیس پر متبر کر دیتا۔ حسین کو ہم پروردے کو انصاور کی طاقت پر تیار کر دیے۔ انصاور نواس کی خبر ہوئی تو وہ دادا گلافت سے بھرہ میں آیا اور ۱۴۰۷ء سے عمر بن حفص بن ابی صفوہ عسکری کو سندھ و اندک کی سندھ تو زری رحمت کر کے جنگ حسین برآمد کردیا جب عمر بن حفص سندھ میں پہنچا تو عینے سے لڑا اور کامیابی کے ساتھ سندھ پر اقتدار حاصل کر لیا۔

اسمجد کی سرنگی۔ اسی دن میں اسمجد والی جہتر تارین نے بھی سر سخی کی اور ان مسلمانوں کے خون سے اپنے علم کے ہاتھوں کو رنگ لیا جو اس سے ملک میں تھے۔ اسمجد نے اس نذر کو بل کے لئے اپنے توحید نظام کو انھیں نصیب نماز میں فرمایا اور دروغ میں جانچ کر ایک لشکر کے ساتھ روانہ کیا۔ پانچ پانچ لوگوں نے فوج سہلان میں پہنچ کر اس کے قتل کیا اور اس کے ساتھ ایک بہت بڑے محاصرہ کئے ہوئے تھے۔ پانچ فرج پر محاصرہ ہوا اور عمارتوں کو گرنے والوں کو مار ڈالا اور ان کو اور ان کو قتل کر لیا۔ اسمجد نے

عمر بنیادی نے عرض کیا: ”میرا نام نہیں ایسا، مگر اپنا کوئی طعنہ نہیں ہے چراپ کی خدشات حکومت کا مخالف ہونا۔“
 فحش صورت نے جتنی نرم، دست لاری، اور مکھڑا، انجم پر اس قدر خوف وارتی ہو گیا تھا کہ اس کے ٹکڑا ہوا ہاتھ چلے گئے۔ وہاں
 اکیسایان ہاتھ پر عامل نے آواز نہ دے چلا تے اور سنا دے ہرگز اور دوسروں سے وہ منور آہہ بیچتے۔

اس نے عیدِ بندہ میں پہنچی تریہ اور دم چلایا۔ مہمانوں میں مسیح و مژگوں کے لئے حاضر کرنے پر پہنچی تھی۔ وہ جب شامی سے اڑایا۔ جہاد میں سمن نے کہا ”وَلَقَدْ آتَيْنَا نَبِيَّ آلِ إِبْرَاهِيمَ الْوَعْدَ بِأَنَّكَ يَكُونُ أَحَدُ الْمُرْسَلِينَ“ ہے میرا کہ وہ اب یحییٰ کے لئے اڑا کر نے کے وقت ہو جائے۔ یہ تاریخ یہ حق و من کر پڑ کر بنا ہو گیا۔ بلا التخری کہ جب یوں ”غریب کو قیوب و یلیا خبر ہے۔ آپ ان کے اہل حق کر کا مان رہے وقت کرتے ہیں۔“

روایت ہے جو مذکور ہے: ”خف ہاتھ پر اس بڑے حصے سے جو کہ کھلباہے ٹھیک چاہے تو اس کے خف کو اس طرح کھینچ کر
 ”کھینچا۔“ اسی خف کی اس کا جواب دینے پر یہاں قاضی نے اس کے ساتھ عید اللہ بن حسین کو کھینچنے سے متعلق جواب دیا اور کہہ دیا
 ”نہ وہ تو قدر کر کے پڑا ہوا تھا۔“ خف میں شب و روز مر کر اس کو پہنے ایک اور خف کو لے کر یہ یہ معلوم ہوا کہ یہ خف صاف چمکی
 ہوئی ہے جس سے اس کی کھلیوں میں سے ایک کھلی میں چمچا ”بے خف“ ہے اور ”پاؤں پر اور اس کو کھینچ کر اس کی
 اعلیٰ اور خفی اور وہ چمک رہا۔“

اسی سے بعد تاریخ نے طحسین کو گرفتار کر لیا جس منہ مٹا دیا گئے۔ محمد اللہ بن حسن بن حسین بن علیؑ و
ابو جعفرؑ پر ان سب میں تسبیح، طیلسان، بجا ہوا پیران، اداۃ بن حسین بن حسینؑ کے تکرر، طائلی اسحاق پران اور کھنڈ

بھئی دیکھو، کیا جان ہے۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے اور ایک مدت تک قید میں رہا اور
میں نے بھی اسے قید میں رکھا، اس نے اپنے کو بھی قید کرنے کی راہ ڈالی۔ چند قیدیوں کے ساتھ گراں گرفتار کر لیا اور
تہ خانہ میں پہنچ گئے تھے۔

[illegible]

اسی وقت کے بعد اعلان کیا گیا تھا کہ اس نے اصرار کیا ہے کہ اس نے اس کے لیے ایک عظیم الشان کام کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اس نے اس کے لیے ایک عظیم الشان کام کی ضرورت محسوس کی ہے۔ اس نے اس کے لیے ایک عظیم الشان کام کی ضرورت محسوس کی ہے۔

کا کہ پوری پوری طاقت ہو سکے۔ اھ۔ اہی جواب کو کچھ نہ کالیا۔ "اے خداوند میں خروں کیا ہے۔" چنانچہ جواب دیا "ہاں میں کچھ بتاؤں گی ان کا گمانی کا درد وازدب اور شرمین جھک ہوا ہے۔ یہ وقت مشورہ اور مشق پیچیدگی ماننے کی ہے۔" پھر ابراہیم نے اسے است میں خراج کیا تو ان دونوں کی آبا کی خیریاں ظاہر ہوئیں۔ اھ۔ اھ۔ نے یہ فری مانے پر اصرار نہ کیا تھا۔ ہم کو بھروسہ میں نہیں ہے۔ غلطی نے یہ کہ جب کائنات کی جگہ کا خداوند چوں کہ ہم نے فروغ کیا ہے۔ جگہ نورانی نہیں تھا وہ اپنے جس سرست ہور ہے ہیں اور اہل کو فضا ہرے قہروں میں نیچے ہیں اور اہل شام پتہ نشی سے آملی اظہار کے جانی نہیں ہیں۔ اہ۔ سو نے ہر کے اور ان مقام باقی رہا۔ اہی کی طاقت ابراہیم نہیں کے لئے مشورہ کی۔ اھ۔ اھ۔ یہ کہ کاشوش ہر ہر

[illegible][illegible]

— اے نبیؐ میں انوکھوں کے لیے ایک نئی دین بنانا چاہتا ہوں اور میں نے اسے

'ی' از مخمساده، یفتابا و مسمره و قطع بدینهم را از حقیقه

”یہ خلاف تو ہوا میں (مذہبی) دیکھو، یہی ”کلمہ“ ہے، اور اس کے بعد ہم نے غلطی

وَأَنفِصْ دُونَ قُلُوبِهِمْ نَارُ اللَّهِ تَأْكُلُ أَسْهَافَهُمْ أَصَابَهُمُ النَّارُ بَلَغُوا لَحْدَهُمُ الْمَوْءِدَ وَأَنفِصْ دُونَ قُلُوبِهِمْ

ذیک ہے۔ خدا و مہذب و عامہ و سوانہ ہوسکتے ہیں عیب و عیب۔

سوزنگ د اهل جنگ و سر نجفہ عنی دمانگہ و سوزنگہ

ابو حنيفة مات سنة ٢٤٠ هـ في شهر ربيع الأول سنة ٢٤٠ هـ.

۱۹. ملکہ منیٰ کے حواشیہ و تزکیہ کی بناء پر حین تہنہ پر

مکتبہ میں قلمی محاسبی سے شروع ہو کر پھر میں جہانگیر کے زمانہ تک۔

نتیجہ: درج ذیل فی ایسی میں بڑے کم لا بیج پیدا

ہم نے کئی کارآمد افغان زمین و آسمان کے

جاءه أنى هو. حبت باطلى منى لاهل بالعهد بالتمنق مافرق به والصلام.

[illegible]

عبداللہ کو مامور کیا۔ چنانچہ محمد بن حسن قصہ کہہ دیا وہ ہوئے۔ ان کے امراء کا نام بن اسحاق بن یحییٰ۔ اللہ تعالیٰ بنو اسحاق میں سری بن مہدی وندہ کی کہ سے نہ بخیر ہوئی۔ وہی چار ہاتھ لڑنے کے بعد محمد بن عبداللہ بھاگ کر ایزد اور محمد بن حسن کے پاس پر چھڑ کر آیا آ کر محمد المہدی نے اس کو بچھڑائی، یعنی بنی ہاشم کے پائے کا حکم دینا چنانچہ محمد اور اس کا صاحبان عبداللہ یعنی بنی ہاشم سے

[illegible]

۱۹۱۱ء میں صدرِ جماعتِ مسلمہ اور بہت کم ہندو مت پیروں نے مل کر ایک ایسے قادیانیت کے تصور کے اس نئے تصور کو پیش کیا جس نے مسیحی
 امرت نامہ میں شائع کیا، اور اسے ایک خوب کوٹھنے کی شکل میں پیش کیا۔ اس میں ایک کھانا پکانا اور دیکر

[illegible]

[illegible]

بہر حال یہی ہے جو حق سے کوئی کر کے مدد نہ ملے۔ یہ چار مکمل کے حاصل پر ہے اور ایک اور توح کو کرنے
 اور اس کی طرف توجہ دینا کہ جو بہت ہی کمیت ختم ہو کر رہے۔ یہ وہ ایک دور ہے جس کی پہلی پہچان کو لفظ الحسور قرار دیا
 دیتے ہیں اور کتاب وسنت کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور انہیں اس کا بخیرات سے دہانت ہیں۔ مہدی نے جو یہ دیا۔ یہی ایک
 ایسا شخص ہے جس نے حق کے خوف سے فرار کیا ہے۔ یہی یہ کہ خدایا اور حق و برائی و سلطان علی ایہ کشتہ جہنم
 میں آ کر اور دوزخ میں رہا میرے دوزخ ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر اہل مدد سے دیکھ کر کہا:

”اے اہل مدینہ میں تم کو مایوس نہ ہونا چاہیے۔ تم پر ایک نیا دور ہے اور میرے حریف کے دور ایمان میں مائل نہ ہوتے۔ اہل مدینہ کا دل میں نے اپنے لئے مٹی کی ٹوٹاؤں کا بنوایا ہے۔ دوسرے دن ہر ایک مقام پر یہ قصہ جنگ کیا اور اپنے سپہ سالاروں کو اطراف مدینہ پر متروک کر بیٹھا۔ یہ سچا اہل مدینہ بھی سمجھ رہے تھے۔ جن جن کے یہ ایمان جنگ میں آیا، ایمان کا ہر کوئی دشمن میں محمد بن خالد بن ولید کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا شمار صحابہ تھا۔ سب سے بڑے ابو طلحہ بن عوف بن غنم کے تھے۔ یہ مدینہ میں آئے اور خود کو ”آؤ تو دیکھ“ کہے۔ کوئی نہ دیکھ کر ہنس دیا۔

میں نے لکھ دیا کہ وہ بھائی کا ایک اچھا غرض ہے کہ قریب چلنے کی اس کو مارڈیو اور دوسرے غرض آیا اس کا بھی ایک غرض ہے کہ اگر وہ اور دوسرے غرض ہو تو اس کے لیے بھی ایک غرض ہے۔

محمد اسلمہدی نے اسی عمر کہ جس میں بہت بڑی مرغانگی سے کام لے رہے بڑے زخموں میں مبتلا ہو اسطر آؤقی اس کے ہاتھ سے مارے گئے۔ اگر تھے بھڑ چینی بن سوئی کے ٹکڑے سے حمید بن محمد ایک سو پانچ سو روپیہ کو لے کر خندق کے قریب کی روہا گیا۔ گرفت و جاغہ کے مراکز میں نے حمید پادشہ شہزادہ کی بکری حید کے قدم اس وقت تک کو غرض نہ ہوئی روہا اداک چس پو اس کے تھکے تھکے تھا

محمد الہدی کا نقل: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری امت میں سے ہو اور میری امت میں سے کسی نے اسے کلمہ پڑھانے کا حکم دیا تو اسے پڑھ لے اور اگر اس نے اسے نہ پڑھا تو اس نے اپنے آپ کو نقصان پہنچا دیا۔ (صحیح مسلم)

اس کے بعد ہمدی نے غمیں ادا کی یعنی بن خضر و جان کی طرف چلا گیا اور اس رجسٹر کو کھانا دیا جس میں بیعت کرنے والوں کے اسماء تھے بجز قند کی طرف آیا۔ ویا ح بن حسان اور اس کے بھائی عباس اور بی بی مسلم بن حنفہ کو کھل کر کھانہ بن خضر نے یہ خبر یا کر رو اذہ بخند کھانا اور بیچ گیا۔ ابی خضر کوٹ کر کھانے کے پاس آیا اور اس کے ساتھ ہو کر بیٹھ گیا۔ محمد بن سلج کی طرف بڑھلا۔ اس کے رکاب میں ابو عقیل کی بیعت تھی ان لوگوں نے اپنی سواروں کے پاؤں کاٹ ڈالے اور انکے اداوں کی پیادہ کو سر جانے کے بعد دیکھا کہ بن خضر کے پیچھے گئے۔ یعنی کی فوج کو دوا جن بار ہر بیعت دتی۔ کچھ لوگ اس کے ہمراہوں میں سے بچ نہ چکے۔ کچھ اور سر کی جانب سے آئے کہ یہ نہ ضرور آئے اور ایک بھائی عورت کی سپاہ اور قی نے کمر منورہ سمجھ کر چاروں کی طرح سے اڑا دیا کہ کمرہ میں کے ج اس وقت تک کمرہ میں آگئی تے لڑ رہے تھے وفاقہ دیکھ کر چنگے چھوٹ گئے اور وہ یہ کچھ نہ کہہ سکی کے لشکر نے وہ نہ منورہ پر اٹھ کر لیا ہو کہ کمرہ سے ہوئے طرہ ان پر یہ بود کہ جو خفاہ نے بھی یعنی کے کمرہ میں کو اپنی جانب سے راستہ دے دیا۔ یعنی کے لشکر میں وہ نہ ضرور ہو کہ کمرہ کے لشکریوں کے سامنے سے آچکے محمد نے قید بن قلیہ کو نکال کر امید نے مقابلہ پر آئے سے انکار کیا اور یعنی بن خضر کو پکار کر ہلاک کر دیا۔ آخر جنگ نہ کر دیا جس تم کو ان دین ہوئے۔ ابو خضر اس پر شکست ہو اور ہلاکار اور اس تک کہ لڑتے لڑتے زمینوں سے چور ہو کر کمرہ پر اندھ اس کی نالی پر لڑا باٹھا یعنی کے لشکر کی ہر چاروں طرف سے اس پر حملہ کر رہے تھے اور کمانی استخوان سے لٹا رہا لٹا رہا کہ ان کے حملوں کا جواب دیتا جاتا تو ایک شخص نے ایک کمرہ پر پشت پر نیزہ مارا، بعد از تم سے چون ہی غلطی ہوئی بن قلیہ نے ہار کر میدان پر ایک پر چھاندا یہ کر دیا تیورہ کر کر رہے۔ اب بن قلیہ نے کھوڑے سے اتر کر کمرہ کا دروازہ کھولا۔ یعنی نے کمرہ کے کمرہ کو سر جانے کے شہار محمد بن ابی انہرام بن عبد اللہ بن علی بن عبد اللہ بن جعفر کی حضرت ابو مسعود کی خدمت میں روانہ کیا اور نہ بھارت سے حق محمد بن عثمان بن زید بن عثمان بن علی بن ابی طالب سے لے کر گئے۔ یہ واقعہ تھا مختلف و مضامین اب دیکھ کر اس کے بعد ہمدی نے کمرہ کو واقعہ ہوا۔

اس زمانے سے انھیں جو نئے دعوے نظر آ رہے تھے، معلوم نہیں کرنے سے روک دیا۔ اُن کے بعد اس پر کیا ہے۔

[illegible][illegible][illegible]

[illegible]

گو فرما کر لشکر کشاں: انا سے جدی ہو اسدی۔ کہہ کر۔۔۔ جاتے ہی خیرا۔ اتیرنے پر کسی قریب حیرانہ چٹکن لگوں کے ساتھ عید ادا کی اور ان دو گویاں دھڑا دھڑا جاتے۔ عظیم الشان شہر میں ان دو مجاہدوں کے کہہ کر۔۔۔ اسے اور بار بار فرمے ہوئے۔۔۔ چٹکن پر اتیرنے کے اپنے نظارہ میں آیا اور۔۔۔ سرور میں۔۔۔ نیک۔۔۔ پورے لڑنے میں لڑنے پر تب عید۔۔۔ وہ انکی انوشکی کی باتے اور تب شہر میں۔۔۔ اختلاف پیدا ہوا۔۔۔ یہی تھے اسے۔۔۔ شہر میں۔۔۔ اور انے جو اب سماج کی طرف انکے جیسے۔۔۔ یہ وقت ان کی وہاں کرنے کی رائے کو توڑنے۔۔۔ لڑنے۔۔۔ اختلاف کرنے میں کیا کیا اس وقت آپ سے متعلق میں ہیں۔۔۔ آپ یہ صورت دیکھتے ہی بڑے افسانہ بیان آپ پر۔۔۔ کہنے کو تو یہ ہو جائے گا آپ نے وہ ہونے پر جو عانی تھے۔۔۔ یہ ہر قوم نے انکس کی رائے میں۔۔۔

۱۔ اُچھوڑے ہوئے رانجیہ ۱۹۷۱ء کی لڑائی کو بھارت کے ہاتھ لگے تو انہوں نے کہا کہ اس سے مسلمانوں کو فائدہ نہیں ہوگا۔

[illegible]

بہارِ وقت پر ایم کا رُخ کھنکھارے رو رہا تھا۔ کیا وہ ترستے تھے؟ ان کا "دوست" میں نہیں تھا۔ حالانکہ وہ منہ نہ کر سکتا تھا لیکن اتفاقاً کچھ

[illegible]

اگر سترنے لگے، تو بنیاد بیچنے پر تیار ہو کر اور وہ بھی نہ کر سکیا تو وہ بڑے ہی قصبہ و نواب رکھ لیا اور کچلا ایشیا اپنے
 ساتھ لے کر کر گیا۔ (مسم الخ و المعضد الاثر لکھ جو رہا من جہاد و عاقبۃ المنطق) بعد ازاں ممتاز دینی
 سے خطاب ہو کر لکھا: (ایسا وہاں سے کہ انہیں) کسی وقت پہنچا رہا ایک لہجہ، جو انہیں لہجہ عربی کے طور پر ہی لگتا تھا۔
 مروجہ لہجہ کے کوئی چلا آیا تھا۔ انہیں وہاں کے جاننے والوں سے پتہ چلا کہ انہیں لہجہ عربی کا نام شروع کیا گیا
 ہے، بلکہ سے ماہین اور وہاں کے مگر یہ تو نہ کہ بعد ازاں اس کے، یہاں کے لہجے کے متعلق بشور و طلب کا، خلد بنی دہم

[illegible]

بیان اینجہ ۲ ہے کہ اگر اس کے سر میں مادہ الماسوں کا پتہ نہ ہو، اس کا لڑکا لب الماسوں کا ماسوں جس نے فضل
من سئل یقولیٰ ہے۔

بشام بن عمرو بحیثیت گورنر سندھ، شہنشاہت الحجاز، دمشق و کماؤز عمرین، حفص بن غوث بن قویہ بن ابی صفوہ
عقبہ پر بزار اور حجاز۔ جس وقت کہ انہدی کا ظہور ہوا انجا کہا کہ ہم دیکھ لیا آئے ہیں تو محمد اسد علی نے اپنے ایل کے عبد اللہ

معروف بہ اشتر کو دعوت دینے کی غرض سے بھروسہ روانہ کیا عہدہ اشتر نے بھروسہ سے ایک تہہ دار اپنی خرچہ کی اور کسی پر سوار ہو کر مرہٹن جنس کی طرف روانہ ہوا کچھ عرصہ مرہٹن جنس میں شیعیت تھی چنانچہ عہدہ اشتر کی دعوت کو مرہٹن جنس نے قبول کر لیا اور اپنے پاس غیہ بھروسہ سے خیر الیاد اور اپنے مرہٹن الیاد اور دھرم کو بلا کر محمد المہدی کی خلافت کی دعوت دی ان سب نے منگھو کو قبول کر لیا ان کے بعد مرہٹن جنس نے مہاراجہ کاہاس اور باری اور منگھو کے چاکر کے خلیہ رہنے کے لئے مفید کپڑے بنوائے اس انعام میں دفتہ محمد المہدی کے بارے جانے کی خبر آ پہنچی۔ مرہٹن جنس عہدہ اشتر کے پاس گیا اور قرینت کی عہدہ اشتر لائے "عہدہ مہاراجہ ہے مجھے اپنی جان کا خطرہ ہے۔" مرہٹن جنس نے اسے دی کہ "آپ لوگ منگھو میں لٹاں بادشاہ کے ملک میں چلے جائے۔" اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال عزت کرتا ہے اور دیکھا محمد میں منگھو ہے۔" عہدہ اشتر اس امر پر راضی ہو گئے۔ مرہٹن جنس نے عہدہ اشتر کے ساتھ لکھانے کے بعد عہدہ اشتر کو اس کے پاس بھیج دیا۔ رفتہ رفتہ عہدہ اشتر کے پاس چار سوار بھی جمع ہو گئے۔

بھروسہ کو کسی کی خبر ہوئی سخت پرہم ہوا۔ اسی وقت مرہٹن جنس کی معزولی کا فرمان روانہ کر دیا۔ مگر یہ فرمان کسی کی خبر نہ پہنچا کہ منگھو کے گورنری کسی کو دی جائے۔ ایک روز ہشام بن محمد جنس کے ساتھ سوار ہو رہا تھا۔ انھیں گل مرانے شایق ملک بھیجا کہ اپنے مکان پر واپس آیا تھوڑی دیر کے بعد پھر بھروسہ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت حاصل کر کے حاضر ہوا اور اپنی بہن کو زوجیت کے لئے پیش کیا۔ بھروسہ نے رنج سے مخاطب ہو کر کہا "تو مجھے تھکان کی حالت دہتی تو میں اس کی بہن کو منگھو کر لیتا۔" (پھر ہشام سے خطاب کر کے بولا) "تو مجھے جڑائے خیر بھروسہ نے مجھے منگھو کی گورنری پر مقرر کر دیا۔" ہشام بن محمد نے ادب سے سر ہٹ کر لیا اور بھروسہ نے منگھو گورنری منگھو لکھ کر مرہٹن جنس کو کھانا پیش کیا۔ مدافعتی کے وقت یہ جاہلیت کر دی کہ بادشاہ منگھو سے عہدہ اشتر کو طلب کرتا اگر بادشاہ منگھو عہدہ اشتر کو شہر سے خارج کر دے تو خیر بادشاہ منگھو سے جنگ کرے مگر تالی نہ کرنا چنانچہ ہشام بن محمد جنس نے ایسا ہی کیا اور بھروسہ اس کو براہ راست امر پر ابھارتا رہا۔ اس انعام میں منگھو کے اطراف میں بغاوت پھیل گئی۔ ہشام نے اپنے بھائی شیخ کو بغاوت فرو کرنے پر مامور کیا۔ انسانی سے شیخ کا مژدہ اس بادشاہ کے ملک کی طرف ہوا جہاں عہدہ اشتر حکم تھا ایک روز عہدہ اشتر دریائے مہران پر دو سواروں کے ساتھ سیر کر رہا ہوا نظر آیا شیخ نے اس کو گرفتار کرنے کا قصد کیا یا ہم لڑائی ہونے لگی بالآخر عہدہ اشتر شیخ علی مرہٹن کے قتل کر دیئے گئے۔

ہشام بن محمد نے یہ واقعہ بھروسہ کے پاس لکھ بھیجا بھروسہ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس بادشاہ سے جنگ کرنے کو بھیجا جہاں عہدہ اشتر حکم تھا۔ چنانچہ ہشام نے اس بادشاہ پر فتح پائی اس کے ملک پر قبضہ کر لیا اور اس کے حرموں کو شیخ اس کے عہدہ اشتر کے بھروسہ کی خدمت میں بھیج دیا جس نے عہدہ اشتر بنے اپنے زبانتہ تمام میں لکھنا کر لیا تھا بھروسہ نے ان لوگوں کو شیخ ہی لڑکے کے مدد خود روانہ کر دیا کہ ان کے خاندان والوں کے حوالہ کر دیا جائے۔

حکومت منگھو پر ہشام بن محمد کی تقرری اور مرہٹن جنس کی معزولی کے بعد افریقہ میں بلوہا گیا بھروسہ نے اس کے فرو کرنے کے لئے مرہٹن جنس کو افریقہ کی جانب روانہ کیا۔ جیسا کہ اس کا حکم دیا۔ اس کے حالات میں لکھ جائے گا۔

تفسیر مصنف جس وقت انہدی نے فرمانان سے مرہٹن کی اس کے خاندان والے حکم کو دیا اور بھروسہ سے ملنے کو آئے۔

[illegible]

انی میں مہر ن نور زری حیدر بن قطبہ کو جو مرید اور جواد تھا کہتے تھے یہی عباس بن محمد کوئی نہ ہوا اس سے چشمہ

ہم ناپ گناہ تھے، یہ جگہ دیکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ یہ زمین غنودہاؤں کا مخصوصاں ہے، ان کے لیے یہ جگہ بہتر ہے، یہ جگہ بہتر ہے۔

[illegible][illegible]

[illegible]

پرونی مصیبت : (۱۳۲۵) یہ بھی قصہ خردات سوانح کی روایتی احادیث پر مبنی ہے۔ مسیحیوں کی قسطنطنیہ بادشاہ
یونان نے مسیحیوں کو باطنی طبع پر بے حاشی کی اور قصہ شایع کر کے مصر اور یونان کے مسیحیوں کے خلاف تہذیبی اور مذہبی
تعلیمی مصیبت کے تحت مسیحیوں کو ان کی ملک پر لگانا چاہتا تھا۔ یہی صورت آفریں ہوئی۔ ان کی کج رہیت کے کہ مسیحیوں کا عصر و
مکان۔ بڑے ہوشیار، جوان، شہسپائی، جوانی اور اس کا کہ تر و تازہ بن کر اب حوالہ میں شامل مسیحیوں نے پرونی اعدائے نامید
یونان پر قسطنطنیہ کے خلاف تہذیبی و روحانی قصہ و جواب و اٹھانے کے بعد باوجود ہر کسی کے چلے گئے۔ وہ یونان کے مسیحیوں کے
ایک طرف کے قبضہ پر مصر اور کائنات کو بھی فتح کر چکا۔ جس میں ابوداؤد و عابد بن ابراہیم و اذقانی کی طرف بھیجا گیا مگر کسی
نے روک ٹوک نہ کی۔ یہ قصہ برقصہ کن چلاتی ہیں۔ دنیا میں باوجود ان کی ہمت کے ایک قلعہ میں چھ رہی اور وہ ایک
حکومت کے اس قلعہ کا حصہ بن گئے۔ باوجود یہ کہ وہاں ان کا قلعہ قائم رہے مگر قلعہ فرما کر ان کی جانب چلائی اور پڑا تو اس میں داخل ہو
تو قلعہ میں مگر باوجود ان کی ہمت کے وہاں سے نہ نکلے۔ ان مسیحیوں نے قسطنطنیہ کے مسیحیوں کے ساتھ ساتھ ساتھ قلعہ و روپ کے جہاد پر کھجا
تو ۱۳۲۵ء میں یونان میں مصیبت دور آتی رہنے کے لئے یہاں قسطنطنیہ پر چھوڑ دیا اور اس قلعہ میں قسطنطنیہ کی آمد آئے
کہ ان کی سے دشمنی کو کسی کا مینی حاصل نہ ہوئی تھی۔ جس کے بعد قلعہ ان کی اٹھانے پر دست و سرش پر کے ٹھوکر کے لئے میں

اسی سہ تین عباس بن محمد حنفیہ کے ساتھ چلا کر گئے تو انکا عباس کے ساتھ اس کے دون چار صاحب ہوتے تھے۔
 عباس نے ملحق گھر دیوین کے قبضہ سے نکال کر اس کے مشورہ فیصلوں کو بارود بھرا اور اسی صاحب کو کچھ صاحب میں ان کے کیا
 اہانت فی غرض سے صاحب محمد چھاؤلی کا تختہ کیا اس سے کا شیخ ہو کر (۱۳۱۳ھ) شہرہ عام سے دار حرب میں
 داخل ہوا اور اس کے دوسرے کو دیوانہ کیا۔ انھیں خوش جنمیں چھلے میرانی نے بھی اس او مالہ دیوین میں چھاؤلی کیا تھا۔ ان
 ۱۳۱۳ھ میں انھوں نے دارودہ ہوشہ دارم بھی ایک طاہرہ ہوا جس کی مرہ سے اس سے نے قیدوں کو لیتا کوئی نہ ہے۔ با کہ اہل اس
 کے بعد وہ انھیں مہر و جاب میں اور انھیں ساتھ ساتھ چلا کر گئے تو کیا ان کے بعد وہیں میں قلعہ بھی تھا جس میں
 وہ رہا یہ لاگوں جمعیت کے ساتھ مقابلہ چھاؤلی میں پہنچ کر پہنچ کر ہوا کہ اس کے مرہ سے صاحب ہو کر بلا جملہ اہل و اقبا
 واپس چلا گیا اس کے بعد ۱۳۱۴ھ میں خوشن کے معاملات میں اس سے دو مصریہ تھے ہیں سے کوئی صاحب چلا کر گئے تو نہیں
 نکلا۔ اس کے بعد ترک و غزوے میں ازلاہ میں غنیمت دہشت گرد کیا اور وہاں پھر میں مسلمانوں کو گشت و حرکت کرتے رہے
 جو کہ ان میں میں مسلمانوں کی ایک جماعت تھی ان کے وہ بھی چلے گئے۔ ۱۳۱۵ھ میں شہر خاں تواتر کی سے ترکوں کو قلعہ
 کرنے میں رہنما چھاؤلی اور مسلمانوں اور زبیر نے ایک گروہ کو گرفتار کر کے شہر میں چھوڑ دیا کہ ان کے زمین سے غارت
 ہوا قلعہ میں رہنے لگا اور وہیں مقیم رہا۔

المختصر کی وصیت : ۱۸۰۸ء میں جس وقت تک کہ لکھ جانا تھا مقام برہم پور میں ایک شب کہ چوتھے مئی کو رات کو ایک گھڑی کے بعد
تھیں اور صبح کو نہ بھٹے یا نہ ہونے لگا۔ ۱۸۰۸ء کی وصیت کے بعد کہتے ہیں کہ وصیت لکھی۔

[illegible]

میں نے اپنی موت کے لئے جس وقت تک مہدی کی خلافت کی حیثیت نہ رکھتے تھے حیثیت کرنے سے انکار کر دیا لیکن یہی نہیں ہوا، بلکہ انہوں نے یہ حیثیت نہ کہ ان کے جیسے تمام کی گردن۔ دہلی کا۔ سنی بنی خونی نے یہ بھیجی یہ حیثیت کرنے سے پہلے ہی حیثیت کے جوہر کی بنی مہدی و رزاق نے انصاف کی خبر و کثرت و حیثیت اور سال اھ علی الف علیہ و سلمین جو دور انصاف اور خاتم خلافت المہدی کی خدمت میں بھیجی، ورنہ یہ حکمت کے کچھ نہیں ہوتے۔ جب یہ خبر حضرت باوندی الحی کو انصاف کی، کچھ پاس خدا اور میں بھیجی تو اس انصاف۔ بڑی ماضی، و گریہ کرتی۔ پہلا جو حکام انصاف نے حیثیت لینے کے بعد یہ یہ کہ حیثیت نہ انصاف کے یہ خاتمہ میں شیعوں کو باکرہ و مجبور و قیدی رہا کرتے تھے کہ یہ طوطی نہ وہ عیب پائی تھے۔

[illegible]

مفتوح کا کلیہ اور بنیاد گنت یہ متعین ہو چکا ہے۔ اور تقسیم و بانٹنی ہے۔ ہر سے معروف و معلوم تھا۔ تاں کائنات کا کلیہ اور کیز تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اس کی صورت میں انسان نے طویل کیا۔ پھر اس کے بعد ازلہ ایام میں ہر چار شریعت اور یہی متعین ہے۔ (۱۵۹) ائمہ مقرر مانا۔ مگر ظاہر ہوا۔ اور ہیئت کا بخوبی کیے اور ایک چہرہ ہونے کا یا کرا اپنے منہ پر رکھ لیا اسی وجہ سے متعین کے ہوتے ہوئے جو ایسی نئی چیز نہ دیکھے وہ نہ ہونے کا مگر تھا اس کا یہ علم کیے کی غیبا نہ ہو گا۔ جس نے کیا ہے

اس کے بعد انھوں نے ابوحنیفہ کو جنگِ مقدسہ پر بھیجا یا پھر اس نے ایک موقع میں کلمہ پڑھانے پر انہیں نے منع کیا۔
 اس کے بعد انھوں نے ابوحنیفہ کو ایک ساعت میں چار سو روپے دیے۔ کہہ کر خود حاکم بن علی کو روانہ کیا یا اس کے قتل کے ارادے پر سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ
 قاتل بنی ہاشم بھی یہی یا خیر؟ سے باز نہ آئے۔ وہ اپنے چچا حاکم بن علی کو اس میں حصہ دینے کا ارادہ کرنے لگے۔ ان کا خیال تھا کہ
 انھیں شہر بدر لایا جائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ سوا غلط فہمیوں پر مبنی تھا۔ وہ نے کچھ باقی ماندہ جان بچ کر بھاگنے لگے۔
 بیہوش بنی ہاشم کے یہی ہوا کہ انھوں نے مقتول بنی ہاشم اور حاکم بن علی کے ساتھ جو تعلق تھا وہ بھٹکا اور حاکم بن علی
 جس کی طرف سے انھوں نے اللہ کی خدمت میں خود کی شہادت کی تھی اس پر بھی یہ درخواست کی کہ ان کو مجھے تہہ جنگ مقدسہ پر آپ
 کو لے کر آئیں تو میں فوراً اس کا قطع کر دوں گا۔ انھوں نے اس کو منظور کر لیا۔ چنانچہ سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ راست حجاز جاکر شہرِ مدینہ
 میں مصروف ہو چکے تھے۔ حاکم بن علی نے اپنے لڑکے کو اس کی خدمت کے لئے بھیجا۔ وہ اس کے ساتھ ایک ہزار روپے کے ساتھ لے کر
 ایک باغی میں شہر کے صحابیوں کے گھر آ کر ٹھہرا۔ وہ انھیں دیکھ کر انھیں کہہ کر ان کے گھر کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ ان کی خدمت میں
 اپنے والد کو قتل کرنے کے واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔ وہ ان کے سامنے بیٹھ کر ان کے سامنے اپنے والد کو قتل کرنے کے واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔
 انہوں نے اس واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔ وہ ان کے سامنے بیٹھ کر ان کے سامنے اپنے والد کو قتل کرنے کے واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔
 انھوں نے اس واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔ وہ ان کے سامنے بیٹھ کر ان کے سامنے اپنے والد کو قتل کرنے کے واقعہ پر کہہ کر انھیں بتا دیا۔

[illegible][illegible]

اسلامی ائمہ کی رائے سے مندرجہ ذیل گورنری خیرین محمد بن احمد کوئی اور خلیفہ قاضی و محدث بنی حارث کے مددگار نہیں
 جہد و قتال پر مامور کیا۔ فصل بن صالح نے خصوصاً جو رہے معزول کی کہ اس کے ہاتھ عبد الصمد بن علی کو 22 ہجری پر جہنم بن
 القاسم کو مصر پر، یزید بن منصور کو موافقہ پر، صفوان بن امیہ کو موافقہ پر اور بنی حارث بن محمد کو سندھ سے معزول کر دیا۔
 آفرید و یحییٰ بن قیس نے اسی سند میں یزید بن مالک مارہ ضلع میں جگہ انور میں حیات کیا۔ اس کے جزیر بن مالک اسی کے
 پولیس آفرید و مامور کیا۔ ابان بن صدوق و رشید کے تکراری کو لہجائی کے پناہ دے دی گئی۔ یزید بن حارث بن علی بن خالد
 بن بکر کو تھیں انچا کر اسی سند میں اور ضرر و گمراہی سلیمان کو سکونت بصرہ سے معزول کر کے حیران میں رہا۔ کوہ جہت کی اسی
 سند میں موافقہ پر یزید بن منصور اور اعدائے وقت پر احادیث بن منصور مامور رہا۔

[illegible]

الہادی کی ولی عہد کی اور عیسیٰ کی معزولی ایک مدت سے غماش کی ایک برکت اور عیسا ان اسہدی مہینے میں
 ہوئی ولی عہد کی سے سزا دل گئی اور عیسا بن الہادی بن اسہدی کی ولی عہد کی کی نصرت کے متعلق خود کو گمراہ ہے۔
 خود رفتہ اسہدی کو اس کی اطلاع ہوئی وہ خوش ہو گیا۔ عیسا بن عیسا کو اس کی جائے قیام مدینہ (مخاضات کوٹ) سے بلا لیا۔
 عیسا نے حاضری سے انکار کر دیا جب الہادی نے کوئی کی گمراہی پر روئے حاتم و سار کیا اور اس کو دور پردہ چھٹی کی ایلی اوی
 کی جائے کر، کی گمراہی کا بیخ کنی کا شروع نہ کیا۔ عیسا نے ہاتھ بند اور عید کے بھی شہر میں نہیں آئے۔ حال اسہدی نے بھلا کر
 عیسا کو ایک عتاب آمیز خط تحریر کیا عیسا نے اس کا بھی جواب نہ دیا بلکہ اسہدی نے اپنے چچا خاں کو جمع اپنے چچا عیسا بن عیسا
 لے پاس روانہ کیا عیسا نے اس کی بھی تحلیل نہ کی بعد ازاں اسہدی نے اپنے گمراہوں کو اس سے دوپہ سالاروں کو عیسا کے
 ہاتھ لے کر عیسا کیا۔ نہ چھٹی اور انکاف ہوا۔ عیسا حاضر ہوا۔ اور الہادی کے لشکر میں (محمد ابن طہران کے مکان پر)
 قیام کر چند روز عیسا کی کی خدمت میں آتا جاتا۔ باؤ کی اور میں گفتگو کرنا تھا اور نہ کسی ملازم و مشور میں شریک رہتا تھا۔

اور یہ ابو عبد اللہؑ ایسا بڑا اٹھریا ہوا شخص تھا کہ جس سے ابو جہلؓ اور ابو لہبؓ کے دل بھی ہل جاتے تھے۔ ان کی بے حد عزت کی یہی نشانی تھی کہ ان کے پاس کوئی شخص نہ آتا تھا کہ اس کو فخر و افتخار کے واسطے ہر گز فراموش نہ کرتے۔ یہاں تک کہ ان کے پاس سے ان کے دوستوں اور پیروں کے ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں اور ان کے مخالفین بھی آتے تھے۔ ان کے پاس سے ان کے دوستوں اور پیروں کے ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں اور ان کے مخالفین بھی آتے تھے۔ ان کے پاس سے ان کے دوستوں اور پیروں کے ساتھ ساتھ ان کے دشمنوں اور ان کے مخالفین بھی آتے تھے۔

[illegible]

کے بعد اور چند قادت تھے جن کے اور تنگ دلی کے ساتھ مہدی کی خدمت میں وہ بھی آئے نہ مہدی نے اس انکار میں و طرف طلب کے ذوق پر یہ غلطی شروع کر دی۔ جن جن کو قتل قرار با تھا بدو تن کی و بچن کے بعد ہلاک و اور انہ بہایت اعتدال کی زیادت کو کیا۔ سبہ اٹھنی میں نہ نہ پڑی اور خیریت تمام بعد اور ایسی آیا۔

بارون کی ولی عہدی ظیفہ مہدی نے ۱۱۰۱ھ میں اپنے بھائی بادی کے بعد اپنے بھائی بادی کی بیعت کی اور و شہید کا لقب دیا۔

وزیر یعقوب کا زوال وزیر میں یہاں بھی غرضت یہاں کا بیٹا بڑی تھا اور ذوق زیادہ۔ کہ تھا کہ کا بیٹہ تھا جن دونوں میں ہی ذی نے خراسان میں دین کیا ان ایام میں بھی اور اور اور کے حالات سے بھی میں دیکھ کر مطلع کیا کرتا تھا کہ جب ابو مسلم خراسان نے یحییٰ کے خون کا واسطہ لیا تو وزیر اور ابو مسلم کی خدمت میں دھر گیا ابو مسلم نے اس کو مان دی مگر اس کا مال و اسباب ہوا اس نے زمانہ گورنری میں حاصل کیا تھا لے لیا۔ مگر سے بڑے بڑے بعد اور مگر اس کے لئے ذی طم بلا ب اور ہیشہ ہو گئے جو کہ ان کا پادشاہ اور گورنری قیام سے یہاں کے دربار میں کچھ عزت نہ تھی۔ ذی نے یہ بات کی وجہ سے خاندان ہوا کا طے سے پہلے چلی پیدائش اورانی باہر وادعیاں انہم تھا محمد اللہ کی سمیت میں رہائی کے لئے انہوں نے اس کے مرنے پر وہی وجہ اختیار کیا۔ اور انہم کے ماتے کے بعد ظیفہ منصور نے انہوں کی تلاش کرنا شروع کیا اور انہم کے ساتھ یعقوب دین تو بھی قید کر دیا۔ مگر جب منصور مر گیا اور مہدی تخت خلافت پر بیٹھا تو ان نے اس کو بھی رہائی یافتہ قید ہوئی کے ساتھ رہا کر دیا۔ رہائی پانے کے بعد یعقوب نے اپنے بڑے بڑے شکالے حسن بن ابیہ کے یہاں کی اطلاع کی مگر جب حسن بن ابیہ نے اس کو سب کے قید مہدی کے کہہ کر انہوں کو اصل کر کے حسن کو دھر کر دیا۔ لیکن یہ اسب یعقوب کی قدر افزائی کا یہ اسب مہدی کی نظر میں اس کی اس قدر ذوق و تیر ہوئی کہ اس کو وزارت کا سحر و جہر مت فرما دیا۔

یعقوب نے ریشہ وزارت پر چڑھتے ہی ذی نے یہ کہیں کہا کہ خرد سے کے سحر و دستار مہدی پر مقرر کر دو ظیفہ مہدی کے آراء و صلاحوں کو بہر مشاق کرنا چکا تھا کہ اس نے لگے در ظیفہ مہدی ان کی شکایتوں کو اس انداز سے سن چکا تھا کہ ان لوگوں کو بکایتیں ہو جاتا تھا کہ ظیفہ مہدی کے دل میں ابیہ کی شکایتوں نے گھر کر دیا ہے۔ شب کو آگ میں کھڑ کیا کرتے تھے کہ کل سچ کو طے ہو یہ جب کہ قاتل لایا جائے گا مگر جب جمع ہوئی جو یعقوب اور باہر خلافت میں حاضر ہوتا تو ظیفہ مہدی اس سے یہ غلام چوٹی چینی آگسٹس نہیں کہیں کرتے اور ظیفہ مہدی اس سے کہتی تھانے کو کو توں ہی کا یا جن چیزوں کی طرف اس کی طبیعت راغب تھی۔ مگر یہ کہہ کر کیا کہ یہ تو ایک روز شب کو در سبب کہہ کر باغیہ شب کے بعد و نشست ہو کر اپنے گھوڑے کے پاس آئے گا اس میں گھاسٹا دوار ہوا سرائی چارہ کا کھانا کھا کھانا لگا کھانا اور ظیفہ مہدی نے زمین پر آکر پانڈی ٹوٹ گئی۔ چوٹ پانے کی وجہ سے حاضری و بار سے سحر و ہو گئی و حسن کو موقع کی کیا شبہ ہو روز شکایت کہ ظیفہ کا حراجی پر ہم کر دیا تا کہ مہدی نے اس کو اور اس کے کئی عمار کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔

ذی نے یہ سب سنا۔ مگر اس کے سحر و کے یہ اندازہ کو نہیں کی نہ کیا نہ۔ یہ خیال ذی ابیہ کا تھا۔ بقول شیورہ یہی اس کی تہنیں اور کریمانے۔ اس کے بعد کہ اس کو قتل کر دیا۔

مہدی حکار کیسے کیا تھا۔ ایک جگہ سے پیچھے گھوڑا اٹل دیا حکار بھاگ کر نیک ویران مکان میں گھس گیا علیحدہ مہدی بھی اس مکان میں گھس گیا اور وہاں بے چہرے نے غصے سے ٹکر کھا کر گر پڑا اور اس کی دل نہ تھک کے صدر سے مر گیا۔ اس کی موت محرم ۱۶۹۷ء میں واقع ہوئی بادشاہ نے لڑشید نے نماز جنازہ پڑھائی اور سوائقی میں سائقی کے موسیٰ الہادی نے اپنے باپ کی موت کی خبر سن کر جب کہ وہ جرجان میں خیمہ ابرو اٹل جرجان سے جنگ کر رہا تھا اپنی خلافت کی بیعت کر لی۔



ابن تیمیہ جو کہ ایک بڑے عظیم الشان عالم دین اور فقیہ تھے، ان کا یہ خیال تھا کہ اگر کسی نے اپنے اپنے ملک میں رہنا چاہا تو اس کو طائفہ بانی سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس کا کہنا ہے کہ اگر کسی نے اپنے ملک میں رہنا چاہا تو اس کو طائفہ بانی سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ابن تیمیہ کا خیال تھا کہ اگر کسی نے اپنے ملک میں رہنا چاہا تو اس کو طائفہ بانی سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ابن تیمیہ کا خیال تھا کہ اگر کسی نے اپنے ملک میں رہنا چاہا تو اس کو طائفہ بانی سے ملنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

[illegible][illegible]

باقی کے قہر سے موت ہو گئی۔

[illegible]

تو ہی خالد نصرت ہو رہے مکان پر آجیج ان کو ان کو پڑھائی دیتا اور علی گڑھ کی تعلیم دیتا تھا۔

یہ کیا بد عادت کر خیر ہونی کے بعد دعائیہ جامہ پہنیں دیتے ہیں اپنی حق اور سچی گمانیاں نکالتے ہیں اور اپنی سر
نیز دہر کے انتقام کے ایک لڑائی کے پان کوں سے مل جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ پانی، آتش، زمین، فضا سے
خیز رہا، مٹی، مٹھ سے سلطنت کی تکمالی کرتی تھی اور وہی اس پر ہر ہر نوعی جانداروں کی بدلتا متول کے مطابق انجام
داد کرتی تھی نیز وہ تمام خیز دہر کے پہلے کوں کا گنج و بہار تھا اور اس وقت اس وقت اس کے گلے میں دیا جا رہا
تھا کہ جسے کہیں وہ ایک عالمہ جس خیز دہر کے پہلے کوں کے گنج و بہار تھا اور اس کے مطابق کیا خیز دہر
کے پہلے کوں کے گنج و بہار تھا اور اس کے مطابق کیا خیز دہر کے گنج و بہار تھا اور اس کے مطابق کیا خیز دہر کے گنج و بہار تھا

سور فرمائے۔ چنانچہ مرنے پر سید العزیز عسکری کو یہ خط ملا کہ اب اس نے بنی سیمان، مقرر کیا اور یہ بھی
 حاکم کو خبر فرمائی کہ ان کو مل کر کھانے پر۔ دونوں نے حاکم کو اور پھر روج بن حاکم کی وفات کے بعد اس کے بیٹے فضل کو سب
 گورنری مرحمت کی پھر جب یہ بار کچھ تو برآمد بن امین کو سورتیا جیسا کہ آئندہ حالات افریقہ میں بیان کیا جائے گا۔ اس
 زمانہ میں مکی سرحد کی بلا کو جزیرہ المھمرین سے علیحدہ کرنے کے ایک جداگانہ منصوبہ قرار دے کر حاکم کے نام سے مہم شروع کیا۔
 طرفوں کی فوجیں ابھرتے آ رہی تھیں۔ حاکم نے یہاں تک طاقت کے شہر اور ان میں بیج کرنے کو لکھا تھا کہ میں نے کئی بار
 دلی مت فخر وغیرہ کی اور صالحہ نے ساتھ سیمان بن عبد اللہ لکائی جہاں کہنے کو لکھا تھا ان دنوں کہہ طاقت بنی گورنری پر
 عبد اللہ بن مسعود کی گورنری پر مبنی بنی دلی، جزیرہ بصرہ، یمن، عمان، ہجاز، کوفہ، فاس کی گورنری پر سلیمان بن جعفر اور
 قرمان کی گورنری پر ابو الفضل بن سلیمان طوسی تھا یہ اس کے بعد وہاں کے جعفر بن محمد بن احمد کو مامور فرمایا تھا۔ مقرر نے
 قرمان پہنچ کر اپنے سب سے بڑی فوج کی طرف روانہ کیا۔ چھ مہینوں کے زمانہ میں اس کی رستہ گالی دیا جہاں کچھ نہ اور
 چند ہاں حادثات پورے اس کے بعد بارون الرشید نے جعفر کو روک کر حضرت علی بن حاکم کے مقرر کر دیا اور بجائے اس نے
 بنی نے جو نے ہی کو گورنری مرحمت فرمائی مصلحتی میں ان امارت میں اختلاف میں مزاحم کے ساتھ میں بھی بارون الرشید نے
 اس کو مقرر کر کے اسحاق بن جعفر بن فرخ کو مقرر کیا۔ کچھ عرصہ بعد ابو سفید حارب بن قیس کو بھیج کر اسحاق کو دار الخلافہ بغداد
 میں بلا بھیجا۔ جب اس وقت رو باد خلافت میں حاضر ہوا تو اس کے کل کا حکم دے دیا اور بیانے اس کے برہم سپہ سالاروں سے
 یہ بیانہ حارب بن زکریا (برادر زوہد بن ابی حاکم) کو مقرر کر کے چار سالہ بنی المہدی کی مقرر کیا۔

لشاور میں غلبہ کے صدقات وصول کرنے پر روج بن حاکم بغداد کی کو مامور کیا گیا تھا۔ اتفاق سے جو غلبہ اور
 اس میں مخالفت پیدا ہوئی۔ روج نے ان کی روٹی کے خیال سے لشکر فراہم کیا تا غلبہ اس کی خبر لگ کر انہوں نے رات
 کے وقت پہنچ کر روج پر شب خون مارا اور قتل کر دیا۔ اس کے بعد اس کے بھائی ابی حاکم سے تھے اور ۱۱۲۔

سورجے میں مکی بن سلیمان اول بصرہ نے وفات پائی چونکہ اس کا بیٹا جعفر بن سیمان بارون الرشید سے لشکر اس
 کی شکایت کرتا تھا کہ اس نے مسلمانوں کے حقوق اور مالی حق سے کھنڈہ دے کے اسباب و سامان مہیا کیا ہے۔ دوما ہے آپ کو
 خلافت و حکومت کا مستحق سمجھتا ہے۔ بارون الرشید کے دلی میں اس کے کہنے سے سختی تھی بنی سلیمان کی جانب سے فخر زید ابی
 حماد قابو ہوتے تھے بعد میں سیمان نے اس طرح لکھا کہ اس کے مانی اسباب کھو گئے اور اتنا انہیں کو صبر کرنے
 خزانہ ضائع میں رہی لایا جس کا کوئی شمار نہیں ہے۔ ساتھ میں اور دینار نقد تھے۔ محمد بن سیمان کا سواٹ جعفر کے اور کوئی بھائی
 نہ تھا۔ محمد بن سیمان کے مرنے پر روایت کا دعوے دار جو بارون الرشید نے اس کے مقرر سے اس کو مقرر دے دیا۔

سورجے میں بارون الرشید نے اسحاق بن سیمان کو سندھ و گجرات کی گورنری مرحمت کی اور جعفر بن اسحاق بن
 ابیوسف کو امام و صوفی زمرہ کی قیادت میں حبشہ، فلسطین، یمن مامور فرمایا۔

جو ۱۱۲ نے اور بارون الرشید سے پہلے پائی تھیں۔ روایتیں یہ ہیں کہ ان کے بعد بارون رشید نے اپنے بھائی علی
 ابیوسف کو مامور کیا اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بلوچ حکم نامہ ۱۱۲۰ء میں ۱۱۲۰ء میں ۱۱۲۰ء میں
 اصل کتاب میں خط مایا ہے۔

جی، صرہا، لک "شغل نہیں ہوگا۔"

نوش مسمیٰ نے گویا مصریہ پہنچ کر خدا کا راستہ نیا اور محمد بن مہربان ملک مصر کے انتظام میں مصروف ہو۔
کاتب (نیل لوی) کو ملکہ کی کسی کام کو خدا کے واسطے نہ تھا۔ کے خیال نہ کیا کہ اسے تو ایک نرانا۔ تہ کے لئے وہ
رہے تھے کہ گور مصر کو پایا، تھا صرف وہ کہ خراج ملو کر الیہ کہ تھے اسکی دستور کے مطابق مصر والوں نے خدا کے
خاکہ کتب چھپا سکے۔ ہم بن مہربان نے سب پر ان کے چینی کرنے والوں کے پہنچا کر بطور امانت خراج میں رکھا اور اپنے جب
قطا اول نور دوم محمد بن مہربان نے قابل بنی دستور کے وصول کیا تو تیسری قطا میں لوگوں کو شکایتیں پیدا ہو گئیں کہ ہم بن مہربان نے
خود کتب بھیجے ہیں اور جرم سے خراج بھیجی گئی کے ساتھ وصول کیا جاتا ہے۔ محمد بن مہربان نے ان کے خلاف اس وقت کو
خود سے نہ کھڑا کر دیے والوں کے سامنے پیش کر کے امام دوم کا حساب کہ انے خراج وصول کر لیا اور تیسری قطا میں ملک مصر کا
خراج پہنچا کر کے بغداد واپس آیا۔

دشمن کی بغاوت (یعنی اسلحہ) میں سحریہ دیوانیہ کے ایسے ستارہ مقلد تھے، بہت بڑا انکسار برپا ہوا اور یہ کام ہوا اور اچھا۔ یہ عربین طور پر خود بخود بھی شان میں نہ نہ کر رہے تھے، وہ ان سے خود اسلحہ فراہم کرتے تھے، یہ تو اس لیے ہوا کہ اس سب سے کہ دیانے نے یہ یقین کے ایک آدمی کو مار ڈالا تھا یقین اس کے معاوضہ لینے کے لئے کریم جوئے ان دنوں دشمن کی گواہی پر عبداللہ بن علی نے ہزار حاکم نے ہنگامہ کی خبر پر کر رہا تھا، لیکن وہ دہشت کو دوزخ قبول میں مصالحت کرانے کی غرض سے جتن کیا قیدی تو سمجھاتے بھٹاتے۔ یہ دیکھ کر یہ غیہ نے حلیہ وحوالہ کے لئے دیوار و زرات کے وقت، حاکم نے خلعت سحریہ پر نکل کر، لیٹان میں سے تین سو روپے جو اس وقت کوکاک ان عورتوں نے تو کس انتہاء پریم سے وہ دھڑلے کی ان لوگوں نے ہاتھ دی تب تو یقین قسمیں آئے اور اپنی بے بسی کڑواہی اور جھوڑی ظاہر کرنے ان حالت میں وہ خود سٹھکی۔ یقین نے یہ درخواست منظور کر لی اور ان کے ساتھ ہاتھ کی طرف لے کر، یہ اور صریح پائے اسے دیانے کو بازو اور یقین میں جنگ کا بازار گرم ہو گیا اور زبانی ٹال سمجھتی تھی۔ وہ بار خلافت میں یہ فیہ بھی پہنچیں تو غیلہ نے انکسار سحریہ کو معزول کرنے اور ایسے میں صالح کو مامور کیا وہ دیکھ کر خف برآمد آئی تھا، بھڑکھڑا رہی، وہ جس کے بعد یقین نے مصالحت کرنی

[illegible]

در مشق پر قبضہ : اسحاق کو اس واقعہ کی خبر پہنچی اس اثناء میں ابو ہریرہ بھی دوڑا لا مارٹ میں حاضر ہوا اور حاضری کی اجازت چاہی اجازت نہ دی گئی۔ اس کے بعد کسی چہرے پر ایک بھانپ کو مار ڈالا اور بیانے سے قبیلہ سلیم کے ایک شخص کا دارا بنایا کر دیا اور قبیلہ محارب کو جو اس کے ہمراہ تھے لوٹ لیا محارب نے ابو ہریرہ سے اس کا شکوہ کیا ابو ہریرہ اس میدان لوگوں کے اسحاق کے پاس گیا اسحاق نے اس کو گھبراہٹا ہوا دیکھ کر گتیشی مقدمہ کا وعدہ کیا اور درجہ دینے کو اپنے پیغام پر حلقہ کرنے کی وجہ سے کہی۔ چنانچہ بیانے پہنچ ہو کر باب چاہیہ کی جانب آئے ابو ہریرہ ابھی یہ خبر پا کر سہل ہو کر میدان جنگ میں آیا اور کمال مردانگی سے ان کو شکست دے کر دمشق پر قبضہ کر لیا اور شیل کا دروازہ کھول دیا۔

بیانے نے یہ دیکھ کر قبیلہ لہب سے امداد کی درخواست کی ان لوگوں نے ان کی حالت پر ترس کر یہ کہہ کر دی اور مصر پر لے آیا ابو ہریرہ کے ساتھ صف آرائی کی باب تو باہر زمین میں ستر کھڑائی ہوئی ابو ہریرہ نے چار بار بیانے کو شکست دی اسحاق نے گھبرا کر ہنگ روک دینے کا حکم صادر کیا ابو ہریرہ نے جنگ سے اپنے ہاتھ روک لئے اسحاق نے بیانے کو اس سے مطیع کر کے بحالت غفلت حلقہ کرنے کو کہا بھلا ابو ہریرہ کے پاس سوسوں نے بھی یہ خبر ابو ہریرہ تک پہنچا دی وہ آگ لگوا کر کہا پھر سو اور جو کہ میدان جنگ کی طرف نکلا اور ان کو شکست دی پھر دوبارہ باب تو باہر ان کو شکست دی۔ اس کے بعد بیانے اور ان خزان اور کھپ وغیرہ کو جمع کر کے دمشق کی طرف چلے ابو ہریرہ نے پاس سوسوں کو خبر لانے کی غرض سے مامور کیا پاس سوسوں نے خبر لانے میں تاخیر کی تو ابو ہریرہ نے شہر میں جا کر کھوکھول دی اسحاق نے صوف پر ایک پاس کو ابو ہریرہ کے حالات قیام کی خبر لانے کو بھیجا اور جب اس کو ابو ہریرہ کی حالت سے واقفیت ہو گئی تو اس نے بیانے کو شہر کی پرلی جانب سے داخل ہونے کا حکم دیا ابو ہریرہ نے یہ خبر پا کر اپنے ہمراہیوں کو بیانے پر پہنچنے سے حلقہ کرنے کو روانہ کیا اور خود پیڑ پر جا کر مانتے سے حلقہ کیا بیانے کو اس ستر کھڑی بھی شکست ہوئی۔

لشکروں کا اجتماع : غزوہ صفین کے بعد اس وقت کے قریب اپنے لشکر میں کوئچ کر کے مرتبہ کیا ابو ہریرہ کے ہمراہی جو اطراف دمشق میں تعینات دو جہات کو لڑنے کو مجھے ہوئے تھے یہ خبر پا کر واپس آئے تو اسحاق کی فوج کے چھ دستوں سے فہمیز ہو گئی۔ ابو ہریرہ کے ہمراہیوں نے ان کو شکست دے دی اور اکثر مکانات اور بعض دیہات کو جلا دیا دمشق کے اطراف و جوار کے رہنے والوں نے ابو ہریرہ سے امان کی درخواست کی ابو ہریرہ نے ان دنوں میں جس سے خوفزدہ ہو گیا اور لوگوں کو اپنی ہوائی ابو ہریرہ نے اپنے ہمراہیوں کو انتظام و حفاظت کی غرض سے اطراف دمشق میں بھجوا دیا حضورؐ سے آئی اس کے پاس وہ مجھے اسحاق نے صوف مناسب پا کر اپنے لشکر کا ذخیرہ اسکی کو اس امر مقرر کر کے ابو ہریرہ کو حلقہ کرنے کا حکم دے دیا مگر چاہو ابو ہریرہ کے دلچسپانہ طبع نے غرور کو پہا کر دیا مگر اسحاق کے لشکر میں روز یک بار ہولانے دے چہ تھے روز اسحاق بھی خبر ہو کر میدان جنگ میں آیا اس وقت اس کے لشکر کی تعداد بارہ ہزار تھی طلاء واس کے بیانے بھی اس کی رکاب میں تھے۔ ابو ہریرہ نے شیر سے لگی کر باب چاہیہ پر مقابلہ کیا اسحاق کی فوج اس ستر کھڑی بھی شکست کھا گئی اور اپنا سوچہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے بعد ہمیں کی فوج نے ابو ہریرہ کے ایک قریب پر شب خون مارا ابو ہریرہ نے اپنے ہمراہیوں سے چند لوگوں کو اس کی مدد کے لئے روانہ کیا ان لوگوں نے ہمیں کی فوج کو شکست دے کر ان کے ایک گروہ کو کثیر کو مار ڈالا اور بیانے کے اکثر گھلوں اور دیہاتوں کو جو غوطہ میں تھے حلقہ کر خاک و سیاہ کر دیا اس واقعہ کے بعد

ممال کی تہذیبی و تفریحی غیہ خلافت مہدی کی بادشاہی میں خراسان کی گورنری پر ابو الفضل عباس بن سلیمان طبری تھا جس نے اس کو مصر و اہل کے مصر میں بھی بعض غرضوں کو مقرب کیا۔ اس نے خراسان فتح کر کے اپنے لڑکے کے عباس کو ایک لشکر ہزار کے ساتھ عامل کی جانب روانہ کیا اور خود کھارستان پر چھا کرنے کی غرض سے حملہ کیا۔ عباس نے کامل و ساریار کو فتح کر کے مرو کی طرف کوچ کر دیا اور جعفر کھارستان سے مراجعت کر کے تیسری رمضان صبح کو عراق پہنچا۔ اس کے بعد قلیظہ ہارون نے جعفر بن محمد کو مصر و اہل کے لڑکے کے عباس بن جعفر کو گورنری کا عہدہ دیا کیا مگر کچھ عرصہ بعد اسی کو مصر و اہل کے خالد فطریف بن حطاہ کو ہی حکمران بنایا جو اس خراسان جستان اور جرجان کی سب گورنری سرحد کی۔

خوارزم کی بغاوتیں: خالد فطریف نے اپنی جانب سے داؤد بن یزید کو اپنی بیعت دی اور جستان کا عامل مقرر کیا اسی کے عہد گورنری میں جستان خارتی نے (یہ قیس بن شبیبہ کا جزوہ تمام تھا) اہل اوق کی سازش سے طم بھارت بلند کیا جستان میں عہدہ مال جستان نے اس کی سرکوبی کر لیا ایک لشکر روانہ کیا جس نے اس کو شکست دے کر اس کے ایک گروہ کی سرکوبی کر ڈالا اور جرجان کا سیالی میں باؤیس کی طرح اور ہرات کی طرف کوچ کر دیا خالد فطریف نے بارہ ہزار لشکر جستان کی گرفتاری جنگ پر ناورد کیا۔ جستان نے چھ سو کی قیمت کے ساتھ تہذیبی اور اس لشکر کو بھی بچا رکھا کہ بہت سے عیسائی عورتیں کر ڈالا اس وقت اس سے جستان ہزار اطراف خراسان میں قتل و غارت کر رہا اور کسی صحرے میں عامل خراسان کو اس کے مقابلہ میں کامیابی نہیں ہوئی تاکہ عراق میں اس کی دلیرانہ ہائیانتہ عملی کا خاتمہ کر دیا گیا۔

علی بن عیسیٰ کا تفرور: عیسائی میں ماوراء النہر پر چھا کر دیا اور قلیظہ ہارون نے خراسان کی گورنری پر علی بن عیسیٰ بن مالان کو مامور کیا۔ اوہیں میں کتبہ اس عہدہ پر مذکور ہے کہ عہد میں خروہ بن الزکک خاندانی نے بھدہ ہرج و مرج کیا ان دنوں ہرات کی گورنری پر عہدہ علی بن یزید نے چھانڈی تھا اس نے تیر ہزار سواروں کی جمیعت کے ساتھ خروہ سے صحرے آرائی کی خروہ نے اس کو شکست دے کر اس کے ہمراہیوں میں سے ایک گروہ کی سرکوبی کر ڈالا اور یہ علی بن یزید اس فوج میں سب کو مرنے کا حکم دیا علی بن عیسیٰ نے چھلا کر ہی کو مصر و اہل کر دیا اور بجائے اس کے اپنے دوسرے لڑکے عیسیٰ بن علی کو مامور کیا۔

صحرے کی پیشاپوش: اس سے اور خروہ سے لڑائی ہوئی خروہ نے شکست دے دی علی بن عیسیٰ نے خروہ ہجرت دے کر اس کو پھر جنگ خروہ پر، انہیں کیا تمام پیشاپوش میں صحرے آرائی کی لوبت آئی اور ایک خروہ ہجرت دے کر خروہ شکست کھا کر جستان کی طرف ہجرت کی جس کے لشکر میں نے تعاقب کیا۔ خروہ کے ہمراہیوں میں سے چالیس آدمیوں کے سوا جو اس کے ہمراہ جستان بھاگ گئے تھے اور کوئی باجمہرہ ہوائی نے اوقیہ جوہیں اور ان فصیحت و دیہات کی جانب اپنے لشکر میں گروہ روانہ کیا جو خروہ کی اہل وادہ اور گروہ ہے۔ تھے اور خروہ ہے۔ خروہ نے خروہ کے خون کی خدی بھاری تقریباً تیس ہزار خروہ اس قتل عام میں مارے گئے۔ تاکہ جنگ کے بعد عیسیٰ نے خروہ میں جستان میں عباس بن علی کو پناہ طلب مقرر کر کے ہرات کی۔

خروہ کی غارتگری: عیسائی بن عباس نے خراج اور مال غنیمت فتح کر کے مدینہ کے کوچ کر دیا۔ خروہ کو اس کی خروہ مثنیٰ اور راہ میں حکایت غنیمت عبد اللہ سے پیچھے چھوڑ کر عبد اللہ اور اس کے ہمراہیوں نے نہایت استقلال و مردانگی سے مقابلہ کیا۔ بالا خروہ شکست کھانے لگا کہ بھاگ کر اہل اور اس کے اکثر ہمراہی اس صحرے میں کام آئے۔ اس واقعہ کے بعد خروہ

ابو ایسی بن علی بن مسینی نے اپنے لڑکے مسینی بن علی کو جنگ فاقہ میں ہار کر دیا تھا چنانچہ مسینی بن علی فاقہ کو گھسٹ کر اسی کے بھائی کو گرفتار کر لیا تھا۔

واقعہ جنگ واقع بنی لیت بن نصر بن سار نے سرحد میں آنکھ بند کر رکھی اور شاہی فوج سے ایک مدت دراز تک لڑائیاں جوئی رہیں۔ انھیں لڑا جس میں اس کے لڑکے مسینی نے وقت وئی اس کے ساتھ فیض ہاروں نے علی بن مسینی کو چند روز بات کی وجہ سے (۱۹۱۰ء) میں مسزولی کر دیا اس کے علاوہ یہ جی تھی کہ یہ لوگوں کو بخل مٹھتا تھا اور دوسرا شہر کی توہین کرتا تھا اور ایک روز مسین بن مصعب (یہ ظاہر بن حسین کے مہل تھے) علی بن مسینی سے ملے تھے علی بن مسینی کو اس کی ترغیب دینی سے خوش آیا وہ سخت کلامی کی اور کلمات شمس سے مناجاہ ہو کر نقل کر ڈالنے کی اٹھی وہی ایسا ہی واقعہ بشام میں فرضہ ہا کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بشام نے اس واقعہ کے بعد فاقہ کا بیان کر کے علی کے خوف سے نہایت شکی اختیار کر لی ہر چند کہ اس نے دکان سے نکلے تو کہا نہ تھا۔ یہاں تک کہ علی بن مسینی مسزولی کیا گیا پائی۔ ہا حسین وہ حال پریشان دربار خلافت میں پہنچا جہاں سے کی اور وہاں کا فرماست غار بنو فلیطہ ہاروں نے اسے امان دے دی۔

تیسری خبر کا واقعہ محمد ابن مسور کے جس سے فلیطہ ہاروں نے اس کو گرفتاری خراسان سے محروم کیا تھا ایک یہ بھی تھا کہ جب اس کا ذکر کاہنوں جنگ واقع میں دارا کی نوک بول کر اس راز سے واقف تھی تھی کے بعض خدا کو اس سے شیع کیا کہ تلخ کے باغ میں تیس ہزار دینار مسینی کے دینی کر دیے ہیں ہاں خادم نے اپنے ملے دالوں سے کہہ کر ہاں دینار خود خواہ امان میں یہ راز افشاء ہو گیا۔ محرم انساں میں کہ روئے چارے ہاں میں نہیں کر دے دولت لائے دارا سے یہ پیش یہ ہونے والا کی کہانی شامیت کیا کرتا تھا اور فلیطہ ہاروں کو یہ یقین دیا گیا کہ جنگ واقع میں علی نے اپنی عورتوں کے زہرات فروخت کر کے فوج لشکر کی جس فلیطہ ہاروں کے کان تک نہ لگانے کی خبر پہنچی تو اس نے جھل کر اس کو مسزولی کر دیا اور ہر جہت میں امان طلب کر کے خراسان کی بندہ کو زری مرست فرمائی اور وہ واقعہ کہ اس کے سر اور امان کیا۔ فلیطہ نے یہ فرمان پنے ظلم سے غور کیا تھا وہاں اس راز کو چھپانے کی کوشش کی تھی اور یہ واقعہ کہ اس کی تھی کہ خود یہ ظاہر کرنا کہ فلیطہ نے لکھے علی بن مسینی کا گارہ معاد بنا مقرر کر کے دوں گیا ہے۔

علی بن مسینی کی گرفتاری ہر جہت نے فلیطہ پر چھٹی کر انتظام شروع کر دیا اور اپنے مراہیوں کو فلیطہ پر بھی مقرر کر کے مرہ کیا علی بن مسینی سے ملاقات ہوئی اسی کا مصداق کے اہل وہاں اور حقیقت کے گرفتار کر کے مارا وہ اسباب کو ضبط کر لیا جس کی قیمت آٹھ لاکھ تھی فلیطہ ہاروں کے پاس پانچ سو اونٹوں پر لہ واکر بھیج دیا اور علی بن مسینی کو اونٹ پر بھیج دیا اور ہر دو کر کے سوار کر کے دارا خلافت بغداد کی جانب روانہ کیا۔ اسی کے بعد ہر جہت نے مارہ اور اشجری کی جانب کوچ کر دیا اور واقعہ بنی لیت کا سرحد میں ہر جہت فرمایا۔ آخر کار طوطی عامرہ سے خبر اکراما نے امان طلب کی ہر جہت نے امان دے دی اور چند دنوں تک سرحد میں قیوم پر رہا۔ ہر جہت ہر جہت کے لئے فاقہ واقعہ ۱۹۱۰ء میں ہوا ہے۔

باسوں کی ولی عہد کی تجدید ۱۹۱۰ء میں فلیطہ ہاروں امرشید نے اتحاد سے شیعہ کے منظر کا سفر اختیار کیا اور اس کے ساتھ اپنے علی لڑکے محمد بن عبد اللہ باسون اور کام تھے۔ سب سے پہلا امین کی ولی عہد کی جیت تھی اور اس کو قریب تاج سے محمد بن علی بن مسینی نے ہار دیا۔ ہر جہت ہر جہت کے لئے فاقہ واقعہ ۱۹۱۰ء میں ہوا ہے۔

محمد ناصر علی مہدی مدظلہ العالی نے کہ اخلاص، بے اور تحقیق میں خیرات تقسیم کی امن ماسون اور اپنی طرف سے ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے خرچ کیا اور وہاں صرف کئی طرح کے محاسن میں اور وہ جس سے ہم لیاں فتنہ، فساد اور سرور امن نظر منسوب کرنے والوں شہزادوں کی جانب سے جدا جدا امداد کے ٹکڑے، ایک امن کی طرف سے قدامتوں کے ساتھ دیکھ کر کہے گا: "دور ماسون کی طرف سے قدامتوں کے ساتھ بڑا جہاد کا۔" مگر ان مناویات کو نہادوں نے تسلیم کر کے خانہ کعبہ میں آویزاں کر دیا۔ پھر جب ۱۹۷۹ء میں طبرستان تیار ہوا، ان کے بعد وہاں کچھ عرصہ قیام پذیر ہوا تو رادان افکار و اذکار، دولت کو جمع کر کے یہ تھا کہ جہاد پر توجہ دے جسے ان کے مال، فراز، شہادت، حرم اور ساز و بست ہے، اس کا ایک مستقل طور پر صرف ماسون ہے اور ان کو ان سے ماسون کی اولیٰ محکم کی قیدیہ بیت کے کے بعد اس کی جانب کوچ کیا۔ اس طرح یہ خود ہمسایہ مشرور، دہرائی، لشکر کو جمع کر کے امن کی اولیٰ مہدی کی جیت کی تجدید کی۔

خاندانِ براہ کی حکیم اور بی بیان کمرائے ہیں کہ حالہ بن برکت کا خیر شیعہ میں سے تھا اور دولتِ عباسیہ میں جو اعزاز اور تہذیب کا وہ حاصل تھا، وہ اس کی گنجینہٴ سفلیت کو نصیب تھا۔ یہی وہی وہی، بالحد اور سورجوں کے بیانیہ نام و ذکر ان تھے۔ علیحدہ مشہور سے موصول اور آزاد بیانیہ کی گورنری پر خالد کو اثر کیا تھا اور اس کے بیٹے نے کراچی میں بی بی سوسمت کو رحمت کی قریبی اور عزیز بہن بنی تھے اور ان الرشید کی اتالیقی اس کے بہرہ دار بن گئی اور اس نے اسے غلامت و شہادت ہوئی۔ یہ تمام باتیں وہاں، طائفہ پڑائی، یہ کہ اس نے ہون کو موزوں کر کے اپنے جینے کو بیحد ہائے کا قصد کیا تھا کہ کلہاڑیوں کی قہقہہ، اسی نام پر طائفہ ہونے سے کسی کو تیار نہ کیا تھا۔ یہ بی بی ہادی منہٴ خلافت پر جلوہ افروز ہوا تھا کہ ان اوقات کجی کے سحر و گمراہی اور حکمت کے یہ وہ سفید کاٹھن اختیار کرے۔

[illegible]

نامور اور نہ کے فضل اپنے جو ہے اور مصیبت نہ وہ باپ سے رخصت ہوا کچھ نے رخصت کے وقت اللہ تعالیٰ کی برکت سے سب کی دعاؤں، غلیظ بارہوی اور شیعہ کھم کے طالب پیام برنے فضل کو تین دین تک دوسرے مکان میں مقید رکھا۔ سب ان دونوں آدمیوں میں سے کسی کے دل کا انکشاف نہ ہوا تو کچھ دونوں کو ایک ہی جگہ پر قید کر دیا۔

[illegible]

نچا، برکی براہ کو ذرا ہی کے چل میں رہا تھا؟ نہ تو یہ جو میں انتقال کر گیا۔ اس کے بعد اس کے بیٹے نے اس کو
 اس وقت تک نہ دیا۔ تھان براہ کو اس عالم میں۔ سے جسے اور ان کی دولت بھلے جی دالوں کے تھی اور یہ لوگ دولت و دولت
 کے لیے وہی نہ رہا تھے۔

عرفت مستزحم

طاہرہ نے دیکھا کہ جس قدر رعایت، کچھ نہ ہو کر رہا ہے وہاں ہی اس کی اہلیت ہے اور جسے اس نے میں بھی حکام پر تامل کر دیکھئے
کی جگہ ٹھیک سے مقرر ہیں، فقہاء کے حاکم۔

چند روز تک اس طرح غلامی پر اس کے مشاہیر کے حکام اور سب نو رنج سے لکھا جاتا، ان امید ہے کہ پڑھنے والے
 شوق رکھیں گے۔

خالد برقی خاندان پرانہ میں ہے جو سب سے پہلے عہدہ وزیرت پر فائز ہوا تھا۔ یہ خاندان خالد برقی خاندان کے اجداد اور خاندانِ ندیم خویہ کے خاندان کے تھے جس کو منوچہر بادشاہ دہلی نے اسباب کے نام پر پتہ لایا تھا اور مشہور تھا کہ وہ خاندان میں جس نے عہدہ برائی کا تھا۔ جب ۱۳۷۱ء میں عہد خلافت عثمانی و غازیوں میں سربراہان قبا و اور اسلامی حکومت تمام افریقہ میں پھیل گئی تو اس وقت یہ خاندان بھی جو عہدہ منوچہر بادشاہ دہلی نے اس کو عہدہ خاندان پرانہ و کلاں شہر معیت کے صاحب پریشاد کیہ دیا۔ یہ عہدہ خلافت احمد بن عبدالملک موسیٰ بن سنجہ بن سلیمان کی طرف سے قزاقان کو گورنر و گورنر افراسیاب سے اور آریہ بہت بڑی فوجی حربہ کر کے مدد پر فوج لگائی وہ پڑھائی بھی جہاں اور ان فوجت سعادوں کے ہتھیار تھا۔ وہاں بھی گرفتار کیا کر۔ ان میں ان میں ایک عورت رہی کہ جس کی حق پریم الیمیت کے وقت یہ عورت عہدہ خانہ بن مسلم نے اور آریہ اس کے صاحب میرا لیا خاقان سے یہ اس بات سے نہ وہ خاندان چھ روز بعد خاندان سے ملے۔ وہ خاندان خاندان کے تھے۔ یہ عہدہ خاندان و ان کی بہن اور آریہ ہتھیار سے اس برقی عورت کو بھی

شروطِ عرصہ کا مفہوم ہے کہ "۔"

[illegible]

خلع نظر اس کے اور پھر حسین کر لیا جائے گا فخر برادیت ملی کا جس پر سلسلہ روایت قائم ہو جاتا ہے وہ بڑی ہے تو اوپر
کچھ سال ہے کہ اس کا کسی حاشیہ یا مشورہ و مقررہ جاسمہ شریف ہو گیا یا دفتر کے قلمی کے تحت سوجھ بوجھ کا تاریخی نام لکھیں یا
جس طرح بڑی نے ان لوگوں کے نام لکھے ہیں جو اس سلسلہ میں اہل الرشید کے مجدد اور شریک حیدر اور بعض عوام اگر
بڑی ہیں اس واقعہ کا حسین کر لیا تو اس کے قلم کا پتھر سے نکلے اور اس پر تحریر کرتا اور ان پر تحریر کرتا تو اس واقعہ کو یاد تازہ کرنے کے
لیے ایسے کیا ایک حرام واقعہ نہ جنم کر لیا کہ وہ اس کے قلم سے نکلے ہوئے قلم سے تیار ہو گیا ہے کہ وہ اس واقعہ کو یاد تازہ کرنے کے
کے نزدیک مسئلہ نہیں ہے بلکہ واقعہ کا یہ ہے کہ اس واقعہ کو اس سلسلہ میں برادیت اور اہل اہم بن سحافی نے نقل کیا
ہے اور اس کے نام ہی کا نام ہو تو بڑی بڑی ہے بلکہ وہ جو بڑی بڑی ہے بلکہ وہ جو بڑی بڑی ہے بلکہ وہ جو بڑی بڑی ہے

ہیں ظاہر ہو کر کیا امت کا کیا

خلیفہ مہدی کی چادر نہاں، فوقِ عباس ہے نہ درِ جسٹس، ظلم و ان کے کوئی لڑکے سیو نہ دے گی نہ تھی اور عباس کا عقد بادشاہ نے پہلے کر خونِ سلیمان کے ساتھ جب سرگرم کر لیا ہے نہ ساتھ ہی ملی ہے اس کا تاج گر لیا۔ یہ کچھ تو بادشاہِ رُخوالہ علی محمد بن عبداللہ علیہ السلام نے تاجِ بادشاہی اتاری تھی صفحہ ۷۷ صفحہ ۷۸ علامہ سید غلام الدین خان صاحب نے فرمایا ہے جو اس واقعہ پر مقدمہ درج فرمایا ہے۔

عصماء: لا اطلاع عليها فلم يرجع إليها. انتهى كلام المترجم

یاروین الرشید کے خصائل: یاروین الرشید جیسے کہ ملکی، غیر دینے وراثت کی ہے ایک سال جہاد کرنا تھا اور دوسرے سال زیارت خجہ کو جاتنا تھا اور روزِ اربعہ سورگتیں گزار پڑھنا تھا اور ایک ہزار درہم خیرات دینا تھا اور جب حج کرنے کو جانا تو ایک سو فقہاء کو گائی جب فاس سے واپس لوٹے جاتے تھے اور جس سال حج کو نہ جاتا تو تین سو واپس لوٹنے کو اپنے خرچ سے حج کر۔ مذکورہ ہے کہ خجہ انتظام ملکی اور سیاست میں علی علیہ صلوات اللہ علیہ کا بیٹا تھا اور وہ مل میں اس کا خلیفہ تھا۔ اس سے فرزند کوئی نہ پیدا ہوا۔ یہ زیادہ وختی جمہور اور بے سوچے خالی کار ہے۔ انہیں گزرا جہاد کا ہے حد شائق کی تری تری کی بچہ سالاروں اور اپنے مذہبان کے سربراہ اور اکبران کو جنگ پر بھیجا کرتا تھا۔

فتوحات: چنانچہ دیکھا کہ جس لشکر کا کھد کے ساتھ سیدنا بن عبد اللہ باقی کو، مود کیا تھا بعض کایان ہے کہ خود بہ نفس قضی
اس کم بہ کیا تھا اور نہ اس میں اسحاق بن سیمان بن علی کو بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ باور دوم میں اس نے بہت بڑی کاسزلی حاصل کی
اور بہت سال قیامت تاجیہ آواز دہا آ رہی تھی۔ چنانچہ اس کے بعد اس میں عبد الرحمن بن عبد الملک بن صالح کو کاسزلی کی نوٹ
کاسزلی کا کہ جہاد پر راند کیا گیا اور بعض کہتے ہیں کہ عبد الملک کو بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ اس نے رومیوں کو خوب تکلیف دی
شدت سے اسے لشکر ہوں کے ساتھ کٹ کر لائے۔ بعد ازاں اس میں عبد الرحمن بن عبد الملک کو بھیجا گیا اور اس میں زفر بن عامر

تاریخ برصغیر میں جس وقت کہ ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔
 یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔

یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔
 یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔

یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔
 یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔

یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔
 یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔

یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔
 یہاں سے ان کے قریب سے اٹھ کر گئے پہلے ان کا ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جو ان کے قریب تھا۔

ایک نیا پانچوٹ بنایا اور دیرالکھ گیا۔

جزیرہ قبریں پر قبضہ: انہیں انوس ٹرائل میں معائنہ کے لئے تیار کیا گیا (مسئلہ) اور دوسرا بڑا بنی غلطی کے نکتہ اختلاف اور دیکھ لو کہ کیا اور وعدہ کیا گیا۔ ان کے غلطی کی اطلاع کا اعتراف کر لیا اور میدان میں محبوب امیر اور محترم دنیا کیا اس نے سوامی صاحب دھرمی کشمیری کو درست کر کے جزیرہ قبریں پر چڑھائی کر دی۔ پہلے قبریں کو جگہ سے ہٹائی حیدر نے جزیرہ قبریں کو متحد کر کے ان کے لگاؤ کی اور ماں داسپاں نہ چھو پایا لوٹ لیا اور قبریں کے دینے والوں میں سے تقریباً سترہ ہزار آدمیوں کو گرفتار کر لیا اور رائٹ میں سے جا کر فرار ہو گئے اور ان کا لقب قبریں نے دو جزیرہ بنادے کر قید کی مصیبت سے اچھی جان بچائی۔ انہوں نے ان کے بعد حلیہ ہاروں سے فساد کا اعتراف کر لیا اور ہندوؤں کے اعتراف سے بعد حلیہ میں پھر دھرمی کا اعتراف پرچوڑ کو کوٹ کر لیا انھوں نے روزانہ جنگ سے ٹکے کر نواح اور اٹھارہ جزیرہ چار دیواریاں بنائے اور کھارہ طریق کی طرف سے دو دریا دریا کے اور یہ دو خواہش کی کہ قیدیوں پر ایک میں سے کھانے کو دے دیتے مگر سب سے پہلے یہ کہنے سے پہلے کہ

ذکر فتوحات اسی سن میں جبرہ قہر میں بنی ہوئی جس کو سب میں بکلی نے یہ درخت اپنی مردانہ استخوان سے سر کیا اور
وہاں کے سرکشوں اور عنکبوتوں کو قمار کر کے قید کر دیا۔ جس کی غلطی ہونا نے جہاز روم سے مروا دھت کی روٹی یا شاہ نے
میں زہر اور کینے سواہی طرف فروغ کر۔ ۱۱۹۱ء حاکم غفلت میں عین زہر کا کینہ سزا کو کلوٹ کر واپس چلا آیا مگر وہاں
کے وقت اہل مدینہ نے وہاں سے کھلے ہاتھ و اسباب چھین لیا۔ ۱۱۹۲ء میں یہ بین کھد میری نے دکن جہاز فروغ کی جمعیت
کے ساتھ ملک روم پر جہاز کیا۔ روم میں نے ایک ننگ راہ میں ان لوگوں کو گھیر لیا۔ چار دین قمار کو اپنی ہاتھ میں نکلتے ہوئی
طرہوں سے وہ لوگوں کے فاصلہ پر مدینہ کی آرمیوں کے شہید کر ڈالا۔ اسی سن میں غلطی اور دن کے جرمہ میں اہل مدینہ کو قتل
گورنر مسلمانانہ ساتھ کی سربراہی حرمت فرمائی اور مدینہ جہاز بر سر مائی نظر مانتی کی فوج میں اضافہ کر کے روٹھی کا حکم دیا اور بعد
روٹھی جرمہ نے خود بھی مسلمانانہ ساتھ کے ساتھ جہاز بر سر مائی کی طرف کوچ کر دیا۔ ہر جہاز بر سر مانتی ہاتھ کا اور حرش
پر مدینہ میں مسلم بن قتیہ کو، مور فرمایا اسی زمانہ میں رومیوں نے حرش پر یہ کلت غفلت شبہ خون مارا اور بہت سا مال و
اسباب لوٹ کر واپس گئے۔ یہی ہمہ مدینہ میں اسلم نے اپنے مقام سے حرمت تک نہ کی۔ غلطی کے کانوں تک پہنچنے تو اس
نے محمد بن یزید بن حرید کو حرش کی جانب روانہ کیا اور خود مرہ حرش پر قیام کر کے اپنے سپہ سالاروں کو بر سر مانتی ہاتھ کے
جہیزوں کے جہیز کر کے ان کے پاس بھیج دیا۔ انہوں نے فتح و غلبہ اور سب میں صلہ خون سے مخالفت شروع کر دی۔

اقتداء میں پھر کھڑے ہو کر اس کی تعمیر پر، سورہ کی کیا فخر غلیظ کا نام میں قہر کا مظہر تھا قہر میں تاجے ہوئی نظر
 ائی تو غلیظ کے غم سے خرمان کی تہیں ہزاروں تہاں اور صبیحہ اطلال کی ایک ایک ہزار تہاں طرح میں تعمیر کی خوش سے حسب کر
 کی تھی۔ چنانچہ وہ بھی طرح میں کو تعمیر چمکی کو چمکی۔ اس میں جس طرح نے اطراف آذربائجان میں داخلہ حرکت شروع کی جس
 کی سرکاری پر عبد اللہ بن مالک اس جزیرہ کی بیعت کے ساتھ رہا نہ آیا کیا۔ جو یہ کہ ایک گروہ کثیر تھا۔ قید کر لیا گیا۔ پھر ذی مقام
 کر ان میں ہوئی تھی خاتمہ جنگ کے بعد وہ وہی جو سیدان جنگ میں گرفتار کر کے تھے عیوض کے حکم سے قتل کر ڈالے گئے
 وہ ان قیدیوں کو جو جنگ کے بعد گرفتار کئے گئے تھے قہر و جہت کر ڈالا۔ اسی میں سرحد لی و درہم ہستی مالک خراسانی کو سور

علی بن یحییٰ کے زوال کے واقعات ہماری نظر میں گزرتے تھے وہ ہم کو یہ بیان کر آئے ہیں اسی سن میں حادہ بربر کی نے مجسم
بھائی پر شہ پائی اور اسے خلیفہ بادشاہ کے پاس کر لیا کر لایا۔ خلیفہ نے قتل کا حکم صادر فرمایا نیز اسی سن میں محمد بن فضل بن علی بن
کعبہ صلیبی کی گورنری رحمت فرمائی ان دنوں کہ مصر کی حکومت پر فضل بن عباس (خلیفہ منصور سے تاح کا بیانی) کا اثر تھا۔

راشخ بن لیث کی بغاوت: راشد بن لیث بن نصر بن ساد صہا کر اور اہل انہم کے نامور سرداروں میں سے تھا بخانی
اصول نے ایک نہایت حسین خیمہ سوار اور فاضل عورت سے عقد کر لیا تھا جس کے پاس اکثر بہ وقت فرصت آیا جایا کرتا تھا
اتفاق یہ کہ کسی وجہ سے عورت کو بخانی سے علیحدگی پیدا ہوئی اور وہ اس سے علیحدگی کی فکر میں ہوئی راشد نے موقع مناسب پا کر یہ
مکملہ یا کہ تم وہ شخصوں سے اپنے اور نہ کوئی شہادت دلاؤ تو تمہاری حکومت خاص ہو جائے گی اور بخانی کا کائنات ٹوٹ جائے گا
بعد ازاں اس تم کو یہ کہ جبر اسلام تم کی کر لیں ہم تم سے شری طور سے عقد کر لوں گا اس عورت نے ایسا ہی کیا اور راشد نے اس
نے عقد بھی کر لیا۔ بخانی بن احمد نے اس کی شہادت خلیفہ بادشاہ کے کان تک پہنچائی اور اسل باقہ عقد پر لاف عرض کیا۔ خلیفہ
نے بھی بن یحییٰ کے نام اس مسنون کا فرمان بھیج دیا کہ راشد اور اس عورت سے عقد لگی کر کے راشد پر بد شری جاری کر دو اور شہر
مصر میں گورنری پر حاکمیت سوار کر کے تنہا کر دو کہ دوسروں کو عبرت ہو۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل میں راشد کو اس عورت
سے علیحدہ کر کے قید کر دیا گیا۔

سمرقند پر قبضہ: ایک روز موقع یہ آکر راشد بن علی سے بھاگ کر آیا اور علی بن یحییٰ کے پاس پہنچا علی بن یحییٰ نے اس کے قتل کا
قصد کیا مگر اپنے بیٹے یحییٰ بن علی بن یحییٰ کی مداخلت سے قتل نہ کیا اور سمرقند اٹھ جانے کی ہدایت کی راشد نے سمرقند میں دیکھی
ہو کر یہ حال دیکھا کہ حاکم غلط میں مائل سمرقند کو جو علی بن یحییٰ کی جانب سے تھا قتل کر کے سمرقند پر قبضہ ہو گیا۔ یہ واقعہ
۱۹۵ھ کا ہے۔ علی بن یحییٰ نے یہ خبر پا کر اپنے بیٹے یحییٰ کو راشد سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا راشد نے اس کو شکست دے کر
ان کا فرزند میں ہذا الاصل بن یحییٰ نے اس واقعہ سے پریشان ہو کر بہ قصد جنگ راشد لشکر کی راہ بھیجی اور وہ سامان جنگ کی دوستی
شروع کر دی اور اس خیال سے کہ وہاں راشد مرد پر قبضہ کر لے لیج سے مرد چلا آیا انہیں وہاں شکست کے دوران میں حال قسم ہو گیا
اور دوسرا سال خرم ہو اواس کے زوال کا زمانہ تھا اسے سزولی کر دیا گیا اور پھر بن یحییٰ کو فرما ان کی گورنری دی گئی۔

سمرقند کا محاصرہ: راشد کے سردار اور سپہ سالار بھی تھے مگر اس کی تلخ حراچی سے شکست آ کر اس سے علیحدہ ہو کر پھر
پاس چلے آئے۔ ان میں عجیب بن جب وغیرہ تھے۔ پھر بن راشد بن لیث کا سمرقند میں محاصرہ کر لیا اور نہایت سختی سے ایک
دہت دراز تک محاصرہ کئے رہا یہی اتناہ میں کاہن بن حسین کو فرما سامان سے اسلحہ کر لیا ان کے ہاتھ کے بعد حذرہ خارجی نے
الطرف خراسان و شامی لشکر سے خالی پا کر گھر آیا یہاں اور جستان کے ٹکڑے ام لائن نے بہت سامان اپنے پاس بھیج دیا جس
سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ ہذا ۱۹۵ھ میں حذرہ خارجی نے حذرہ سے جنگ کرنے کیلئے نیشاپور کی طرف کوچ کیا۔ آخر یہاں ہزار
فوج اس کے ساتھ تھی۔ حذرہ بھی یہ خبر پا کر مقابلہ پر آیا مگر پہلے ہی حملہ میں حذرہ کو شکست خاں ہوئی اور بہت سے سمرقند کے
مادے گئے یہاں تک حذرہ خارجی اس کا قہقہہ کرتا گیا تا کہ خلیفہ امویوں نے فرمان بھیج کر قہقہہ سے روک دیا۔

براہ راست راشد کی گرفتاری میں اس میں ہر حصہ راشد کے مابین لڑائی ہوئی جس میں فتح و کامیابی ہر حصہ کو حاصل ہوئی
تھی اس واقعہ میں ہر حصہ نے بھر پور اور راشد کو گرفتار کر کے خلیفہ اور بن لیث خدمت میں بھیج دیا اور بغداد کو فتح کر لیا۔

[illegible]

شعراء، علماء، صحابہ ان کی کتب تھیں۔ اے جاندار! وہ لوگ جو قاطعی طور پر مومن ہیں اور ایمان کے لیے غریب و نادار سے ستمی تمہارا

[illegible]

وَمِنْهُمْ جُنُودٌ مُّقِمْوْنَ الصَّلَاةَ

... من محمد بن عبد الله بن عبد الوهاب

وہی ہے۔ چاروں ایک مجلس، شہرہ آفاق علماء، دینی اراکین اور سرکار کا مخبر حضرت ابو قتیبہؓ، غلامہ اسیرہؓ، حبشہؓ، لہیؓ، ترکمانہؓ، ہندو

[illegible]

اور اپنے مقررہ ایوانوں میں ملنے والے مسائل کے حل کے لیے ان کے پاس کامیابی کے ساتھ ایوانوں کا سامنا کرنا پڑا، ان کے پاس ایوانوں کے مسائل کے حل کے لیے

[illegible]

۱۔ نہ کہ ان کے کلام سے کوئی شخص اپنے عقائد یا رویوں میں تبدیلی پیدا کرے اور نہ وہ کسی خاص طبقہ کی طرف متوجہ ہو بلکہ سب کے لیے ہر قسم کی اصلاح کا کام لیں۔

سَوَامِي سَوَامِي : سَوَامِي

الحمد لله رب العالمين

وعند النزهة

وہی ہے جو ہمیں "کون سا" اور "کون سے" کے جواب میں دے گا۔

جاؤں نے بیٹے کو اپنے پاس ڈھکڑوں پر بیٹھ کر دیکھا۔ اے سچے طالب علم نے، یہ پلہ پلہ ہنسنے لگا۔

—

یہاں تک کہ وہ معاہدات طاعت میں بدل جائیں، یعنی یہ وہ چیزیں ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے عبادت کو واجب کیا ہے۔

۱۰۔ اے اللہ! میری قوم پر رحم فرما، جو میری طرف سے تیری تعظیم کے لیے کوشاں ہے۔

طوبیہ کا انتخاب لانا، ان اہل شیعہ کے بغیر ممکن نہ ہوگا۔ اُن کے سامنے کچھ بڑا قزینہ کھڑا ہے۔ اُن کے لیے چار نکات پر غور سے

[illegible]

ایک ایام پر کسی نئے جرم پر پھڑکنا ہمہ گیر کی بجائی ہوگی کہ اس میں کسی نے نہیں۔ یہاں سے یہ بات نکالنے کی ضرورت ہے۔

(۱) اگر کسی نے اپنے مال میں سے ایک اونس یا اس کے برابر کوئی چیز دوسرے کو بخش دی تو اس کا اجر ہے کہ وہ پانچ سو سال تک دنیا و آخرت میں خوش رہے۔

نام: تاریخ: محل: موضوع:

۱۰۔ مذکورہ بالا تمام باتوں کے نتیجے میں ہم اندازاً بت کر سکتے ہیں کہ ان تمام باتوں کی وجہ سے کیا ہو گیا ہے۔

سائنس دانوں نے یہ ثابت کیا ہے کہ زمین پر زندگی کے وجود کے لیے ضروری تمام اجزاء زمین کے اندر ہی موجود ہیں۔

وہی ہے جو کہ ہم نے پہلے ہی میں دیکھا تھا۔

[illegible]

اگر ہم نے یہ سمجھ لیا کہ ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ صرف ایک ہی چیز ہے، تو ہم نے اس کی ایک ہی چیز سمجھ لی ہے۔

نے ہزاروں سالوں سے جو نذرانے پیش کیے، ان کو مسترد کیا، چنانچہ

— *Journal of the American Medical Association*, 1997

[illegible]

فصل میں جو بیچ کی حالت ہے، اس میں بیچ کے تمام پانچوں شعبوں "شرعی یا دنیاوی" شکر میں ہیں۔ "جہاد میں نے اپنے
 پورے سے سب، دوا، غلام، دار، ہاتھ دیا، بچہ بیچ کر کینہ دھا، جلیں، کلبہ، بولا، آکر حیراؤ کا (ماسوں) بونہ جو اس کے
 وہ بچہ بھی خیر رکھتا"۔ یعنی حیرت سے جہاد میں تمام دوا، غلام، ہاتھ، بچہ بیچ کر کینہ دھا، جلیں، کلبہ، بولا، آکر
 حیراؤ کا (ماسوں) بونہ دیا، بچہ بھی خیر رکھتا۔

[illegible]

حضرت ابو عبد اللہؓ نے فرمایا: "مَنْ لَمْ يَتَّقِ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ لِقَائِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

انہیں سعادت ملی اور جی بڑھنے لگا۔ چار چوبیس لے لیا تھا کہ ”جنگ سہ طاقتوں میں سے دو میں تم کو مدد ملی ہیں تمہاری ہر چیز میں شہر و مکر اس کا۔“ رہتی ہے اور اوراد میں اور ان کے کندہ دیئے ۱۰۸۰ ہجری قمریٰ کو بنائے گئے۔ وہ مالک بن شام کے مقرر ہونے والے تھا۔ یہ سب روایت میں کے متضاد تھے باقی روایت میں خراسان۔ ان کو خوش کرنے کے لیے ہر سال چھ چھائی خراج من معاف کر دیا۔ یہی سب روایت میں کی جا رہی تھی اور اس کے ساتھ کہ ”جسے بھرتے تھے“ جس کو نہ دیا تو ہر سال کو کا جانا۔ یہ روایت نے چڑھا کر لکھا ہے۔ اس میں نہایت توجہ ہے۔ یہاں سے مرزا ہے ان مالک کا جو اس کے قبضہ میں خراسان اور دے وغیرہ کے تحت انتظام کرنے والا رہا۔ اپنے زمانے میں ہی امین کے یہاں تک کہ وہ ان کے اور دے کو خوش رکھیں۔

قاتلہ کو قتل کی مقررہ سزا ان ابحاث کے جو فیصلے میں نے اپنی حکومت کے لیے دیے ہیں (۱۰) میں اس پر مبنی کہ اگر حکومت

— Y. L. K.

تھیں جس میں شہزادگی شروع ہو چلائی تھی۔ مگر یہ سب کچھ ان کے ہاتھ سے نہیں ہو سکا تھا۔ ان کے والدین کی مرضی سے ان کی شادی ایک اور شخص سے ہو گئی تھی۔ ان کے والدین کی مرضی سے ان کی شادی ایک اور شخص سے ہو گئی تھی۔ ان کے والدین کی مرضی سے ان کی شادی ایک اور شخص سے ہو گئی تھی۔

رواقی بن لیتے۔ سچے سچے بہترین اسرار کے ساتھ کہ یہ ذرا ترقی دیکھیں، ہمارے اس نقطہ پر آیا اور، جس قیام میں ہو، یا اس سے ممانعت میں نہیں بھی تھی۔ راقی بھی بڑے بڑے لوگوں کے پاس جاتا تھا اور ان لوگوں کی پشت پناہی سے منکر و سیر نہ کر کے روز بروز اس سے مقابلہ پڑا۔ ہر فرد کی نصرت حاصل ہے، ان لوگوں میں جملہ لوگ، ایک کے پیچھے دیگر کو، انہیں کے پیچھے راقی نے کہا میں میں ضعیف ہے، کیا اس نے کہا میں مامون نے اس کے اس کو تو کبھی پہلے اس طالب کو کہنے سے نہ ہارنا دیا۔ مامون کو لڑا، اس سے چشمہ آگیا، یہ عزت کی اس نے بعد چھ ماہ خدمت ہوا، ان لوگوں نے اس کو اپنے دکان دار بنائی دھرم کیا۔ وہی غریب نے اس کو یہ سب کچھ دیا، وہ غریب نے یہ دیا۔

[illegible]

اہلین اور مایوسین کے مابین کشمکش اس وقت فضا میں سرچھڑی ہوئی تھی کہ وہ ایک طرف سے ایک دوسرے کے خلاف ایسے ہی

خلیفہ ابن عباسؓ نے اپنے بھائی کو علیؓ کے بعد مقرر کرنے کے بعد بھی جان بھنی کی، خویشی تربیت میں رہے اور جو میں بھی میں نے ایک کو اس کی پوجا میں اٹھایا، اس نے اپنی کار کا روٹی میں سے ایک روٹی کاٹ کر مجھے دے دی۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ اس کا کار والی نے بعد خلیفہ بنے اپنے دوسرے بھائی عبداللہؓ کو بھی سونپی۔ مگر بعد ازاں علیؓ کے چوتھے خلیفہ بننے میں پہلے امیرؓ نے تم کو ایسا بنا دیا۔ اس سونے اور چاندی کے دھانی جاتی تھی اور اس کو حکام کا لباس تھا۔

عبدالغفور صاحب نے فرمایا: "خدا تعالیٰ ہے وہ عہدہ، منصب، فرائض کے چاک، نرانا اور آئینہ، ماسوں کے عین عہد کے حقیقی تقاضا
ہیں۔ کوئی ضرورت کے بغیر کسی آدمی پر نہ دیا جاتا۔ ماسوں کے پاس سونے کے جہانغشاہی تھے اور تمام واقعات سے
مسلحہ اور مطلع کیا ماسوں نے کوئی پیشی سے حق نہ راہ نہ لیا۔" جن امور کی اطلاع انہوں نے دی ہے اس سے مجھے یقین ہوتا
ہے کہ کبھی کوئی حق دینے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور انتظامی فاضل بن سلی کو فاضل کے لئے اس انعامات و وظائف اور سہولتوں
تعمیم کرنے کے لئے روانہ کیا۔ فاضل نے اپنے انجمن اور انتظامی سے فوننگائی، علماء اور اطراف سے جس قسم کے جنگ
آئینہ پیشانی تھے سب کو پیش کر دیا۔ بعد ازاں ملازمین کو معصوبانہ ذریعہ فراہم کرنے اور انہیں اپنی اپنی
انجمنیں متروک کر کے فاضل کے طرف روانہ کیا اور انہیں کے انتظام میں مامور یہ سلاسل اور دھڑت مآب فوجوں کو بھیجا
ایک انجمن سے، ایک ایک کر کے روانہ کر دیا۔ جو عہدہ پر کر کے سب سے اہم و مقررہ انتظام کے ضیاع میں نے بھی مصمت ہے کہ یہ
مسلحہ ایک اور پکاراؤں کی بیعت سے ہے لیکن اس طرف روانہ کیا اور یہ غم: یہ کہ تم ہم اس میں غمگین بنانا اور اپنے مشورہ کی کوشش
نہ کرنا چاہئے۔

[illegible]

فلا تفرحوا به (مؤمنين) ١

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ الرَّحْمَةَ كَمَا عَلَّمَنِي اَعِزِّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَارْحَمْ عَنِّيْ بَيْنَ يَدَيْ خَلْقِهِ لِيْ اَصِلَ
اِلَى حَيْدَرِكَ مَقَرِّ قُرُونٍ تَحْتَ اَمْرِ وَجْهِكَ

”ہم افسانہ نویس اور ترجمہ نویس، میرا کوشش ہے کہ ہمارے کتب خانوں اور انجمنوں کی طرف سے ہمارے بار بار کی کوششیں جاری رکھی جاسیں۔ ہمارے کتب خانوں کی طرف سے۔“

تیس دن کے عرصہ میں یہ خط ذاک کے ذریعہ خراسان پہنچا۔ فصلِ شیعہ محلِ خط لکھے: "اے مامون کی خدمت میں حاضر ہوا اور کلاختری کی فتحِ مختصر کی سبھاگ بدوئی بھرانہ اس اور وہ کہیں دولت حاضر ہے اور شاہی سلام کیا اس کے دو دن کے بعد محلِ کلاختری آیا جسے تمام خراسان میں بھجوا دیا گیا۔"

ایمن کو بھی علی بن یسین کے مارے جانے اور لشکر کی شکست کے حال سے آگاہی ہوئی تھیں لیکن رجب نے مامون کے حکم (و نقل اخبار) کو طلب کر کے جو کہ اس کے بعد میں مال و اسباب تحفظہ کر لیا جس کی قیمت پانچ لاکھ تھی جو خلیفہ ہارون نے ہیست کے بجائی دیا گیا تھا۔ اس واقعہ سے ایمن کو خود کو رو پرودہ پرستی کی کوئی فکر ہوئی۔ وہ مہ نکالاروی۔ نے اپنے اپنے تختہ ہوں اور روزہ کا توہم چھوڑ دیا۔ عبداللہ بن حاتم نے یہ واقعہ سن کر کھاسوئی کرنے کا قصد کیا جس میں نے عبداللہ کو خوش کر

میں ان لوگوں کی خواہش اور رزق سے قیام کروئے۔

ابن جبریل کی اور انجلی علی بن یسٰی کے قتل کے بعد اسی نے عبدالمؤمن بن جبرائیل کو کھنجر اور سواروں کی جمیعت کے ساتھ طبرستہ جگہ کرنے کے لئے جہان کی طرف روانہ کیا۔ جہان اور دگر بلاد و سرزمین کی جن نوادین جبریلؑ کرتے رہا کی سند و ترمیمی مرتب فرمائی۔ علاوہ اس کے ماں و باپ اور بہت سے صاحبان جنگ بھی ریاہ تھے جبکہ دارالخلافت بغداد سے روانہ ہو کر جہان پہلے اور اس کی قلعہ بندی کر لی

بہران کا محاصرہ جاری رہا۔ آخر یہ لشکر غفر بیک نے ہوائے ہمان پر پہنچا جس جگہ نے جوانوں کے مقابلہ کیا مگر شاہ نے اس کی پہلے ہی حملہ میں شہر کی طرف ہٹا کر دیواروں پر عید الرحمن کی جملہ کوئی خون و شہر جبر کر کے اب اس جگہ میں آیا اور باخبر سے شکست کھانے کی طرف ہٹا گیا۔ شہر جو ان کا اسروہ کر لیا ابھی شہر کو کھول دے یہ طرح کی کشتیوں پر نہ تھیں۔

بہر ایں اور قزوین پر قبضہ عبد الرحمن نے اسی خوف سے کہ مبادا اہل شیعہ اس وجہ سے باغی نہ ہو جائیں غایب
 سے امان طلب کرتے ہو ایں چھوڑ آیا۔ غایب نے اسی واقعہ سے پہلے حاکم کے وقت بہر ایں میں خطہ کو جو شیعہ فتنہ کے کہو اہل
 قزوین و مہرزی جانب سے حملہ کیا۔ ایک ہزار سو اہل کو کے کہ قزوین میں یہ حملہ کر دیا تھا۔ عامل قزوین میں اسی خبر سے مطلع ہو کر
 بہر ایں گیا تھا اور حاکم نے اسی پر قبضہ کر لیا تھا اس کے بعد طاہر نے بہر ایں اور کس بلاد قطیف پر کامیابی کے ساتھ قبضہ کر لیا۔

ایک جیلہ کا خاتمرہ آیت تک عبدالرحمن بن جیلہ نے خوف و خطر جہاں چاہتا تھا آجا جاتا تھا طائر کے امان دینے کی وجہ سے کوئی شخص ستر میں نہ جہاں چاہتا تھا وہاں کی طرف سے اطمینان کا دل ہو گیا تو ایک روز اپنے ہمراہیوں کو جمع کر کے بہ حالت غفلت تنہا لایا۔ طائر نے فوجی کمانڈر کے تیار ہو رہے تھے پتہ لگا کر انہوں نے ایک دہانہ پر پہنچ کر اپنے خفیہ جیلوں کے قریب آیت دوسرے پر جسے کرنے کا باغیہ رکھیں تھے۔ ہماری سید نے ایک سے دوسرے تک جھانک کر دیکھا کہ سب عبدالرحمن کے ساتھ جیلوں کی کلک پر دوڑانے لگے۔ طائر کا تھکا کر خوف دینا کے دلوں پر ایسا قائم ہوا کہ جیسے کسی جنگ و جدال کے بعد ان کی طرف ہر گھم گئے۔ طائر کے بعد تیار سے شہر میں ایک کھنڈ پر قبضہ کرنا ہوا سلطان کا چٹا اور سلطان کے چادر و عرف کی فوجی کمانڈر کو سچے کانٹے اور زبردستی باغی کوہ جب و کج کر رہے تھے۔

۱۰۔ **دولان کی بیعت**۔ اس واقعہ کے بعد ہی سامون نے کبریاں پر اپنے نام کا خطبہ پڑھنے اور وہاں مسلمانوں کے قبے سے غائب ہونے کے جانے کا حکم صادر کیا، ۱۱۔ **فرض بن سلک کو کل مائتہ شریقی قبیل** جس میں سے حیرت تک لولہ اور عرقاوس سے، باوجود ۱۲۔ **جہانگیر** حکم فحاشیہ کے مبادوہ سبدر نے فاعا اختیار دے دیا، ۱۳۔ **راکھ پڑو** چر جس کی دو شاخیں تھیں فضل کے لئے ایک نواہ مقرر کیا، ۱۴۔ **دولہا** یا **سین** (یعنی صاحب سیف و قلم) کا سہو کہ **قیب**، ۱۵۔ **خجواہ** توبہ کا تنظیم علی بن بشیر نے بنایا گیا اور بشیر بن خازم کے سہو قلم اس درجہ کیا کہ اس کے محلّی صن بن کل کو **یوان** الخراج کی فاعری دی گئی۔

سفینی کا تیسرا باب: سفینی کا نام علی بن محمد بن محمد بن سہابیہ تھا جسے عہدِ محمدیؐ میں عباس بن علیؑ نے اپنی طالبِ امر بنی امیہ میں۔ اور اہلِ بصرہ میں کی کہنت تھی کیونکہ اس کا یہ خیال تھا کہ کینٹ مزدوں کی ہے لوگوں نے اس کو اسی لقب

جوشی نے غلطی سے یہ لکھ کر کہا کہ تھا کہ میں شیخین ملین (یعنی علی، عسائیہ) کا چچا ہوں۔ سرزمین تمام میں یہی ایک شخص ہوا یہی کہانی: وہ گیا تھا جوڑی طم اور صاحب روایت تھا۔ اخیر ۱۹۱۵ء میں خلافت و سلطنت کا دورے دار ہوا۔

دعوت پر قبضہ۔ خطاب بینا ہوا۔ مجلس نے (دوامیہ کا آزاد قلم تھا) جو صید پر مشغول تھا اس کی حمایت کی جس سے سفیانی کی قوت بڑھ گئی اور اس نے مصر، لبنان، مصر کے قبضہ۔ یہ دعوت کو نکال دیا۔ اس کے اکثر ہر اہل قبیلہ کلب کے تھے دعوت پر قبضہ کرنے کے بعد سفیانی نے محمد بن صالح بن یحییٰ کلابی کے پاس ایک خط لکھا جس میں امانت قبول کرنے کی صورت میں انعامات و سبب دینے کا وعدہ کیا اور سرگرمی کی صورت میں قتل و غارتگی کی دھمکی دی تھی۔ محمد بن صالح نے اس کا کچھ جواب دیا۔ سفیانی نے قبیہ کا قصد کیا قبیہ نے محمد بن صالح سے امانت طلب کی۔ چنانچہ محمد بن صالح نے ہمسواروں کے ساتھ بیچیا جس میں اکثر رئیس تھے اس کے موالی اور احباب تھے۔ سفیانی نے پڑے بن ہشام کو۔ وہ ہجرہ کی وجہ سے ساتھ اس کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ فریقین میں لڑائی ہوئی۔ یہ کہ قویٰ میدان جنگ سے ہٹ کر کھڑی ہوئی۔ تقریباً دو ہزار آدمی مارا گئے تھے اور بینا ہوا ہر گھمراہ کو اپنے لئے کئے میں کو این بکس نے سراہہ ڈھائی منڈا کر دیا۔

سفیانی کی شکست: اس کے بعد سفیانی نے ایک لشکر مرتب کر کے اپنے چچے قاسم کے ہمراہ ابن یحییٰ کے مقابلہ پر روانہ کیا اس دھڑ میں کل سفیانی کے ہر اہل کو شکست ہوئی۔ اثر و جنگ میں قاسم قاتل کیا اس کا سراپہ کر امین کی خدمت میں پہنچ دیا گیا۔ سفیانی کو اس اطلاع ہوئی تو اس نے بحر طغر فراتم کر کے ہر گھر دھا اپنے آزاد قلم مسخر کے مع اپنے جنگ میں بھیجا اس حربہ بھی سفیانی کے ہر اہل میں ہلکت ہوئی اور مسخر مار ڈالا گیا ان واقعات سے سفیانی کے حامیوں میں ضعف آ گیا قبیہ نے اس سے فائدہ اٹھانا چاہا بعد ازاں ابن یحییٰ بنا۔ ہو گیا رو سانی غیر کو فتح کر کے وصیت کی کہ "تم لوگ مسلم بن یعقوب بن علی بن عمر بن سعد بن مسلم بن ہاشم کی خلافت کی بیعت کرو اور اس ذریعہ سے سفیانی پر کامیابی حاصل کرو کیونکہ بغیر اس جملہ کے تم سرسبز نہ ہو سکو گے۔ جو بغیر نے اس وصیت پر عمل کرنے کا وعدہ کیا ان میں سے ایک شخص سے درخواست ہو کر خود اس چلا یا اور بغیر نے بھی ہو کر مسلم بن یعقوب کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

سفیانی کا فرار: مسلم بن یعقوب بن یحییٰ کی بیعت کرنے سے بارش پڑا ہو گیا۔ چنے خانہ ان اور موافق کو فتح کر کے سفیانی کے مکان پر آ دیا اور اس کو تہ اور ذرا سا خواہش کے قید کر لیا اور نیچے کو اپنے سترچین اور سندھ شیریں میں داخل کر لیا اس اتنا میں ابن یحییٰ نے سفیانی کو اور لشکر مرتب کر کے دمشق کا محاصرہ کر لیا یہی سترچم میں دمشق کو ابن یحییٰ کے حوالہ کر دیا مسلم و سفیانی دونوں کا پاس دین کر عمر کی جانب بھاگ گئے اسی وقت سے ابن یحییٰ دمشق پر متصرف اور قہمیں ہو گیا تاؤ تک عبداللہ بن طاہر دمشق کی طرف آیا مگر کیا بھر مصر سے واپس ہو کر دمشق آیا اور ابن یحییٰ کو اپنے ہمراہ عمر بن یحییٰ کے لئے بھیجے۔ نہ دیں وقات پائی۔

اسد بن یزید کی شرائط: عبدالرحمن بن جملہ کے قتل دہنے پر اور خلافت بغداد میں تھلک چڑھنے میں فضل بن ریح نے اسد بن یزید بن حویر کو خطبہ کر کے جنگ طاعمر پر جانے کی استدعا کی اسد حیرت زدہ ہو کر فضل بن ریح کا منہ دیکھنے کا فضل بن ریح نے تسلی و تسلی دی اور اس کی خدمت اور کار گزار یوں کا ذکر کر کے بہادر بن عمر و انگریز اور فرماں برداری کی تحریک کی اسد نے کہا:

”مجھے جنگِ ظاہر پر جانے میں رکھ دے نہیں ہے۔ میرا آپ کا اور امیر المومنین کا صلحی اہل مکر لڑائی بغیر شکر کے نہیں ہو سکتی اور لشکرِ بغیر سامان اور روزِ پیک کے نہیں لڑ سکتا۔ آپ میرے لشکر میں کے لئے ایک سال کا روزِ پیک صحت فرمائیے۔ تاکہ ان اور ضعیفوں کو بچاؤ اور بچے تو ان جنگ آزمودہ اور بہادر سپاہیوں کو سپر ہرماہ کیچے علی الخصوص میرے ہرازیوں میں سے ایک ہزار سپاہیوں کو ملے اور دے کر ان کی بیماری اظہار کر دو۔ کرو بچے اور ہاں ایک شرط اور ہے کہ جتنے شہر میں فتح کروں ان کا کچھ حساب و کتاب مجھ سے نہ طلب کیجئے گا۔“ فضل بن رقیہ بولا ”تمہاری شرطیں مانجاؤ ہیں میں امیر المومنین کے مشورے کے بغیر ان کا جواب نہیں دے سکتا۔“

اسد بن یزید کی اسیری: فضل بن رقیہ اس قدر کہہ کر امین کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حالات عرض کئے اسنے نے جھٹاکر اسد بن یزید کو قتل بھیج دیا اور بغیر کسی کاغذ بیان ہے کہ اسد نے ماموں کے دونوں لڑکوں کو جو بغداد میں اہل مال و فخر ہادی تھے پس قتل طلب کیا کہ تم میں ان کو اپنے ساتھ خراسان لے جاؤں گا اور یہ مشکل دی جی کر دے گا۔ نے خاموشی کی تو جفا تباد سے لڑے کہ تم کو مبارک در نہ میں ان کو قتل کر دوں گا۔“ امین نے غضب ناک ہو کر قید کر دیا۔ عبداللہ بن حیدر قلب کا لب کر کے جنگِ ظاہر پر جانے کو کہا اس نے بھی اسد کی فرارِ ترشیں پیش کیں تب امیر بنی حریہ و طلب کر کے اسد کو جیسے کی سعادت کی زور جنگِ ظاہر پر روانہ کرنے کا قسم صادر کیا۔

لشکر کی بغیر جنگ واپسی: فضل بن رقیہ نے حسبِ حکم حیدر امین میں ہزار سواروں کے جمیت کے ساتھ امیر بنی حریہ کو روانہ کیا۔ رات کی کے وقت اس نے اسد کی سلاش کی طیف اسنے نے رہا کر دیا امیر بنی حریہ کی دیکھا کھکی عبداللہ بن حیدر بھی اجازت حاصل کر کے دوسری جہز پڑ۔ فوج کے ہر اہل نگر امیر بنی حریہ کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ رفت رفت پہ دروں طوان پہنچے اور غامین میں پڑاؤ ڈال دیا ظاہر بھی خبر پا کر ان کے قتل پر آگیا اور چار سو سپاہیوں کو اسد و عبداللہ کے لشکر میں بھیج دیں کہ پہلے دیکھا لو ماموں نے ان کے لشکر گاہ میں داخل ہو کر یہ خبر اذاعہ شروع کی کہ ”خزانہ بغداد خالی ہو گیا ہے لشکر یوں کی تنخواہیں بند ہو گئیں۔ لشکر پریشان ہو رہے ہیں جہاں جو پاتے ہیں اس پر قصد کر لیتے ہیں۔“ اسی خبر کے پہلنے سے اسد و عبداللہ کی فکر گاہ شہرِ شوش پہنچ گئی کوئی اسی خبر کی سواقت کرنا تھا اور کوئی تحلف غرض رفت رفت آگئی اس کی بہت اس دوجہ ہوئی کہ آہ نہیں ہی میں حصارِ بہرے اور بلا جہل و قتل بغداد کو دیکھیں گئے۔ پھر کیا تھا ظاہر یہ کہ کر طوان پہ چاڑھا اس اثناء میں ہر شہر سے ایک لشکر ہزار کے ماموں کا فرمان لے لے کر آئے پھر ظاہر نے فرمان کو تو کھولا اسے لگا کر اسے دو اور اس کے مطابق اپنے کل مشقہ بلا ہر گز کے سپرد کر کے اسد کی طرف چلا گیا۔

عبدالملک بن صالح کی وفات: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خلیفہ ہارون نے عبدالملک بن صالح کو قتل بھیج دیا تھا چنانچہ اس زمانہ سے قتل ہی میں رہا تا کہ خلیفہ ہارون کی وفات ہوئی اور امین تختِ خلافت پر دہشت افروز ہوا۔ امین نے تختِ خلافت پر حکم کرنے سے علی عبدالملک کو روکا تو دیا جس وقت ظاہر کا صلاطین میں آیا۔ عبدالملک نے دربار میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ ”امیر المومنین اہم شام کو جنگِ ظاہر پر مامور فرمائیے یہ لوگ اہل عراق سے زیادہ ہرجائی اور دشمنانِ خلافت

چاہتے ہیں کہ ہمارے قاتل بنو ہاشم کو قتل کر دے۔ میرا ہے رات ہی نصف میں قتل ہوا ہے۔“

یہ باتنا بعد ۱۱۵ھ کے بعد ۱۱۶ھ میں قتل شدہ خلیفہ ۱۱۶ھ

[illegible][illegible][illegible]

نہا۔ حرث میں جہاں وہ اور اذین موبی کو نصرت میں بھیج دی کہ وہ روایتی کا نظم یا اور خود ہر ایک میں شہرت لے رہا۔

۱۱۔ اٹن پر قبضہ: ان واقعات کی خبریں ظلیفہ امین کو پہنچیں تو اس نے اپنے تمام سپہ سالار احمد بن علی بن سلیمان اور محمد بن حمادی نہ ہری کو نصرت میں بھیج دی کہ طرف روایتیہ۔ حرث اور داؤد، غم غم کو تک نہ میدان جنگ میں لڑنے کو آئے اور نہایت سختی سے لڑ کر محمد بن سلیمان اور محمد بن حمادی بغداد کی جانب پہنچ کر دی۔ انہیں دونوں ظلیفہ امین نے غصہ میں موبی کو کوفہ بھیجا تھا۔ ظاہر ہے اس سے مطلب یہ کہ محمد بن حمادی کو اپنے لشکر جہاد کے ساتھ قتل کے مقابلہ پر مامور کیا۔ انکار اور بھی محمد بن علی سے ملاقات ہوئی قتل میں موبی نے چاہا کہ ان میں مامون کو صلح ہو کر رہا ہوں تم باقی میرے ساتھ جلد پر لشکر لے کر آئے ہو۔ مگر محمد بن حمادی نے تاز کیا۔ جس وقت قتل نے محمد کے لشکر پر شبہ خون مارا محمد نے سید میر ہو کر جلد کیا لڑائی ہوئی بلا غرض قتل اور اس کا لشکر بعد دینی بہت بھاگ بکڑا ہوا۔ اس کے بعد ظاہر ہے۔ اٹن کا رخ کیا ان دونوں نے اٹن کا گورنر بنی تھا اس نے د اٹن کی مخالفت کا پورا پورا ہوشیار تھا اور انہیں اور ان کے خلاف ہندو سے ہر زمانہ اپنی ذمہ داری اور مسودہ قیام سے د اٹن کے منہ نکات میں پہنچ کر قریب میں قتل ہو کر مرنے کا حکم دیا جس کی قریب تہہ زہر آچا ہو گیا نے حملہ کی تیار کر دی۔ مگر لشکر کی نصیحت درست کرنے میں مصروف ہوا مگر شیراز و غزوہ ہم پر ہم ہوا جاتا تھا۔ جب ایک صف درست کر کے دوسری صف کیا دینی کی طرف مصروف ہوا تو درست اور تہہ صف منتظر ہو پالی تھی مگر بنی نے غور کر کے مارتا کہ اس سے دینے کا حکم دیا پھر کیا تھا لشکر ہوں نے بعد انکار درست لیا اور ظاہر ہے اٹن اور اطراف د اٹن پر غور کر کے صحر پر جاتا اور دینی ایک بل بنو گیا۔

تیار میں ماہ جولائی کی بیعت: جس وقت امین نے بیت اللہ شریف سے ظلیفہ بارہن کا محمد بن سلیمان کو چاہ کر دیا اور اذین موبی کو چاہ کر دیا کہ مامون کی معزولی کا حکم دیا اور دینی موبی نے لوگوں کو جمع کر کے امین کے اس حکم کی کجی سے انکار کر کے کہا کہ تم لوگوں کو یہ اندیشہ ہے کہ ظلیفہ بارہن نے اپنے بیٹوں شہزادوں کی دینی موبی کی بیعت مسجد حرام میں لی تھی اور کیا تم لوگوں سے یہ اقرار نہیں لیا تھا کہ مامون کا مامور بننا ظالم سے لانا دیکھو کہ امین نے ظلم کا بیج بیاں کیا ہے اور اپنے دونوں بھائیوں مامون و محمد بن علی کو مخالفت سے محروم کر کے اپنے چھوٹے بھائی کو جو دودھ پی رہا ہے اپنا پیہ عید بنا رہا ہے اور اسی کی بیعت لی ہے اور ظلیفہ بارہن کے نیکے ہوئے مسجد کو خانہ کعبہ سے نکلا کر ظلیفہ ایک رکعت کر رہا ہے۔ میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ امین کی انہی بیعت اور مامون کی مخالفت سے تم پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو گا بلکہ تم لوگوں سے واضحی و خوش ہو گا کیونکہ تم اس اقرار و وعدہ کو پورا کرتے ہو اور اس سے جو شہر ظلیفہ بارہن کے چاہے ہر کچھ بھی ہے۔ حاضرین نے طیب خاطر اذین موبی کی اس تقریر سے متاثر ہو کر مامون کی مخالفت کی بیعت کر لی اور اذین نے یہ منظر کے اطراف و جوار میں اس کی موبی کو کر دی کہ میں مامون کا چاہتا ہوں اپنے لڑکے سلیمان کو جو یہ پڑھ رہا ہے کہ گورنر تھا لکھ لکھ اس نے بھی ایسا ہی کیا یہ واقعہ جب واقعہ کا ہے۔

اس واقعہ کے بعد یہود نے کہتے یہاں ہندوہ فارس و کرمان سر دی کی طرف کوچ کر دیا اور مامون کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام واقعات عرض کئے۔ مامون نے خوش ہو کر اس نے مسجد اقصیٰ کو ہمارے ساتھ دلا دیا اور اسے جگہ کو بھی اس کے مسجد بہت مقبول۔ یہ فتنہ کو دیا اور مصطفیٰ کے وقت پہنچ لاکھ دہم بطور انتقام ہرجیت فرمائے اور اپنے سرور اور اہل عیال و عیال موبی بن موبی کو موسم قح کا نظم سحر کر کے اس کے ہمراہ روانہ کیا اور جہیز بھی دیا موبی نے یہ غلہ سحر کر کے

[illegible]

جب یہ شک نہ خود دُفعی اُمین نے پاس پہنچی تو اُمین نے ایک دوسرا لشکر حرب کر کے لشکر میں کو بہت سا مال و اسباب یا۔ اس لشکر میں مہینوں سے ایک لکھ کو بھی شریک نہ کیا اور جنگ آزمودہ سپہ سالاروں کو فوج کے جدا جدا ستوں کا افسر مقرر کر کے ظاہر کے مقابلہ پر روانہ کیا۔ ظاہر نے اپنی حکمت عملی سے اس لشکر کو اپنے ساتھ طالع بخیر لے جایا۔ وہیں سے جنگ کرنے کے مین غی کی طرف خود قتل پجاتے اور غوث پر سے اُمین نے اس جدید فوج کو ان سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ جو حال اس میں تھا۔ ذرا یوں اور پناہ کیوں۔ نے حرب کی کئی جگہ۔ ظاہر نے ان سے بھی سازش کر لی۔ اور بہت سا مال و اسباب دے کر ان سے منہ پھرا دیا۔ وہیں کو بطور غرضہ منکر کر کے بھیجے گیا یا پھر بند کر دیا۔

[illegible]

درج: حضرت علیؓ نے حراق میں دواغ کر لیا۔ تھوڑی دیر میں حراق پانی سے لبریز ہو کر ذوب ہو گیا۔

امین کا گناہ۔ امیر بن سالم کا غم فوج باؤں کہتا ہے کہ حراق کے ذبح ہونے پر امین نے فریاد اور میں نے دیکھا کہ امین نے فریاد کے بال بکڑ نکال لیا اور سچ آپ پر گرتے ہی امین کے کپڑے پھٹ گئے اور میں نے فریاد کے کپڑے نکال دیے۔ امین نے فریاد کر لیا کہ ہاں لے گئے ہیں میرے اعضاء، یہ حراق کیا میں نے پناہ منسوب بلایا پھر امین کا حال پوچھا میں نے جواب دیا کہ "وہ مرنے ہی وہ دب گیا تھا"۔ میں نے کہہ دیا کہ امین نے غم سے مجھے ایک مکان میں قید کر دیا کیا قید کی مصیبت مجھ شامت زدہ کے لئے کچھ کہہ سکتی ہے کہ حضرت نے سننے میں آیا کہ امین نے میرے قتل کا حکم صادر کر دیا ہے اس خبر کو سنتے ہی میرے حوش و حال اس جاتے رہے۔ مجبوراً جو میرے بغیر میں مال و اسباب تھا اس کو میں نے دے کر اپنی جان بچائی مگر قید سے رہائی نہ پائی۔ تھوڑی دیر گزرتی ہوئی کہ ان لوگوں نے پکا لیا کہ وہ بڑا بھولا اور امین کو قتل کر کے پھر دروازہ بند کر لیا اس وقت امین صرف ایک یا چار پیٹے ہوئے تھے۔ سر پر کھاد اور ٹانگوں پر ایک بڑا سیدھا کپڑا تھا میں اللہ و مصلیٰ و معون پڑھ کر رہا تھا۔ امین نے مجھے پکارت کر کہا "تم مجھے اپنے گناہ کو میری غیبت میں نہ مت مڑھو، میری بی بی۔ میں۔ خدا میں۔ کے کہنے کے مطابق اس کو گلے سے لٹا لیا، اس وقت امین۔ کہہ رہا تھا کہ حرکت تھی جنہم یہ تھا کہ اگر وہ خوف سے سنا جاتا ہے تو وہ نہ دیر بعد دب ہی۔ کہہ رہا تھا کہ اگر وہ راست ہو سکتے تو مجھ سے ماسوں کا حال دریافت کیا میں نے عرض کیا "وہ ابھی زندہ ہے"۔ امین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ ہی سے دیکھ سے کہجے وہ مجھ سے کہتا تھا کہ ماسوں سر گیا۔ غالی: میں سے اس کا مقصود یہ تھا کہ میں اس کی جگہ سے غلط ہو جاؤں"۔ میں نے کہا "بلکہ اللہ تعالیٰ آپ کے دیروں سے کہنے کے واسطے آپ کو دھوکا دیا"۔ امین نے سردار بھر کر کہا "کیا یہ بھائی کیا وہ لوگ وہ وہ ایمان پر راہ نہیں گئے؟"

میں نے کہا "ہاں حضور ان ملا، اللہ تعالیٰ"۔

ہم لوگ بھی دشمن نہ رہتے تھے کہ محمد بن حیدر طاہریؓ نے بنیادور سے کھڑا ہوا دیکھ رہا یہاں تک کہ وہ میں کو پہچان کر واپس چلا گیا۔ اس کے بعد تفریق نصف شب دیکھ کر وہ غمیوں کو چلتی ہوئی رہتا تو میں نے جیسے جیسے کیا۔ امین ان لوگوں کو دیکھ کر ہنسنا بہتہ پیچھے ہٹ گیا ان میں سے ایک نے کہا کہ امین کو کچھ کہہ کر زمین پر گر دیا اور ذرا کے سر اٹا دیا اور طاہر کے رو بہ لے جا کر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو دیکھا کہ امین اٹھا کر نہ گئے۔ طاہر نے امین کا سر شامہ عام پر آویزاں کر دیا۔ جب ان کو آدھی رات لے کر نکھایا تو اپنے اسی تم گھر میں حسن بنہ صاب کی معرفت فریاد کیا علانیہ صابوں کی خدمت میں روٹھ گیا اور میں سے ساتھ امین کا سر خاتم خلافت عطا اور یہ وہی بھیج دی۔ ماسوں نے ان سب کو دیکھ کر کھدو شہر ادا کیا۔

فہم ناموں سے ملنے والے کچھ ناموں کے بعد میں نے اس مسئلہ پر اور تفصیل سے کچھ برقی مباحثات، پبلک مرقاق، قانون اور ادارہ جہاز اور محکمہ کی مدد کو کرنی کی جست کی جیسی میں نے ۱۹۹۹ میں کی۔ پچاس سو تجاویز، میں بھیج کر اپنی طرف سے اپنے اعلیٰ کو بھیج دیا اور ملایا کہ کوئی ایڈمیشن نہیں ملے گا اور مغرب کا کوئی مقررہ کر کے نہیں منی صورت کی جنگ پر جوتے کا بھیج دیا اور پڑھ کر اس بات کی اطلاع دی کہ کیا۔

نصر کی بغاوت نصر بن حنفیہ نے کعب بن زید بن عامر سے مقام کے موسم شمال منب سے روانہ ہوا۔ اس کا ہند ہی سے اہل بی طرف میں واقع تھا۔ پندرہ ہجری کے قتل کے بعد اس کی بیعت کے ایجاب کا اظہار کیا اور اسے گروہ خواتین کے شہر میں برقرار کر کے مسجد پر بھی منصرف ہو گیا۔ حمزہ کے بیٹوں میں عرب کے باغیہ فتنوں کا ایک گروہ عظیم اس کے پاس جمع ہو گیا۔ سامان جنگ درست کر کے لڑائی کی جو عرب شرقی و قری کی طرف عبور کیا اور حائل پر پہنچ کر حاکم اور کراما۔ اس مقام میں طاہرین کے ہوا تھا وہاں میں سے چند لوگوں نے نصر سے مل کر آل علی میں سے کسی ایک کی بیعت کرنے کی درخواست کی مگر ناکام آئے، ان سے کہا: "وہاں کے قول طریق صریح کے علم و تم کو دیکھو۔ نصر نے جواب دیا: "میں سیاہ بیٹھے والوں کی ادا کی بیعت نہ کروں گا نہ وہ کہیں گے کہ میری ذات سے نصر بڑا دور ہو جائے۔" حاضرین پر "اے اچھا خدا میرے میں سے کسی کی بیعت نہ کیجئے۔" جواب دیا: "یہ لوگ پامال ہو گئے ہیں اور پامال گروہ ترقی نہیں کر سکتا۔ اگر مجھے کوئی بیعت خواہ سراسر بھی کرے تو مجھے پورا ہر ہوا کو اس کی پابندی ہے۔ مجھے نہ نقصان نہ پہنچے۔ حقیقت یہ ہے کہ میرا پیمانہ ہوا عباسی کی طرف ہے۔" قرآن سے جس میں اس وجہ سے مخالفت کرتے ہوئے کہ ان لوگوں نے غم پر عرب کو متحد کر دیا ہے۔ اس سے بعد ظاہر ہے کہ اس کے مقابلہ پر پہنچ کر زور سے قیام لیا اور اس مشن کا ناکام کر دیا کہ خراجہ و حکومت کی وفات سے قبول کر لیا اور باغیہ فتنوں پر چھوڑ کر چلے ہی جا۔ اس نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس اثنا میں طاہر کو اپنے وہب حسین بن ذریعہ بن مسحب کی فراسات میں انتقال کرنے کی خبر پہنچی، یہ کہ خلیفہ ہشون بن زہرہ نے تھے اور نصر نے خبر بھی سنا تھا اس کے بعد ہی خلیفہ ہشون کا مہر تحریرت صادر ہوا۔

یہ مہر و نذرانہ یہ میں لڑائی میں سے قتل کے بعد حنفیہ میں اہل بیت عامہ و زریہ پر لڑائی ہوئی۔ اس وجہ سے کہ گیا جس میں ہوا بی جو مسئلہ پر منصرف تھا۔ اس نے زریہ پر ہتھیار و شہرہوں کو دیا تھا۔ اس وقت حنفیہ بن خیمہ برقی دیا مصر میں وارد ہوا۔ زریہ کے اعزاء و اقارب ہونے کے بعد وہیں سے اس واقعہ کو جان کر کے خیرت و خانی اور زریہ کی حمایت پر ہمارا چنا تھا۔ ہمیں ہوا وہی نصر سے حنفیہ کے ہمارا وکیل کی جانب رہ نہ ہوئے۔ علی بن حسین کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے اپنا لوگوں کو واپس چلے جانے کے لئے کہا مگر حنفیہ نے اچھا دعت نہ کی عبور و علی بن حسین نے بھی چار ہزار فوج مرتب کر کے میدان جنگ کا وقت لیا۔ متعدد لڑائیاں ہوئی۔ آخر کار یہ شکست کھ کر پھرتے ہوئے۔ جزیرہ ہادی دام آئے اور علی اپنے وادہ حکومت میں رہا۔

ابو الزبیر کی بغاوت جس وقت خلیفہ ماضی نے حسین بن علی کو قس منوعات ظاہرہ کو زعفران کے حوائش کی جانب روانہ کیا تو قس نے ان میں کچھ حاضرین کے سردار کے قتل میں علی بن خلیفہ ماضی کو اپنے خیمہ میں کر دیا۔ ماضی کو ملی کام ختم کر رہی کے خلاف فتنہ نہ سکتا۔ لڑائی میں خلافت براہ کین مصلحت اور سپہ سالار اپنا ملک کو اس نے دیا گیا۔ چار ہزار فوج ہوا ہمارا شہر کو اس سے کارائشی ہوا کہی اور حسین بن علی کی عیادت میں گئے تھے۔ زعفران کو اپنے گروہ پر لیا۔

پھر ہمارا ہادی بن منصور نے ہمس کے خلیفہ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ جو خلیفہ ابوالہادی بن قبیہ بن ابی ابن مسعود میں سے تھا۔ یہ خیمہ کے ایک خیمہ کو زریہ میں تھا کہ ابوالہادی و زریہ نے بدلہ لینے کی غرض سے ابوالہادی کی گرفتاری کا حکم دیا۔ ابوالہادی کو اس کی حرکت تھی۔ وہ ان کے دیکھ کر شرقی جانب فرات چلا گیا اور زریہ کی گرفتاری کے آگے کچھ عرصہ بعد حسین

[illegible]

نکدہ پر قبضہ کیا۔ کئی گونہ زنی و رداؤ، عین مہمی بخود یعنی بن محمد بن علی قتل۔ جس وقت اس کو حسین انکس کیا، آئی خبر معلوم ہوئی،
 وہ احوال و خواجہ کو فتح کیا اتفاق سے، کوئی سرور الکلیہ و باغ و جوتہ وہ ایک سو سو آدمی کے ساتھ جمع کرنے لگا تھا۔
 سرور امیر نے پھسہ رنگ تیار کر لی اور اس کو اپنی کوفہ سے جنگ کرنے کی تہنیت کی، داؤد نے جواب دیا "میں قریم
 ٹریفک میں خون ہند نہیں کرتا، اور وہ ایک راستہ سے کہ میں داخل ہوں، اسے تو میں دوسرے راستے سے نکل جائیوں
 " اس سرور الکلیہ پر اس نوجوان کی جوتہ اور داؤد نے نکدہ سے اس کی طرف کوئی لڑا یا اس نے بعد میں سرور الکلیہ کی طرف کو
 بات پر روانہ ہو گیا، اس وقت حسین انکس اس طرف سے نکدہ میں جانے سے لڑائی ہو گئی، شرف میں پڑاؤ ڈالنے والے تھے۔
 جب اس کو یہ خبر ملی کہ وہاں سے نکدہ میں قتل ہو گیا ہے تو وہی دیریں کو لوہا رانے سے نکدہ میں داخل ہوا، احوال کی
 اجنبی و مہم دہستی کی طرف میں ایک شب قریباً غرض جرم تک پہنچا ہوا ہے۔

[illegible]

چراغ و شمع اس لئے کہ اس کی روشنی سے ہمارے دل کو نور ملے اور ہمیں اللہ کی راہ میں جان و مال کی قربانی کرنے کی قوت ملے۔

[illegible]

ہاں، قیاس کی بناء پر نہیں، جو عرب بعد اے نے اڑھے اور بنی النضر نے بہرہ ور ہو گئے اور بنی حریث نے

[illegible][illegible][illegible][illegible]

حسن بن سہیل کی پسائی اس واقعہ کے بعد داخل ہوا۔ نے ایک جگہ کر کے منصور بن سہیل کو مسجد ظفر پر بٹھائے گا
 لکھا۔ منصور بن سہیل نے اس سے انکار کر دیا۔ تب ان لوگوں نے حسن بن سہیل سے مخاطب ہو کر اس کو ٹھیکہ مالدن کا امیر
 بنا دو عراق مفرد کیا اور بعض سے کہتے ہیں کہ انہی بعد اسے سہیل بن محمد بن ابی خالد سے حسن سے جنگ کرنے پر موافقت اور
 سازش کر لی تو حسن یہ خیال کر کے کہ جو حسن ابلی بغداد کی مدد سے دکانہت کرنے کی طاقت نہیں سمجھتی تھی نہ کو چالو کی
 تھی کرنے کا رشتہ دار بنی و قرابت کا وعدہ کیا۔ طابہ ازہی آپ لاکھ دینار اور اس کو تین اس کے تاجدار اور اہل بغداد۔ کہ
 امان دینے اور مسجد حیات کی گورنر بنانا یہ یقین کرنے کا آ کر گیا۔ سہیل نے دھرم سب امور کو منظور کر کے خلیفہ ماسون کا
 ہتھیار فرماں طلب کیا اور اسے اپنی ہوا کو کچھ بھیجا کہ "اگر لوگ نہ ٹھہرنا تھے تو اس کی کمی کی وجہ سے لڑ رہا ہوں۔ تم لوگ کسی
 شخص کو جو باشم میں سے اپنے مرد اور بنالو"۔

منصور بن سہیل پناہی اہل بغداد سے منصور بن سہیل کو اپنے والی مقرر کر لیا اس کے بعد سہیل نے اپنے لشکر کا ہاتھ لیا تو
 تعدد میں آئے لاکھ کچھیں ہزار لکھا۔ منصور بن سہیل نے حسان بن سہیل ابلی انشیرج کو باطنی کو زنی طرف مامور کیا۔ اس
 نے میدان طوسی سے جو حسن بن سہیل کی طرف سے کوہ پہ مامور تھا کرائی کی۔ حید نے اس کو قہرستان دے کر گرفتار کر لیا۔ یہ واقعہ
 جب معلوم ہوا کہ وہ کامیابی کے بعد تھیں میں یہ اذنا الہیہ دیا۔ منصور کو اس کی خبر ہوئی تو اس نے محمد بن یحییٰ کو ایک کثیر دستہ اور
 فرج کے ساتھ حید کی مرگونی کے لئے روانہ کیا۔ مقام کوئی میں حید سے مذاہیر ہو گئی۔ حید نے اس کو بھیجا تو اسی امان سے
 قیام کیا۔

رضا کار۔ جس وقت بغداد میں اوباش حواریوں کی سبقت ہوئی اور پادریوں طرف سے بد معاشوں نے ظلم و غم کے ہاتھ
 کوکوں پر بٹھائے شروع کر دیے اور بن و ہار۔ دکانداروں اور مسافروں کو ٹوٹے ٹکے۔ ملازم اور غریبوں کو پورے گناہوں کا
 اور چاب کرنے لگے اور غلبت اور رونی جنگوں اور غیاب دولت کی خبر دہی کی وجہ سے ان کے اندر سے مظہر ہو گئی تو
 اوباش حواریوں اور بد معاشوں نے طرف در جانب کے قصبات اور دیہات پر ہاتھ بڑھائے جو سامنے آ جا رہا تھا۔ جو پناہ
 لوٹ لیا رہا یا ان کے ظلم سے پریشان ہو کر حکام کے پاس آئی کر پان کی پناہ دہی نہ کر سکتے تھے۔ اس وقت مسیحین
 تو مملکت اس کی ممانعت کے خیال سے ایک اور سرے سے ملے گئے اور پہلی میں ان بھارت کے قلعہ کے قلعہ کے ذکر سے
 کرنے لگے اور یہ خیال نہ کرے کہ حقدار و حق میں بدست ہو یا جو بدو، رشتہ خواروں کے نیکیوں کی حد اور زیادہ ہے۔ اصلاح
 قوم ملک اور منکرات ترمیم کی ممانعت کرنے کا قصد کر لیا۔

سب سے پہلے خالد بن اشعث نامی ایک شخص نے جو بغداد کے ممتاز باشندہ ہیں سے تھا اپنے مصائب اور دردوں
 کو ہر بالعمروف اور فتنی میں انشیرج کی قریب دہی۔ اس طرح کہ شامی جروت و حملت سے گناہم کا تھا خوش نہ ہونے پائے۔
 اہل مملکت نے آواز کی خاطر کہ۔ پناہ دہی سے مملکت میں۔ جس قدر اوباش حواریوں اور بد معاشوں کے ہاتھ سے سب کو گرفتار کر کے قید کر
 کے حکام وقت اس سے مطلع کیا۔ اس کے بعد دوسرے حکموں کی طرف توجہ کیا۔ جس کی دیکھا دیکھی بدتریب سے سہیل بن
 مسلمانہ انسانی نے بھی جو اہل خراسان میں سے تھا اور اس کی کثرت ہو جاتا تھا۔ لوگوں کو امر بالعمروف یعنی مملکت و مملکت

کتاب و سنت کی ترغیب دی، مزید برآں اپنے گلے میں قرآن کریم کو لٹکا کر خواص و عوام دہرا کہیں، دولت سے ملا اور ان لوگوں کو دینی بہت کی دعوت دی۔ سب نے طرب خاطر اس کی اس امر پر اور نفراں پر کر جو شخص اس کا مخالف ہوگا اس سے ہم لڑیں گے بہت کر لی۔

دور از مشور بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن ابی خالد تک ان دونوں کی تفریح پہنچ گئی۔ منصور اور محمد بن ابی خالد نے ہر ایک کو ایک عورت دی، ابوبکر اس عورت کے ان کے اکثر رخصتا نہیں جہاں چاہے اور دیانہ لوگوں سے ملے جلتے رہے تھے مگر چونکہ موقع مناسب نہ تھا خاموش رہے۔ جب کچھ عرصہ بعد حسن بن علی سے اپنے دور تمام دہلی بغداد کے لئے اعلان حاصل کر کے مصالحت کر لی تب اہل بیت کے ساتھ بغداد میں داخل ہوئے اور خلیفہ حسن کے فرماں عالی شان کا انکار کرنے لگے۔ دہلی بغداد کو اس مصالحت سے بے حد سرت آئی اور ان لوگوں کا رضامندی سے خلیفہ مرویش ہو کر کل کہمات میں بہت آسانی ہو گئی۔

علی بن رضا کی دینی عہدگی: جس وقت علی بن رضا کو یہ معلوم ہوا کہ خلیفہ حسن نے علی بن موسیٰ کاظم کی دینی عہدگی کی بہت سی عداوت کیا، اس نے اس کا آل محمد کا ان کو کتب رحمت فرما کر لکھریں کہ وہ اس کی بیعت کر کے سزاوردی چٹائی ہے اور تمام ممالک میں ایک عسکری فرمان مشرعیوں بالاد و انت کیا ہے اور حسن بن حسن نے بغداد سے مراجعت کر کے یحییٰ بن محمد بن ابی خالد کو رضوانہ میں اس امر سے مطلع کر کے خبر دیا کہ تم اپنے کمال لکھریں گے جو تمہارے پاس ہیں اور بغیر خاتم سے علی و رضا کی دینی عہدگی اور بجائے سیاہ کپڑوں کے سبز چادر کے استعمال کی بیعت لے لو۔ اس وقت بعض نے تو اس حکم کی تعمیل کی اور بعض نے صاف صاف انکار کر دیا کہ ہم ہرگز اس امر پر ہر شخص نہ ہوں گے کہ جو عباس سے حکومت و خلافت کا انکار کر لیں گے۔

امیر اہل بیت بن محمد بن علی کی بیعت: اس خلافت و رہائی کے ہائی مہمانی منصور و امیر اہل بیت بن محمد بن علی نے اور جو کچھ ان دونوں میں خالی تھی۔ اس کو مطلب بن عبد اللہ بن مالک سمسویٰ لکھریں اور صانع صاحب مصلیٰ نے حریز پتھر کر دیا اور مصلیٰ احمد کے دن خلیفہ حسن کی سزاوردی اور امیر اہل بیت بن محمد کی خلافت اور امیر اہل بیت کے مالک وقت و خلافت ہونے کا اعلان کرنے کو منع کر دیا۔ مگر چند ہی دنوں بعد حکم مصلیٰ میں نام بردگان اور کل اہل بیت نے امیر اہل بیت بن محمد کی خلافت کی بیعت کر کے مجاہد کے عقب سے عقب کیا۔ امیر اہل بیت نے سند خلافت پر قدم رکھنے کی لکھریں کو لکھریں و انعام چھ چھ ہادی خواجہ اپنے گاہ و گاہ و انہایت اہل بیت سے کوئی دواؤں پر وقفہ حاصل کر کے آگے بڑھا اور دہان پہنچ کر لکھریں آرا لکھ

! خلیفہ حسن نے امیر اہل بیت بن محمد بن علی کو رضائی جھڑپ کر لی، بن محمد بن علی بن ابی خالد کو کھلم کھلا سامنے اپنی دینی مقرر کیا تھا۔ جو

امامی اہل بیت و ان کے بھائیوں سے جس کا کہ خود ملازمین علی بن محمد بن علی بن ابی خالد نے امیر اہل بیت بن محمد کی بیعت کر لی اور انہیں لکھریں دے کھدائی لکھریں کے ان میں عام شریک تھے۔ بن محمد بن علی بن ابی خالد کو کھلم کھلا سامنے اپنی دینی مقرر کیا تھا۔ جو

[illegible]

میں پروردگار کا یہاں طرف سے طالب ہوا کہ کوئی مجھ کو یہ تک نہ پھیرا اور ابراہیم بن مہدی کے حکم سے جیسی میں محمد بن ابی طالب
 حسن کا عاصروں کو کہ ان کے لیر غفلت سے واسطے واسطی جان پادشاهان حسن سے ان دنوں شہر و علاقہ میں خیمہ کھڑا تھا جیسی کوئی
 تہی نہ تھی جیسی کہ تہی نہ تھی لیر باہر نکل کر لانے پر تیار ہو گیا۔ چنانچہ اپنے ہمراہیوں میں سے چند آدمی کو دھوکہ دے کہ یہ سارا مال و مال کو
 جیسی سے چھپ کر لے کر دوایا گیا۔ جنہوں نے کہاں میرا لگی سے جیسی و حکومت فاشی دے کر کہیں کہ شہر کا کوئی نہ کیا۔ تہی اپنا
 سارا مال لے کر بلند دلوں کے آگے و شیر و واسطی غفلت سے دور کرنے کے خیال سے نہیں اس سارا مال و حکومت سے بھڑک گیا اور اس کے
 ہوا ہوا سے مرادش کر کے اس پر جیسی فاشی حاصل کر لی۔

[illegible]

میں نے شمس بہ بن کا لمبی نسب قصہ جنگ ویرانیم بن سیدی بھڑا کا قصہ کیا۔ مہر بن مہر بن ابی خالد امراہم بن سیدی بھڑا کی جانب سے پہلا رنگ تھا۔ عید نے اس سے مرعہ غم کر لی، اور اخلاص اور سبط دینے کا وہ دیا۔ جس کی وجہ سے عید نے عید کی عادت نہ کی اور سبیل شمس پہلوی کر دیا۔ جو ہر بار ان میں جو (یہ یعنی دھانی لیا تھا) اور انیم بن سیدی کو اس کی اطلاع کر دی۔ اور انیم کو جو کرشمہ کر سخت نہ دے یہ اس کی۔ جو عید میں نے اپنی غم میں یہ ساری کر دی۔ عید تو ہم سے معذرت نہ لگتی ہے۔ اس پر امراہم نے عید کو طلب کر کے سخت و سخت گھات کئے۔ مہر بن مہر بن ابی خالد امراہم نے اس کی ایک کٹی تھی اور چوکر کر اور اس کے چکر اور سب سادہ دلی کو تیر کر دیا۔ اس کا نائب عید میں اس کی اس موقع پر چکر کر چکر کر چکر کر

بغداد اور ہفتے میں، ائمہ سے لوگوں کے خیالات تبدیل ہوتے، ہر ایک دوسرے سے ملے جلتے، گورنر کسی کی طرف قاضی سے ہر قسم کی جارحیت کرنے لگے۔ بالآخر سب نے عباس کے پاس حجاج بن یوسف بن محمد بن ابیہم بن محمد بن کے اشارہ پر ملنے پر ہفتہ کی سربراہی بھرا کیا تھا، مخالفانہ بیعت کی طرح اندک کھڑے ہوئے۔ اور انہی کے گورنر کا جسر اور کٹھ سے نکال دیا، عباس نے حیدر کو کھلی بیعت کا تحریر چڑھایا، کہتے ہیں کہ پہلے قاضی بغداد آئے، وہ حوالہ کر دوں گا۔ میرے پیڑھے ہا کر صحرش آؤ، انہی عباس کا سپہ سالار، قاضی بغداد نے اسے لے کر آ کر وہیں شہر چڑھایا، انہی کو معزول کر کے کا اقرار نہ لیا، ہر سبائی کو بیچائی بیچا لاء وہ کم دینے جاگئے۔ اور ابیہم بن یوسف نے شہر آسے میں اور وہیں کے جانناں کو کھیل سے لگا کر کھڑے سے جاکر کر کے بی اور خواتین کی۔ اس لوگوں

[illegible]

ابراہیم کی روپوشی، انسانی روح پرانیم کے ماحرقہ، اس وجود کے بعد عید ہے۔ آقا اور حلقہ بن عبد خدایت نائب
 کے عید کو کوکب بیکہا کہ اس سے کہ میرے خواب کے دولہا میں نے انہیں اس طرف سے نہ تھے دولہا مجھ سے یہ بن ماحرقہ اور بیالیف
 و قیر و سہ مالہاں نکھرے بھی علی بن ہشام کو اسی مضمون کا خط تحریر کیا۔ جب وہ انیم کو ان لوگوں کی اس سزا کا احساس
 بہا جب ان کی دلی جوئی نہ تھی۔ یہی ملک کے راست گئی اور حلقہ انی انجیل کے کہ پتہ تھانوں کا خون کے کہ روپوشی ہو
 گیا اس ماحرقہ کے بعد چاروں طرف سے ناک بندی کر کے عید علی بن ہشام نے انیم کے دکاں پر آئے۔ عید ایک خوشی کو
 وضعہ انرا سے نہ پایا۔ یہ واقعہ ہر انیم کی عید کے دو برس بعد کہ ہر بھی بن ہشام نے انجیل کی شریعت عید اور عید نے
 شریعت انجیل میں تمام کیا اور علی بن ہشام۔ جیسا کہ اس سے پیشتر لوگوں نے ہر عید کا تھا ہے کہ عید نے اس کو اپنے قریب کا
 انرا زوار اور جان۔ اور انجیل کا عید فرماتے۔

اساموں کی ہے خبری آئے ہیں عراق میں صحن بن حسن کی وجہ سے نہ دیا وہ یہ ہوں کہ وہ لوگوں کی نفرت کے باعث
 راجہ سے اور پڑھنے لکھنے اور یہ کہ اس کا پہلی خانہ کاہن کے عراق میں ہے بعد جنگ کے ہوا تھا جس کا کہ یہ دونوں چاہتے ہیں
 اجازت دینے کے لئے کہتے تھے اور جس کا کہ چاہتے تھے خلیفہ کے کان تک اس کی آواز نہ پہنچتی تھی۔ اور اس وقت میں کسی
 وکیل نہیں تھی کہ غارتہ دیکھنے اس نے کہ اس کا ایک ایک فرد دیکھنے یہ وہاں کو خطبہ دیا۔ اس نے علی رضا بن قیصر کا خطبہ دیا
 ولی محمد بن ابی اسامی بن حنیفہ اور اس کا خطبہ دیا جس نے اس کی مخالفت کرنے کا قصد کیا۔ اس سے عوام عوام میں نفرت
 برپا ہو گئی یہ ابھری اور اس میں علی بن ابی طالب کو خطبہ دیا جس نے غارتہ کے خاندان اس کے ختم میں مدد دی کہ اس کا خطبہ دیا
 تھا اس خطبہ کے کہ یہاں خطبہ دیا اس کا کیا ثبات میرے اور میرے بھائی کی طرف سے منہاں وہ خطبہ دیا جس کا کہ اس کا
 پروردگار خطبہ میں حاضر ہوئے اور یہ واقعات کو منظر آئے اور اس خطبہ میں اس کے منہاں کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا
 کے خطبہ دیا اس کے منہاں کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا
 اور اس میں اس کے منہاں کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا خطبہ دیا جس کا کہ اس کا

تاریخ ابن عساکر بن
 طبرستان ۱۰۸۰ھ۔ نہ گئے۔ سپر سالہ ران دوسرے دن لکھنؤ پہنچی تو جن میں سرگوشیاں کرنے لگے۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ فضل بن
 سہل کو دوسرے دراب تھا کہ کسی کو کجالی نہ تھی کہ ان واقعات کو لکھتا۔ دونوں کے کانوں تک پہنچا سکا۔

خلی رضاکا انکشاف چند نوک اپنی جان پر تحلیل کر ملی خدمت میں سے غم جوئے اور پیہ خواست کی آہ اپنی
 واقعات کو خلافت بنانی کے گوش گزار کر دیتے۔ آپ ان لوگوں کے کہنے کے مطابق درباب خلافت میں تشریف لے گئے اور
 ان منکر و فسادات سے حوائی و نوائی میں رہے تھے اور فضل بن سہل ان کو چپ رہا تھا۔ اور پھر اس امر سے کہ اہل بغداد
 نے ابن ابی عمیر بن مہدی کی بیعت کر لی ہے خلیفہ مامون کو آگاہ کر دیا۔ خلیفہ مامون بولا "اس فی خلافت کی بیعت نہیں کی تھی بلکہ
 اہل بغداد نے اس کو گناہ میرا عطا کیا ہے جو ان کے اسوردہ اور دنیاوی کو انجام دیتا رہے گا۔" آپ نے جواب دیا "آپ
 سے کسی نے یہ پوچھا ہے کہ خلا اور سر اسر کوٹ ہے۔" اس وقت تک وہ ایم اور فضل بن سہل میں جنگ ہو رہی ہے اور وہ اس
 دہوہم آپ سے اس وجہ سے عقیدہ رکھتا ہو رہے ہیں۔ جس میں اور میں آپ کے جو کام میں خوش پیش رہے ہیں اور آپ نے
 میری ادنیٰ عہد کی بیعت بھی کی ہے۔" خلیفہ مامون کہا "آپ کے علاوہ ابن اسر سے اور کوئی شخص بھی آگاہ ہے۔"
 جواب دیا "میں نے سنا ہے۔ محمد بن عیسیٰ بن عمران اور ان کے علاوہ اور مردان مقرر۔"

خلیفہ مامون نے اسی وقت میں لوگوں کو طلب کر کے ان واقعات کے متعلق دریافت کیا۔ ان لوگوں نے انھیں میں
 میں کے خوف سے لاشعری ظاہر کر مگر جب خلیفہ مامون نے سوار کے ساتھ بھر دیخت کیا اور ان لوگوں کے جان اور مال کی
 مان، ہی اور خلافت کی ذمہ داری نہ تب انہوں نے دینے ہی واقعات اور حالات بیان کیے جیسے کہ علی کرمل رضائے ہے تھے اور
 یہ بھی گوش گزار کیا کہ اہل عراق آپ کو یہ وہی عہد کی خلی رضاء فضل سے حکم کرتے ہیں اور فضل بن سہل نے حاضرین میں
 جیسے کہ مکر اور شخص کو جس کی جال خاد کی اور بواغوائی سے اسیر المومنین کی وقت میں۔ رقم بھی بھیج دیا ہے۔ جہاں پر ان کے
 قوائے حکمرانی کو دوسرے خلیفہ جو گئے ہیں۔ ہا لاکھ مالک خور میں پوروں طرف بناوت و بنا کی آگ بج رہی ہے۔
 اگر اس کا نہ رک نہ کیا جائے گا تو نھوڑے ہی دنوں بعد یہ مریضی ماعنا ہو جائے گا اور نتیجہ تمام خلافت ہاتھ سے نکل جائے
 گی۔" خلیفہ مامون کو ان اراکین سلطنت کے کہنے سے یقین ہو گیا فوراً خراسان پر فوجیں بھیج دیں کہ ان کو فضل بن سہل کا بچاؤ
 بھائی تھا) اپنا نائب مقرر کر کے کوچ کر دے۔ فضل بن سہل کو اس کی اطلاع ہوئی تو اس نے ان اراکین سلطنت کو جنہوں نے یہ
 واقعات خلیفہ مامون کے گوش گزار کئے تھے سزا شروع کر دی۔ مگر کچھ ماسٹر نہ تھا۔

فضل بن سہل کا قتل جنہوں ہی خلیفہ مامون تمام سرخس میں وارد ہو کر جاہل خصوصاً تمام میں فضل بن سہل پر ملو کر کے
 سے بار ڈانٹا اور بھاگ گئے۔ خلیفہ مامون نے اعلان کر دیا کہ جو شخص فضل بن سہل کے قاتلوں کو گرفتار کرے گا اسے ہاتھ
 (دس جزوہ عمار) عطا فرمایا جائے گا۔ چنانچہ مریضی میں خیمہ و یوزو نے قاتلوں کا حاضر کیا۔ بوقت خوشی و کون سے مقدمہ میں
 یہ بیان کیا کہ آپ نے تو ہم کو اس کے قتل پر اسود فرمایا تھا اور پھر سب سے چپ کر مامون کے بیانات تلف ہو گئے تھے۔ فضل
 نے تو یہ بیان کیا کہ ہم کو فضل بن سہل کے بار ڈانڈا نے اس کے قتل پر مقرر کیا تھا اور میں نے کہا "محمد بن عیسیٰ بن عمران ہے

سلاطین اور ملکی دہائی وچھوڑ گئے، خیر ماموں نے اسے دیکھ کر کہا کہ یہ بھلا کیا ہے؟ اس نے اس کی توجیہ ماموں کو کی اور اس کے قتل کا حکم دیا اور ان کے سر پر اس کی لاش کی سیاہی لگا دی اور اسے لٹا دیا۔

اس کے بعد ہی غازی ماموں نے ایک پیر کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

علی رضا کا عقد سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک اور شخص سے شادی کر لیا۔ اس نے اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

علی رضا کا انتقال سے مراد یہ ہے کہ وہ ایک اور شخص سے شادی کر لیا۔ اس نے اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

ماموں کا اور اختلافات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک اور شخص سے شادی کر لیا۔ اس نے اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

ماموں کا اور اختلافات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک اور شخص سے شادی کر لیا۔ اس نے اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

ماموں کا اور اختلافات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایک اور شخص سے شادی کر لیا۔ اس نے اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔ غازی ماموں نے اس کے پاس جا کر کہا کہ میں نے ایک گارہ کیا ہے۔ غازی ماموں نے اپنے خزانہ دار کو اس کی اطلاع دی اور اس کے پاس بھیج دیا اور اسے شہر کا حکمران بنایا۔ اس وقت اس کا حکم ماموں نے دیا کہ اسے قتل کر دے۔

[illegible][illegible]

پھر ان صاحبِ مہمانی بنِ حسن بنو ابی نے ان کو اپنا جو اسی وقت حاصل ہو، عظیم و مستحکم شہر و ملک دیا اس بعد سے کہ انہوں نے علی بن حسن کے اسی راز کو اختیار کر لیا تھا کہ مائے اربع قوم کو کان پر جا کر حضور خدا نے کیا ہدایت کی تھی۔ ان کو اس عظیم اقتدار سے پریشان نہ کرنا ہے سرورِ قوم سید بنِ اُمیہ کے پاس یہ کر بیٹھ جوئے اور اس کے احاطہ میں ہوا اشتِ ظلم کی حکایت سے نہ ہو سید بنِ نمیر نے کوٹلی و شقی دے کر کشمیر کے حکم دیا اور نہایت مراد مائی نے علی بنِ حسن سے جا بجز اعلیٰ بن حسن نے شکستہ کہ کر صہ بنِ مین طہوں خانہ داری کے پاس جا کر یہ نہ دیا اور ان کی ہدایت کر کے اس کو شہر دیا۔ دیا اور اس سے ساتھ ساتھ ہوا تو یہ ان کی پشت گری، دعا وے کرنے کو تھا۔ اور وہ یہ ہے جو کہ متاخر یہ آئے۔ کمالِ شہادت و تہذیب سے لڑائی جانی دوسری پانچ طرفوں نے علی بن حسن اور اسی کے کئی ہمراہوں کو شہر سے نکال دیا یہ اور ان کا قہر کرتے ہوئے شہر سے جاہ آئے۔

اس واقعہ کی اطلاع جانی احمد دہرائی کو وہ اس کے خاوندان کا، دامیاد محمد بن حسن بھٹک کہ بغداد پہنچا اور

”اس پر ہر شخص جو ممکن ہو بہت جلد بھارت پر کمر بستہ ہو جاتا ہے۔“ عرض کیا ”میں اس کا خاصا نہیں ہوں وہ ہرگز سرباگلی نہ کرے گا۔“ ظلیفہ مامون نے ظاہر کو طلب کر کے دیکھا (یہ وہی ہے) اتنے کے مشرق تک طولان سے خراسان تک کی سڑکوں پر مری مرتضیٰ فرمائی۔ ظاہر اپنی وہ بھارت سے اٹھ کر ایک میدان میں ٹھکرا اور سامان سفر سب کر کے علیٰ معروف ہوا۔ تقریباً ایک ماہ بھر وہاں چلا اور آخری دن قلعہ حیدر علی میں بھارت سے خراسان کی جانب روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت ظلیفہ مامون نے وہی لاکھ و دہم جو والی خراسان سے نکلا تھا بھی مری مرتضیٰ فرمائی اور بجائے اس کے پیرہن اس کے کمر کے بھارت کو حسین فرمایا۔ جو سر رشتہ پر نہیں تھا اپنے باپ کا نہ سب تھا۔ مگر ظاہر نے اس کو اپنے بچاؤ اور بھائی اسحاق بن ابیہام بن مصعب کے پاس بھریا۔

بعض نے ظاہر کے گورنر خراسان ہونے کا سبب یہ بھی بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن مصعوی نے نیشاپور میں ایک عظیم الشان فوج فروز بنوں سے جنگ کرنے کے لئے بھریا جو تہ والی خراسان فسان میں عباد بھی کی تھی جن میں اس خیالی سے کہ یہ کام مہیا وغیرہ مامون کی مرضی کے خلاف ہو کر رہے اور حسن بن علی سے ان کو ایک خصوصیت ہی پیدا ہوئی۔ ظلیفہ مامون نے اہل خراسان کا دل لایا ایک وادیہ کے ظاہر کو مری مرتضیٰ فرمائی۔ چنانچہ ظاہر خراسان گیا اور وہاں چلی جہاں تک بھریا ہوا بعد ازاں خلافت سنی کی حالت کی ہوا مانع میں آئی۔ چنانچہ ایک روز غصہ دینے کو کھڑا ہوا تو ظلیفہ کے لئے دعا نہ کیا۔ جس سے بچاؤ نہ آیا۔ یہ چونکہ اس نے ظلیفہ مامون کی اس واقعہ سے مطلع کیا۔

ظاہر بن حسین کی وفات۔ ظلیفہ مامون نے احمد بن ابی خالد کو طلب کر کے فرمایا ”چونکہ تم ہی اس کے خاص ہیں وہ نے تمہیں اب چاہا اور اس کو میرے پاس لاؤ۔“ جو احمد بن ابی خالد نے روانگی کی نوبت نہ آئی تھی اس کو اس کے ساتھ دن ظاہر کی موت کی خبر آ گئی۔ ظلیفہ مامون نے اپنے غریبوں کو امداد کیا اور (طہ ص ۱۸۵) لفظ فتح و (طہ ص ۱۸۶) اور بجائے اس کے اس کے بیٹے طوک کو مامور فرمایا اور احمد بن ابی خالد کو اس کے پاس اس کے کاموں کے انتظام اور غرضی فرما دیا۔ چنانچہ احمد بن ابی خالد نے ہمدان و ہمدیہ کی جانب بھریا کیا۔ اثر و دست کو فتح کر کے گاؤں میں نہ لدا اور اس کے بیٹے فضل کو قید کر لیا اور دونوں کو شہید کر کے وہاں خلافت میں بھیج دیا۔ طوک نے اس لاکھ و دہم قلعہ اور قریب ایک لاکھ کا حساب احمد بن ابی خالد کی خدمت کیا اور اس کے سیکرٹری کو پانچ لاکھ روپے دیے۔ اس کے بعد حسین بن حسین بن مصعب نے کرمان میں علم بھارت بلوایا۔ احمد بن ابی خالد اس کی سرکوبی کے لئے آیا اور اس کو گرفتار کر کے ظلیفہ مامون کی خدمت میں پیش کیا۔ ظلیفہ مامون نے اس کی خطا معاف کر دی۔

عبداللہ بن ظاہر کی گورنری۔ احمد بن ابی خالد نے احمد بن ابی خالد کو مامور فرمایا اور قلعہ و ہمدان کے اہل قیام کر کے بھریا جمع سے جنگ کرنے کا حکم دیا اور ہمدان روانگی عبداللہ بن ظاہر ہمدان میں سر رشتہ پانچوں پر اسحاق بن ابیہام بن حسین بن مصعب (عبداللہ بن ظاہر کے چچا) نے ان کو مقرر کیا۔ بعض کہتے ہیں کہ ظلیفہ مامون نے عبداللہ بن ظاہر کو ہمدان میں مامور کیا تھا اور بعض نے یہ روایت ہے کہ احمد بن ابیہام بن ظاہر کو یہ خبر گئی تو ایک خطا اپنے بیٹے عبداللہ کے نام لکھا جس میں لکھا تھا: اب دہلیست مکارہم خلافت داراۃ الخیر ملک وادی تحریر کے جسے احمد بن ابیہام نے مقدمہ کتاب میں ذکر کیا ہے۔

نصر بن شبیب کی بھارت۔ انھوں نے عبداللہ بن ظاہر نے قلعہ و ہمدان کے اہل قیام کو بھریا کر کے ہمدان پر بھاریا ڈالنے کی غرض

[illegible][illegible]

اس وقت کے بعد صبر و شہامت کا یہ زمانہ تھا کہ جس کا نام آج بھی سنا جاتا ہے۔ اس وقت کے بعد صبر و شہامت کا یہ زمانہ تھا کہ جس کا نام آج بھی سنا جاتا ہے۔

ابن عافہ کا قتل : ولیم مین محمد بن عبدالمطلب میں ایسا نام اہم مقام پر اپنی دانش ان لوگوں میں سے قیام جنوں نے
 یوں لکھا ہے کہ ولیم مین کی حیثیت کی قیام میں نے سامعہ ولیم مین نصب کیا۔ ولیم مین شاپین بھی تھا۔ بہشت اور وہ
 خلیفہ مامون یا کب اطراف بغداد میں، پوشش کے لئے چنے گئے تھے۔ ولیم مین شاپین بہشت کے قریب پہنچا جاسوسوں نے
 چٹری بھیج دی کہ ان کے کشت و طعمہ وہ اپنے چند بھائیوں کے لئے دین تھے۔ ولیم مین کو مجبور کر کے وہ اپنے چٹریوں
 بغداد کے ان لوگوں کے ساتھ ملا کر باہر نکل کر کھانے کے لئے ان لوگوں سے ان کے ہمراہیوں کو روک کر لیا گیا۔ ان
 مامون نے ان لوگوں سے قرضے لے کر، ان لوگوں کو بیٹھ کر دیا۔ چٹریوں میں ان لوگوں سے نہایت سختی سے براہ کیا گیا کہ ان
 لوگوں نے چٹری میں نصب زنی کر کے ہر گھمے جانے کا دستور کیا۔ خلیفہ مامون تک پہنچ گئے۔ خود مامون نے کہا کہ ان
 لوگوں کو قتل کر کے ان کا تعلق سلج ہے۔ وہ ایک دفعہ ان کے سلج سے ان کو ان کا نام بتا دیا۔ ان کو قتل کر دیا۔

۱۹۱

گونا گونا گویا ایک چلائے، اس تک پہنچے۔ بابک غری راہیں وہ میں تھوڑی سی ایک لڑی پر زپر پڑا چوکیا۔ گھر میں میرے بچے جو شہر لیا میں قانع کیا۔ جب تقریباً تین کوں جے تھیا جب بابک نے اس میں سے کھل کر کھنچ کر حیدر پر دھنک ملا نیا ان لوگوں کے علاوہ رہتے آیا بابک بھی فوت پڑا۔ گھر میں حیدر کے امیر علی تھوڑا کر جب تک کھڑے ہوئے غمخوار نہ بنا سید کے قدم و کھنک نہ ہو لی اس سے میرا وصف ایک شخص باقی رو گیا تھا تو وہ نہایت عزت تھی وہ اہل قتال سے لڑتا ہوا اچھے کو بنا۔ اتفاق سے بابک کے ہمراہ میں سے ایک گروہ نے گھر نہایت تھوڑا چارواں غراب سے چھوڑ کر یوسف مزہم نہ کر دلی ایک شہاد کے کو خاک و خون میں لار ہا تو۔ گھر میں حیدر زخمی ہو کر گواہ اور بی بی بات میں کچھ کر دھو تو دیا۔ غائبانہ دہن واس سے کھل۔ بے صحت

دیکر بے باق و تمسک اکی نہ رہیں عبداللہ بن طاہر کو فرامان سن کر خود بھی طاعت خرابی نہ کی۔ اس کا بھی بی ظاہر بن طاہر اپنے بھائی کو
مکلف سے فرامان کی تکوید پر متفق تھا۔ عبداللہ بن طاہر: "میرے والد میں قصہ رنگ ایک ننگر بن روز نشی و راہنگی میں
مکلفوں تھا اور خوار سننے میں ان خان و کچہ کو فرامان و احکامات میں بلا تردد و تامل۔ خلیفہ ماسون نے یہ خبر پکارتے عبداللہ
بن طاہر کو فرامان کی سنو خود بھی اس سے فرامان و احکامات میں بلا تردد و تامل۔ خلیفہ ماسون نے یہ خبر پکارتے عبداللہ
کو یہ یاد دلاؤ کہ وہ اس میں خیار و اختیار ہے۔ وہ اپنی خیریت اور کئے کئے کے۔" کیا۔ نہ کہ یہ جواب دیا۔ عبداللہ بن
طاہر نے اس کو معذرت کر کے بالکل فراموش کیا۔ حال میں احمد بن عمر کی مصروف بہ انرا ممکن ہے کہ ان میں برحق و خلاف میں وہ
عقائد میں ملتے تھا۔ خلیفہ ماسون نے انکے نام پر عبداللہ بن عمر کو فرامان دیا کہ وہ فرامان دے۔ ۱۱۰۰ھ میں اپنے بیٹے
عبداللہ کو میرزا و قزوین و اصفہان اور اذربائیجان و عراق و شام و مصر پر مقرر کیا۔ عبداللہ بن طاہر کو فرامان کی جانب روانہ
کیا اور اجازت کو مانگے جانے کا اور یہ بھی بلکہ اس میں مہممت فرمائی۔

[illegible][illegible]

باب: ۹

ابوالحسن محمد متعصم باللہ ۳۱۸ھ تا ۳۲۲ھ

متعصم باللہ کی بیعت مامون کا ولی محمد اس کا بھائی متعصم تھا۔ نسبت اس کی ابوہاشم محمد اور نام محمد تھا۔ غلیظہ مامون کے مرنے پر متعصم کی خلافت کی بیعت کی گئی۔ یہ آٹھ چودہ برس ۳۱۸ھ کا ہے۔ غلظہ یوں نے خود قتل چلایا کہ عباس بن سلمان کو صوبہ خلافت پر متعصم کے خلیفہ متعصم نے حمی مامون کو اور بادشاہت میں طلب کیا۔ عباس نے حاضر ہوا کہ غلیظہ حاضر بیعت کر لی۔ خود قتل نہ ہوا۔ غلیظہ متعصم نے اپنی وقت طواری کے سہارہ دوسرے نہ کرنے کا حکم صادر کیا۔ سلمان و اسباب جس قدر دانا سمجھا لائے۔ باقی کو جلا دیا اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو واپس گئے۔

محمد بن قاسم کا خرد و بیعت محمد بن قاسم بن علی بن حرمین علی زید العابد بن بن حسین مدینہ منورہ کی مسجد عکبرہ ہا کر پڑھے۔ عابد راہ اور نیک بریت تھے۔ خراسان کا ایک شیطان بصورت انسان ان کے پاس آکر رہنے لگا اس نے یہ خیال چھپا کر دیا کہ آپ سخی امامت ہیں اور جو کہ خراسان سے آئے وہ اس کی تحریک و ترغیب سے آپ کی بیعت کر لیتے تھے۔ ایک مدت ایسی حالت میں گزری۔ جب خراسان کے متعصم بن کی کثرت ہوئی تو محمد بن قاسم مدینہ منورہ خراسانی شیطان کے جوہر بن گئے اور صلیبی چند روزوں میں رو پڑا۔ بے گریہ و پرہیز و لوگوں کو آپ کی بیعت کرنے کی ترغیب دیتا اور سالہا اور امراء کو آپ سے ملنا دیتا۔ خود نے انوں بعد اس خراسانی شیطان نے محمد بن قاسم کو خرد بن کرنے کی رائے دی اور لوگوں کو طاریہ دشمنان آل محمد کی بیعتوں کی طرف متوجہ کرنے لگا۔

محمد بن قاسم کی گرفتاری و قتل اور حیدر کہ ہم لوگ جان کر آئے ہیں خراسان سے تھی سپہ سالار عبداللہ بن طاہر نے اس فوجیان کو روکنے کی طرف توجہ کی۔ طرف خاقان میں متعدد اراکین ہوا اور ہر لڑائی میں محمد بن قاسم کو شکست دی اٹھا دی۔ آخر کار قنجا میں ان جنگ سے جانی بچا کر بھاگے بنا پہنچے کہ کسی نے والی نسا سے آپ کے آنے کی خبر کر دی۔ والی نسا نے فرمایا کہ عبداللہ بن طاہر کے پاس اور عبداللہ بن طاہر نے چند درجہ اولیٰ و ۱۹۹ھ کو مدینہ منورہ میں غلیظہ متعصم کے پاس پہنچ دیا۔ غلیظہ متعصم نے سرور اقلیدہ دم کے زیرِ محرفی قید کر دیا۔ سال پورانہ اسے لایا تھا کہ اس کی موت کے شب میرا نظر میں چلے سے نکل کر بھاگ گئے اور کسی کو ان کا خبر نہ ہوئی۔

نظر کی شورش زیادہ ہو کر، و مامون اس کا تھا جنہوں نے ابھرہ پر قبضہ کر لیا اور ان کا پاؤں سے سب فروں اور تہ کو کھولت

تکبیر بہا سحر الخفیہ قسم نے اپنے عہد خلافت میں مصر کے ایک کروڑ و بیس لاکھ کے علاقہ کے نام سے صوبہ کیا تھا۔ مصر کا دار الحکومت قاہرہ اور فرجہ سے ایک کروڑ اسی لاکھ کے قریب کا شعبہ ریاضی۔ یہ لوگ گھوڑوں پر سوار تھے۔ زیادہ عوام مذہبیوں میں تھوڑے سے دور سے چلے آتے تھے۔ ان کا بڑا شہر قاہرہ تھا۔ عوام یہ شہر کاغذ کاغذ اور کوس سے تیار کرتے تھے۔ جس وقت ان سے میں کوئی چیز چاہتا تھا تو اہل بدادہ رو دیتے تھے اس پر بھی ان کی عقل نہ ہوتی۔ وہ لوگ کاغذ پر اپنے لئے وقت بے وقت مستحق کے کانوں بند کر دیتے تھے۔ اس لئے وہ کافہ عام کے طور پر قتل و غارتگری کرتے اور ان لوگوں کو ہالے پا کر ہارنے کا قصہ کر دیتے۔ یہ وہ شہر ہے جس کی فیروز رشید نے بتائی تھی۔ ان کا علاقہ سے اس کی تعمیر کھجماں کو تھیں۔ ضعیف اور شہر نہ کی دوا۔ میں مسافر اور بارہ تھیں۔ ضعیف مستحق نے اپنے بیٹے ابلیس کو پلندہ دوس پناہ ضعیف ہ کر کاغذوں کا بارہ بارہ تعمیر کی گاڑی۔ چنانچہ وہ وہاں مسافر تعمیر کھجماں کو پلندہ دوس کی دوا سے صوبہ بن گیا۔ عوام اس کا اسے کھنڈر و استول سے سرور کھینچے تھے۔ اس زمانہ سے ساحر ان لوگوں کا دار الحکومت قرار پایا۔

[illegible]

تو وہ گاہ پر ایک لشکر جمیں کہ ہاتھ اس قدر ترقی ملے کہ کھانہ کھا کر اس نے اپنی ضرورت کے لئے چاہا تھا اور بائیک سے نظام کر کے جس وقت انھیں ملے آ رہا تھا وہ چند دھڑکوں کو اس کی گھائی کے نیچے لیٹ گیا وہ اس میں بیٹھا تھا۔ انھیں نے ہر چند اس کی تلاش کی لیکن کامیاب نہ ہوا۔

اکثر اوقات بوسیدہ جعفر خاں اور احمد بن ظیل بنی ہشام تین تین دستوں طوراً کے ساتھ چمک کرنے کے لئے روانہ کرتے کہ یکے بعد دیگرے میدان کا ڈار میں جائیں، موقوفہ ایک بلند مقام پر چڑھا اور الڑا کا لشکر نکلتا رہتا۔ اس مقام سے بائیک کا قلعہ اور نکل سرائے بھی دکھائی دیتا تھا۔ ہمیشہ بائیک ان کے مقدمہ میں حدود سے چند آدمیوں کو لے کر آتا اور بائیک فوج کھینکے، میں اسی وقت اس کے لشکر میں شہاب پٹے گلہبھڑے اڑانے لگتے اور بالسرے جاتے۔ کبھی تک انھیں یہ منکر دیکھتا رہتا بعد ازاں ظہرانہ خندق میں داخل ہو کر اس کے دائرے میں بیٹھ کر اس کی فوجیں بھی میدان چمک سے قریب بہرہ رکھتا جاتی تھیں۔

جعفر خاں کا حملہ بائیک کا کردار اس طویل جنگ سے ٹھہرا گیا۔ ایک روز صبح دستِ ستر انھیں کا لشکر واپس ہو۔ انھوں نے جعفر پھر دھمکا۔ بائیک کا لشکر میدانِ خالی میں گھومتا رہے نکل چکا جعفر نے باہر گر کر حملہ کیا اور بلند آواز سے اپنے ہمراہیوں کو پکارا۔ انھیں کا لشکر حوث پڑا۔ لڑائی پھر دوبارہ چھڑ گئی۔ جعفر کے ہمراہیوں میں سے ابوہنف کے ساتھ ایک گروہ رضا کار (ایلیٹ) کا قتل خانہ لوگوں نے ملائم انھیں بائیک پر اس زور شور سے حملہ کر کے دیکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ کھنڈر میں ازل کے قلعہ پر چڑھ جائیں گے۔ جعفر نے میدان کا زور میں انھیں سے پہنچ زیادہ تر اندازوں کی اور اوٹھ گیا۔ انھیں نے کہا جیسا کہ تم اسی وقت کا انتظار نہ کرو جہاں تک ممکن ہو بہت آہستہ بہت حکمت عملی اور دیکھ چلے جاؤ۔ جنگ کا ختم ہوا کہ یہ ہے۔ اس عرصہ میں رضا کار جملہ کرتے رہے نہ جنگ ختم ہوئی۔ فریقین کے شہداء، دھل سے میدان کو بھر رہا تھا۔ بائیک کے ان لشکر ہوں نے جو کھینکے گاہ میں تھے یہ کچھ کر کر قلعہ تک فرقی نکالتے پہنچ گیا ہے۔ کھینکے کو سے اگلے آئے۔ انھیں یہ اس قلعہ کا زور اس کھینکے گاہ کا حالی مختلف اور کیا لڑائی طوین ہو گئی تھی۔ فریقین لڑتے لڑتے ٹھک گئے تھے اور آفتاب بھی گوشہ مغرب میں چھٹی چھا تھا۔ جعفر لڑتے لڑتے آہستہ آہستہ اپنے سرو پے کی طرف واپس ہوا۔ مغرب کے وقت تک لڑائی بند ہو گئی اور دونوں فریق اپنی اپنی قیام گاہ پر آئے کمریں کھولیں جعفر ہاتھ بندھو کر انھیں کے پاس گیا۔ انھیں نے مدد کی حکم اور خلاف مرضی جنگ کرنے پر ناراضی ظاہر کی۔ جعفر نے انھیں کے ساتھ دیکھتے پر اظہارِ حال کیا۔ غرض دونوں نے متفقہ طور پر بات چیت کر کے موافقت ہو گئی۔

انھیں اور رضا کاروں میں مصالحت اس کے بعد رضا کاروں نے خراج کی کمی اور مدد کی حکمت کی۔ انھیں نے جواب دیا "جو شخص اس کی مصالحت اور جنگ کی کھانہ لے کر آئے وہ اس کے ساتھ دشمنوں کے مقابلہ میں ہر جہت سے ہارے ہوئے راستے نے۔ امیر المومنین کے لشکر میں بغضِ تعالیٰ جنگ آوروں کی کمی نہیں ہے"۔ رضا کار یہ کہتے ہوئے کہ وہ واپس ہوئے کہ "ہم تو قلعہ بند گاہتے ہی بات میں شہید کر لیتے تھے امیر لشکر تاج حق ہم لوگوں کو آہ جہاد سے محروم کرتا ہے۔ اب بھی اگر ہم کو حذر کرنے کا حکم دے تو ہم اپنی موت کا تیوہر کھلا دیں انھیں کے کان تک یہ بات نہیں پہنچ سکتی"۔ رضا کاروں کو طلب کر کے قلعہ میں آئی۔ جنگ کا حکم دیا اور جس وقت تک لوگوں نے حذر کرنے کا ارادہ نہ کیا تھا اس وقت خود بھی حذر کرنے کا وعدہ اور فرمایا۔ بالی

سب انور آں پانی آواز آتے۔ جب سے مریدوں کا لنگر کھول دیا۔ زینوں اور کرسیوں کی رنگت آٹھارے تے سے چھوڑ دیا۔ پر کھلیا۔
 دیکھو۔ یہ اور مصلحتوں کا ہی دور۔ چوکی کی طرف سے کوئی جہاں بند کلاں جو پانچواں۔

حضرت: **یَا یَاقُوتَ** غریبی میں معسر ہے اسلاف ان کے لئے تیرے عذروں کو حجت اور ذی بنی بنک آدمی کو غیب کر کے ایک نظر میں قرب کیا اور نہ کوہ ہر پہ پہنچا لے کر وہ اسے ایک تار یا بائیں نے نظر نے قلعہ سے حیرا دی شرفا کر دی۔ افسوس کہ وہ کی قوت کو تو بائیں کے حلقوں سے پانی کی تھیلہ بن کر نکلا یا نہ پہنچ کر ہی وہ نظر ہمال پر مچا دی اشتغال سے دور اور وہ پر پہنچ کر لڑے گا۔ لڑتے لڑتے وہ پہنچ کر ہی وہ پہنچ کر سب ضرورتیں ان دونوں نے لئے نکلتا اور پانی روک لیا اور کام نہ کی فیصلہ فرما کر نے غریب سے حیرا کر کے کہیں چلا کر ان کو الٹی کے حضرت نے چھوڑ دیا اس لئے کہ میں بائیں کا نظر خود پر زخمیں زخمیں کیا اور وہی وہی کہنے پر زخمیں زخمیں سے وہ پہنچ کر ہی نکلا۔ تیرے پیچھے نہ دیا۔ افسوس کہ نہ نہایت خطرہ کہ جس کی محنت بائیں کا نظر نہ پرانہ بقا کی لسیل سے پہنچ کر نہ تھا اور کسی وقت نہ نکلا۔ بائیں کے قلعہ کا قلعہ کے اندر داخل رہتے۔ دھڑکی رہتی تھی۔ حیرا کے نظر پر اس کی اور رات کے پہنچا یہ۔ بائیں کی اقیانوس قزاق عالم تب چھپا لیا۔ افسوس نے اپنے فکر کو یہ سن چکے تھے۔ افسوس کا حکم دیا۔ آخر وہوں نے یہ وہی اپنی قیاس کو مشہور ہے۔ افسوس یہ کہ نہ کہیں دوسرے تھکے ہوئے ہیں وہاں تھے۔ تیرا افسوس کہ تو کی نظر نہ نکلا۔ تیرے شہروں کو نہ نکلا۔

[illegible][illegible]

اٹھین کی واپسی۔ حقیقتاً مقسم نے یہ اعلان جو اس کے بعد دہلی ہرشل پرنٹرز "مقسم نے نظم کے مطابق نظمیں کی نال

”تم تھکر علی کے تک قیام نہ رہو بادشاہِ روم تم پر غصہ کرنے کی فرمائش سے تمہاری جانب بڑھ جائے اور فطینا تک اس خط سے پہنچا دے گا وہی غرار صابہ مقرر کیا۔“

روسیوں کا بیان ان لوگوں کے ساتھ وہ جو دین بھی تھے جو بائبل اور ہم نے مراد جنگ فتنوں میں شریک تھے۔ ان
جو دین نے پچھلے بیان کیا کہ ہم کو بائبل اور ہم کی کتاب میں تھے جس وقت یہ خبر پہنچی کہ عسکر اسلام کے اطراف اور مینے
نے بائبل اور ہم میں داخل ہو کر ہے بائبل اور ہم نے اپنے عزت دہن سے ایک فتنوں کو اپنے لشکر کا سردار بنا کر اور مینے کی طرف کوئی
کہا۔ ہم لوگ بھی بائبل کے کتاب میں تھے۔ اتفاق سے ہم لوگوں نے مسلمانوں کو اس وقت ہر گھڑ لیا جب کہ وہ خدا کی
اور ان کے میں مشغول تھے ہم لوگوں نے ان کو لڑا کہ پسا کر دیا ان کے جنگ اور دس کوئی کر: اللہ ربانی مامور نے کتاب میں
ہماری فرج جیل گئی تھیں کہ وقت وہ لوگ چلے گئے اور آئے۔ لڑائی ہوئی وہ لوگ ہم پر غلبہ تھے ہمارے ہر چہ کو ہمارے
بقیہ۔ مسلمانوں کو بڑا بڑا ہمارے اور ہمارے ہم سے ہوا کیا۔ ہم لوگ میدان جنگ سے ہٹ گئے تھے کہ ہمارے ہمارے
اور فخر میں کھاتے ہوتے اس سبب کی طرف آئے جس میں بائبل اور ہم نے ایک عزیز کو مقرر کیا تھا۔

یہاں یہ کل کھڑا تھا کہ کل نظر اس نے سرور سے لگا کر کہا تھا کہ چپ میں کاموں میں اس نے ایک طبقہ کا نام لے کر پھینکا ہے۔ اگلے دن ہمارا بادشاہ بھی وہی تھا اور بڑے فرد سے کیا بادشاہ نے ہمارے ہم بھارت سے اپنے آپ کو "کمزور" کی شکل دی اور اپنے تمام ممالک، محروم، میں ایک سختی فرما دی، میں نے کانپجھو کہ جس طرف میں سفر میں جا سکیں، اُن کو، پچیس گھنٹہ میں مقام پر پہنچا کر ان سے

لڑنے کی غرض سے جمع کر دیا تھا، اپنے ایک سردار کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے گرفتار کر لیا۔ یہ مامور دیکھ کر داد و تحسین
 نہیں دیتا، بلکہ اہل انفرہ مسلحانوں کے خوف سے جلا وطن ہو گئے تھے۔ بادشاہ دوم نے اس سردار کو غمخوار کی طرف چلے
 جانے کا حکم دے دیا۔ مالک کنہ را یہ حالات سن کر بائیں بڑ ہو گیا اور مال نصیب سے اور قیدیوں کو لے کر آئے۔ انہیں اس کے پاس
 آیا انہیں نے اس پر جوئے چسائی کر دیا اور خلیفہ مستقیم میں خدمت میں روانہ کیا۔ اتفاقاً کی اطلاع پر آئی۔ اس کے بعد
 افسانہ کی غرض داشت ملاحتی و ملاحتی آئی۔

مستقیم کی روانگی یہ واقعہ جس کا ذکر ہوا ہے کیا اور کہا اور کہا کہ یہ عیسوی میں مہینہ کا ہے۔ غرض داشت پہنچنے کے بعد دوسرے دن
 افسانہ مقام انفرہ میں خلیفہ مستقیم کی خدمت میں حاضر ہو کر تیسرے دن طلبہ مستقیم نے مقدمہ جنگ کو چاہا۔ مہینہ پر افسانہ
 میرہ پر افسانہ پر تیسرے دن اور خود یہ نفس نہیں کتب میں رہا۔ ہر لشکر کو دوسرے لشکر سے دو دو گروں کے واسطے پر رکھا گیا اور مختلف
 راستوں سے نمودار کی طرف چلے گا حکم آیا۔ ساتھ اس کے یہ بھی ہدایت کر دی گئی کہ باوجود انفرہ و نمودار پر جس قدر نصیبات
 و دیہاتی طعن و انتہا کو بردہ ہو مسافر کر پناہ۔

عمور یہ کا مختصر یہ چند سب سے پہلے ہوا۔ یہ افسانہ پہنچا۔ بعد ازاں اہل خلیفہ مستقیم بعد ازاں اس شہنشاہ خلیفہ مستقیم نے نمودار پر
 کو غمخوار کی غرض سے دیکھ کر ہر ایک سمت کو اپنے مہم سالاروں میں تقسیم کر دیا۔

مہم سالاروں کی غرض سے شروع ہوئی تھی کہ ایک شخص نے جس کو میرا نہیں نے یہ مانی جلا والا تھا۔ خلیفہ مستقیم کی خدمت میں حاضر
 ہو کر ایک غیر راستہ کا پتہ بتایا جس پر بظاہر تھوڑی سی دیواری تھی اور درحقیقت وہ دیواری تھی۔ خلیفہ مستقیم نے اسی سمت میں
 اپنا مورچہ قائم کیا۔ محققین نسب کر رہی تھی اور وہی چار چار دیوار پر چلے گئے تھے۔ خود یہ دیوار میں اپنے براہ منوران ہو گیا۔

مستقیم باری۔ بطریق بائیں اور وادی قلعہ نمودار یہ نے ایک غرض یا شاہ۔ ہم کی خدمت میں روانہ کی اتفاق۔ یہ یہ غرض
 مسلمانوں کے ساتھ چوٹی کی غرضی میں کھما ہوا اتفاق۔ چونکہ شہر پناہ کی دیواری تھی اور اس کا اسلحہ قریب نمودار پر یہ میں
 داخل ہوا چاہتا ہے اس وجہ سے بطریق بائیں اور وادی قلعہ آتی سب کے وقت کل کر مسلمانوں کے لشکر سے لڑنے کے لئے
 ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ خلیفہ مستقیم نے سردار اہل لشکر کو اس سے مطلع کر کے ہی نصیب کی سخت تاکید کی۔ بعد
 ازاں وہ دونوں درجوں کی دیواریں دیوار پر اس قدر مستحکم ہوئی کہ کسی کو نہ دیواروں پر تر نہ میں پڑا۔ یہی شہر پناہ کی دیوار۔ کی دیوار میں
 جو دیوار تھی اس کا مسافر سالار یہ نے جانوروں کی کھالوں سے جس میں تھیں بھری ہوئی تھیں پٹا دیا اور پٹے سے مستحکم کیا۔
 تیار کر کے ہر دیوار میں دیواریں کو کھنڈر یا کل نمودار پر لے گیا۔ بائیں پر آتش پناہ کی شرماع کی اور اسلحہ بھی حملہ کر کے
 ہر ایک قلعہ کی طرف چلیں۔ اہل باپ لائی ہوا و جد سے خندق نمودار کے دیوار ایک پہنچ گئے۔ وہیں حریف کی توڑ کر کرنے
 گئے تمام رفت و یک دوسرے پر آگ اور پتھر سے ساتھ ساتھ لگے ان سلاخی لشکر نے ٹھکانوں کو آگ کے حصار اور پٹے حصار نے
 کر لیا۔ باقیہ کی طرف پناہ ہوا۔ یہ ہے کہ ہر دیوار میں جنگ ہونے کے مسلمانوں کا سپاہی نہ ہوئی۔

بطریق و اندوا کی امان طبعی دوسرے دن پھر افسانہ نے ان شروع کی تھیں۔ مستقیم اپنی ہونے لگی افسانہ اور
 خلیفہ مستقیم نے بھی دوسرے حکمت سے حملہ کیا تمام زمین پر اسلحہ سے بھر دیا۔ یہی ہوئی تو اہل نمودار اسلحہ کو پیچھے

میں سے ایک شخص سرحدی تائی کو نہ عہد امان بنی، صلاح کا قربت نہ تھا اسی امر پر تردد کیا کہ امر، درگاہ شکر کو پر و خلیفہ مستقیم سے پہنچان اور عباس بن مامون کی طرف مائل کیا کہ اسے خود سے دونوں میں سپہ سالاران لشکر اور مقررین بارگاہ خلافت کے ایک گروہ عباس بن مامون کی بہ نسب مائل ہو گیا اور اس کی خلافت کی حیثیت کرنی اور ہائیم یہ عہد و امان ہو گیا کہ ہر شخص اپنے عہد ہی پر سالار کو خود و خلیفہ مستقیم کے اسلاف کا یہ پانچویں، اٹھاس کے نمبر ایوں میں سے ہو گیا کر کے۔

حریف کا نئی لغاتہ رو یہ جب نے حدود بلاد مامون میں داخل ہوئے وقت عباس بن مامون سے کہا: "یہ موقع، چاہے آؤ ہم لوگ اپنے عہد و اقرا کو چار کر کے بغداد کو داخل جائیں۔" عباس بن مامون نے انکار کیا جواب دیا پھر جب مودیہ مفتوح ہوا اس وقت حریف نے لوگوں کو مالی خیمت لوٹ لینے کا اثر رو کر دیا پھر یہ ہدایت کر دی کہ جس وقت خلیفہ مستقیم سوار ہو کر تمہاری طرف آئے دھڑے حمل کر دینا چہ تو کوں نے بیٹ کی پہلی رائے پر عمل کیا مگر اس رائے کی دوسری شق پر عمل نہ کیا کرنے کی بروقت نہ ہوئی۔ فرغانی کا ایک فوج مرز خلیفہ مستقیم کے خواصوں میں تھا۔ اتفاق۔ یہ اسی شب کو یہ مرز فرغانی کے ہاتھ تختیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تکیں مار رہا تھا برقیل تہ کہ وہ لوگوں کے مالی خیمت کے لئے اور خلیفہ مستقیم کے سوار ہو کر آئے تھے متحیر بن کر رہے تھے فرغانی نے یہ دیکھ کر کہا: "صاحبزادہ نہ اٹھ کر اپنے فیصلہ میں رہا نہ وہ اسیر ہو گیا جس کی حد سے میں کہ حاضر ہوا اگر داکر کسی وقت تہرہ خود غنا تو دیکھو گھر کر لیں نا آجینکہ تم بھی صاحبزادہ و سوار و سوار لوگ ہو۔"

سر زین کا انکشاف ان واقعات کے بعد خلیفہ مستقیم نے اپنے سرحدی بلاد کی جانب کوچ کیا اٹھارہ راہ میں اٹھائی اور سر فرغانی اور احمد بن حنبل سے ان میں ہونے والی محاکمات۔ نہ ان دونوں کو وقت و دست شکلات سے غائب کیا اور بارگاہ خلافت میں حاضر ہو کر ان دونوں کی افواج میں جڑیں خلیفہ مستقیم نے سر فرغانی اور احمد بن حنبل کو طلب کر کے جو طرح حبیہ شناس کے سوار کر دیا شناس نے ان دونوں کو گرفتار کر کے قید کر دیا جس وقت خلیفہ مستقیم مستطاف میں وارد ہوا اسی لڑکے کے جو فرغانی کا عزیز تھا خلیفہ مستقیم سے اسی شب کا قصہ بیان کیا خلیفہ مستقیم نے جانا کہ شناس کے پاس بھیجا کہ فرغانی کو گرفتار کر اور تا کاس سے اس شب کا قصہ در پانچ کیا جائے۔ فرغانی نے یہ سہ ہوئی کا بہانہ کر کے واقعہ بیان کرنے سے انکار کیا خلیفہ مستقیم نے فرغانی کو پتہ چلے کہ اور احمد بن حنبل کو پھر شناس کے حوالے کر دیا احمد بن حنبل نے شناس سے عباس بن مامون کے حالات اور سپہ سالاروں کی حیثیت کرنے اور سرحدی سرحدی کے حالات بتائے۔

عباس بن مامون کا خاتمہ شناس نے حرث کو گرفتار کر کے خلیفہ مستقیم کی خدمت میں بھیج دیا۔ (حرث اسی وقت مقدمہ انکوش میں تھا حرث نے گل و قلیات از اول تا آخر عرض کر دیے۔ خلیفہ مستقیم نے متعدد واقعات دے کر یہ کہہ دیا اور بنی وقت سپہ سالاران لشکر سے پوچھ کچھت جماعت معترض نہ ہو ابلہ عباس بن مامون کو طلب کر لیا شناس واقعہ کو دریافت کیا۔ عباس بن مامون نے تمام حالات عرض کر دیے۔ خلیفہ مستقیم نے شناس سے زیر عمرانی قید کر دیا۔ وہیں کے بعد خچہ بھاڑا کہ یہ سالاروں کے پیچھے نہ گیا کسی توفیق کیا۔ کسی کو قتل کیا جسے ان لوگوں کے سب سے پہلے شناس کی سبیل کو سوائے صحت دی تھا جس پہنچ کر عباس بن مامون نے کہا: طلب کیا کھانا دے گیا۔ تھر پائی سے ملاقات نہ ہونے پائی کھانا کھانے کے بعد واپس ہوا وہ میں بھر کر تہ پانچ و دم وقت نہ رہ گیا۔ نصیحتیں میں پہنچ کر خلیفہ مستقیم۔ نزدیک گڑھا کھانہ کو سر فرغانی کو زہ و دھن نہ دیا۔ مصلحت پہنچ

موجودہ براہِ راست باہر خاستان اس وقت تمام میں تھا۔ یہ سن کر کہ حسن بن حسین کا لشکر خندقِ بھر کر کے لشکر گاہ میں گھس آیا ہے گھبرا کر بھاگ کر اوجھڑا حسن بن حسین کے لشکر میں نے سر خاستان کی لشکر گاہ پر اطمینان سے قبضہ کر لیا اور اسی کے بھائی شہرہ و گورقار کر کے حسن بن حسین کے دوبارہ پیش کر دیا۔ حسن بن حسین نے اس کے قتل کا حکم دے دیا اس کے بعد چنگ کوئی کے قاسم نے سر خاستان کو لے جا کر گرفتار کیا اور پانچ سو گھوڑوں پر حسن بن حسین کے پاس لائے حسن بن حسین نے اس کی ذمہ داری کو بھی خاستہ کر دیا۔

باز بار کے رفقہ کی گرفتاری اسی واقعہ کے بعد حیان بن جہل نے گادان بن شہو یار پر دار زادہ مازیا کو غلامی بنا کر کے لایا اور اس سے بیوہ کر لیا کہ تم بلا جنگ و خون ریزی شہر سو یہ کو دہرا جرجان تک جھارہ خاستہ کر دو ہم تم کو اس کے معوضہ میں دے گا اور اس کے لئے جو سہارے آقا جہاد کے ہیں۔ گادان اس پر راضی ہو گیا۔ حیان نے عبداللہ بن علی کو اس سے مطلع کیا عبداللہ بن علی نے منکر کر لیا۔ حیان نے گادان کو اس منکر کی اطلاع دی چونکہ گادان تمام اس معاشرت کو خلاف مرض اپنے سر پر لایا وہاں کے نہ کر سکا تھا اجماع کے نہانے سے سب کو اپنے خیر میں پٹا لیا انہیں کو گادان میں گادان کا چچا عبداللہ بن عمار بھی تھا سب نے اطمینان سے بے خوف و خطر اپنے اپنے تھیں روں کو کھینچ کر دھکے دیا اور کھانے میں منسلو ہو گئے تھے گادان نے سب کو گرفتار کر کے حیان کے پاس بھیج دیا حیان نے ان کو لایا کہ تم میری برکت کو تیار ہو کا حکم یہ اس بار ہو کر چال تیار میں کیا اور جا جنگ و چال قبضہ کر لیا مازیا کو اس واقعہ سے سخت صدمہ ہوا جو بی بھارت فرو ہو گیا انھوں نے طے ہو گئے کہ چونکہ نہ پڑتا تھا اس کے بھائی قویار نے دے دی کہ تم اپنے ہر ایوں کو دے کر دے اپنے اپنے وطن کو چلے جائیں۔ لڑائی تو بگڑی مئی ہے لیکن ہو کہ ان کی جانب سے مئی کوئی حادثہ ہو کہ وہ نے مازیا نے اس رات کے ساتھی سب کو اپنے اپنے وطن چلے جانے کا اختیار دے دیا۔ چنانچہ انھوں نے ہر ایوں کو مازیا کے لشکر گاہ کے اپنے اپنے وطن چلے آئے۔

سارے یہ برقعہ اہلِ سادہ کو نہ واقعات کی خبر مئی وہ انہوں نے حاکم مدہ پر ہرستان بن شہرین پر پڑا مازیا کی طرف سے دھمکا تھا کہ اگر باہرستان شہر چھوڑ کر بھاگ گیا تو انوں نے نیل کے دروازے توڑ ڈالے جس قدر قدرتی قہر کے نکل پڑے ان اثنا میں حیان شہر مارا یہ مئی پہنچ گیا تو ہمارا ہمارا مازیا نے یہ واقعہ سن کر کھجور میں مئی بن حصص والے لشکرستان کی طرف جو ایک زمانہ سے اس کے پاس تھے تھا حیان کی خدمت یہ حکم بھیجا کہ تم مجھے ملان دے دو اور میرے آؤ اجداد کے مقبوضہ جہاں پر میری حکومت تسلیم کرو میں مازیا کو تمہارے حوالہ کر دوں؟ حیان نے اس درخواست کو منظور کر لیا تو جہاد کے بعض ہر ایوں نے قویار کو اس مخالفت رائے پر کہ وہ جہانے حسن کے حیان سے ملان کا خواہشکار ہوا نصیحت و ملامت کی تو ہمارا ان لوگوں سے کہتے سنتے مئی آگیا۔ ہر ان لوگوں نے حسن کو یہ حکم دیا کہ یہ خطا دیکھتے ہی آپ چلے آئے تو جہاد کے بھائی مازیا کو آپ کے حوالے کر دیں گے چنانچہ حسن بھی لشکر گاہ میں سے روانہ ہو کر حسن بن کی مسافت ملے کہ کے موسمِ محرم پر مدہ کے قریب پہنچ گیا مازیا نے سوار کا ایک کوزہ اسے استقبال کیا۔ سب نے حیان کو مدہ کی طرف سے چلے آئے پر زبردستی کی اور اسی وقت جہاں شہرین کی طرف روانہ ہو جانے کا حکم دیا حیان نے جہاں شہرین کی جانب روانہ ہونے کی مرض سے مدہ کی طرف درخواست کی اتفاق سے قضا آگئی مر گیا۔

عبداللہ بن علی نے جہانے اس کے کھ مئی حسین بن مصعب کو باخبر کیا اور یہ ہدایت کر دی کہ گادان کے کسی کام میں دست اندازی نہ کرنا۔ انھوں نے حیان کی دہائی کے بعد حسن خرابار و سب جہاں مازیا مئی پہنچا حسبِ وعدہ قویار ملے کو آیا

جو بیعت میں غصہ نہ کرے۔
 تعاقب کیا اور گرفتار کر کے قتل کر دیا۔ اس کے بعد عیسیٰ نے ازبک سے افغنیں کے خطوط طلب کئے۔ بائزید نے چٹائی کر دی۔
 عبداللہ بن طاہر نے اس کو ان خطوط کے ساتھ خلیفہ مستقیم کے پاس بھیج دیا۔ خلیفہ مستقیم نے اس کو دور سے لگوائے کہ مر گیا۔
 بابک خرمی کے پہلو میں سلیب پر چڑھا دیا (یہ واقعہ ۳۵۵ھ کا ہے)۔

موصول میں ایضا قوت: میں یہی حکم سرداران و کرواتے ایک شخص جعفر بن قہر بن مسن نال نے اطراف موصل میں برخلاف
 خلافت اسلامیہ حکم بکات بلند کیا اور دفریر کا ایک کردہ کبیر اس کا مطیع ہو گیا پھر کبیر کا جعفر نے کثرت مار شروع کر دی خلیفہ مستقیم
 نے اس کی حدیں اور حدیں میں لانے کے لئے ولید بن سید بن انس کو متعین فرمایا اور موصل کی منگہ نری حرجت کی۔ چند چھ
 عبداللہ بن سید نے اطراف موصل میں بھیج کر جعفر سے صف آرائی کی اور کمال سردار کی سے لاکر انھیں پر بندہ کر لیا۔ جعفر
 انھیں سے نکلی۔ کہ وہ داس کی چوٹی پر چلا گیا کہ وہ داس کے ہتھار گرا کہ نیاں تھیں اس کی بلندی آسمان سے تھیں کہ وہ
 تھیں۔ راستہ تھیں سے شک تھا عبداللہ بن سید نے تعاقب کیا اور بہرہ ارضی و خرابی بسیار ان ہتھار گرا کہ نیاں تھیں کہ وہ
 جعفر سے جا ملا۔ دونوں حریف تھے توڑ کر لانے لگے۔ جعفر کے بہت سے اہل حق اس صحرے میں کام آگئے لشکر اسلام کے
 سرداروں میں سے اسحاق بن انس (عبداللہ بن سید کا چچا) شہید ہوا انھیں واقعات ۳۵۷ھ کا واقعہ ہے مگر ہنگامہ ساز
 بد مشورہ نرم رہتا ہے حکم نہیں ہوتا خلیفہ مستقیم نے اپنے خادم عباس بن علی بن عظیم الدین لشکر کے ساتھ موصل کی جانب
 عبداللہ بن سید کی کمک کی وافر دیا۔ تین سید کاٹیل داس راجہ دیا اور پہلے ہی صحرے میں جعفر کو غیاد کیا کہ میں صحرے میں قتل
 کرواؤں۔ جعفر کے صحرے میں لشکر ہو کر صحرے کی جانب بھاگ گئے باقی جبرستان پر چلے گئے کہ وہاں کہہ دیا گیا۔

افغنیں حیدر بن کاؤسی: افغنیں مشرورہ میں پیدا ہوا اور ولید داس و ہرماہ طاقت خلیفہ مستقیم مشرورہ خانی خلیفہ مستقیم کی
 لشکر میں اس کی بڑی عزت و توقیر تھی جن دنوں یہ بابک خرمی کا صحرے میں ہوئے تھا جو مال و اسباب ان صحرے میں لشکر
 اسلام کے ہاتھ آتا وہ سب کا سب ان مشرورہ بھیج دیا تا تھا عبداللہ بن طاہر نے بارگاہ خلافت میں اس کی ایک فہرست پورٹ بھیج
 دی خلیفہ مستقیم نے جاسوؤں اور مجروں کے متحرک کرنے کا حکم صادر فرمایا ایک حرجہ افغنیں نے بہت سامان و اسباب سیدان
 کا دروازے مشرورہ روانہ کیا عبداللہ بن طاہر کو خبر ہو گئی سب مال و اسباب بھجھ کر مال و اسباب لانے والوں نے بیان کیا کہ
 مال افغنیں کا ہے عبداللہ بن طاہر نے یہ جان لی مارا نہ ڈانٹ کر نہا کر یہ مال صحرے پہنچا افغنیں کا یہاں تو وہ نیچے مشرورہ اس
 سے ملنے کرتے۔ یقیناً تم لوگ چور ہو دو گے اس کا کچھ بڑا بے حد سے تھے عبداللہ بن طاہر نے ان کو ان کو تین بھیج دیا مال و
 اسباب کو لشکر اسلام میں تقسیم کر دیا اور افغنیں کو ایک لاکھ اس سون کا ٹکٹ بھیجا کہ اس سے کہہ دیا کہ اس سب مال و اسباب
 لائے تھے اور وہ یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ مال و اسباب آپ کا ہے۔ مجھے ان کے تینے کا یقین نہیں ہے اس لئے وہ مال و اسباب
 ضبط کر کے لشکر اسلام میں تقسیم کر دیا کچھ عرصے میں ان کی کچھوں کے مقابلہ پر بھیجے دلا دلا اور ان کو چور سمجھ کر میں نے قتل ہی
 ڈال دیا ہے۔ افغنیں نے رخصت ہو کر خرمی سے تحریر کیا: بھائی جان! اور اس سب مال و اسباب کو افغنیں کا مال ایک ہے وہ لوگ
 چور نہیں ہیں آپ ان کو ہار کر دیتے اور اسلام۔

عبداللہ نے افغنیں سے لکھے یہاں لوگوں کو ہار کر دیا۔ عرصہ دو دنوں کی کدورتیں حرجہ مستقیم ہو گئیں۔
 افغنیں کے سرداروں کے اسباب: ہر عبداللہ بن طاہر نے بارگاہ خلافت میں اس کی بھی اطلاع بھیج دی اور افغنیں اس

[illegible]

حسن بن فضال کی طرف سے اور اس کے بعض شاگردوں نے جو اس کا مذاقہ حتم نے جہاد میں حصہ لیا اور

لکھنؤ کے اور کوئی نہ آئے گا میرا۔ کی کیفیت یہ کہ دو چھ کے بندے ہیں۔ گڑن کی طرح ایک عہدہ سے دو اور اہلکاران سے ان کے سروں کو چھروں سے پکڑ کر منگنی فوجیں ایک تو وہ خود مکمل ہیں نہیں کا چھرا اٹھیں یہ ہو سکتا ہے۔ دوسرے ان کی توشیح کے لئے ہمارے فوج کا ایک دستہ کافی ہے۔ پانی رہے ترکی ان کا جی وہ دھکا سا ہال ہے ان کا خود ہو گیا۔ تھوڑے سے۔ مھنول سے ان کا قلع قمع ہو جائے گا اور وہیں دھبہ جیسا کہ ملوک گیم کے عہد حکومت میں تھا یہاں ہی پھر ہو جائے گا۔ دیکھو اس موقع کو ثابت چاہتا تھا تہہ وہ۔

افشین (فتح غلام کے) ماہ پار کا تو یہ دعویٰ ہے نہ میرے۔ جانی کو اس مضمون کا خط لکھا تھا اس میں بھی یہ کیا الزام عائد ہوا بے ضرر تھا مگر میں اس قسم کا عہدہ اس کو کھتا تو ضرور اپنے کسی متحد کی معرفت اس کے پاس روانہ کر دوں۔ یا حرمیرا فوجیں سے پیچیدہ نہ رہا۔ عہدہ خدا عین طاہر و خراسان میں موجودی تھا تو ضعیف و کمزور بنی نے اس کہنے پر افشین کو ایک ڈانٹ پائی۔ وزیر و اسطنت محمد بن عبد الملک نے ضعیف کی تیز نگاہوں سے دیکھ کر اشارہ سے نہ سوئی کا ضرور دیا۔ مگر افشین سے غاسٹ نہ ہا گیا۔ کا ضعیف اور دے اسطرب سے کہلائے۔ میں حضرت جب آپ عبادت بانی نگر سے زیادہ ہوتے ہیں تو ایک جماعت کو بغیر قس کے ہونے نہ گھر میں ہاتھ پیر اور نہ عبادت گزار تے ہیں۔ آپ بھی مجھ جیڑا۔ محمد بن عبد الملک: اسی میں بہت تیزی ہوئی تھی کس ہوتی تھی نہ اس پر تیز و اثر تھوڑا ہے اس پر قدم نہ کہ یہ نہ تھوڑے سے تھے ہوئے ہیں یا نہیں؟

افشین نے انکاری جواب دیا۔ محمد بن عبد الملک نے غصہ سے ہنس کر کہا: "کیوں بے دینے اٹھ کھڑی ہیں نے خند کرانے سے روکا یہ تو شاعرانہ نام ہے۔

افشین (دبھی آواز سے) میں نے جان کے خوف سے خند نہیں کر پایا۔ محمد بن عبد الملک: کیا خوب جواب بہت مہنول ہے یہ قدر قامت اور یہ خوف۔ (ظہر سے) کیوں افشین لڑائیوں میں تو تیز و ہڈی کر رہے شہر بکھ صف اللہ میں کس جاتا ہے۔ اس وقت تجھے اپنی جان کا خطرہ لگ بیوا ہوا؟ تجب ہے کہ ایک اٹھن لعل کے کرتا ہے۔ اس قدر خائف ہے۔

افشین لڑائی میں ضرورت مجبور کرتی ہے اور میں چنچورنی میں کو بہداشت کرنا ہوں۔ خند کو اس پر تو اس نہ کیجئے اپنے ہاتھوں سے کوئی اپنے پاؤں پر کھائی نہیں مارا۔

افشین کا قتل: محمد بن عبد الملک نے انتظار صدر و حکم کا ضعیف اور محمد بن ابی واد کی طرف دیکھا۔ کا ضعیف امر بن ابی واد نے کہا۔ اس پر جرم ثابت ہے۔ محمد بن عبد الملک نے بن کبیر کو اشارہ کر دیا۔ بٹاکیر افشین کو دکان دلائی میں لے گیا۔ اس کے بعد محمد بن عبد الملک نے بازار کو پھر سوار سے مارنے کا حکم دیا جس کے صدر سے وزیر مار گیا۔ کچھ مرہ بعد افشین نے طرفہ عقیم کی خدمت میں پہنچا بیجا کہ میرے پاس آپ اسے کئی متحدہ خاص کی بھیج دیجئے۔ میں بٹاکیر کوئی کیا چاہتا ہوں۔ خلیفہ مستقیم نے محمد بن ابی واد میں کس کو افشین کے پاس بھیج دیا۔ افشین نے ابن اثرائت کی جہاں کے ذمہ ماند کے گئے تھے سندرت کی اور دھانی کا خواہ سنگار ہوا۔ محمد بن ابی واد نے بنو خلیفہ مستقیم تک یہ پیام نہیں پہنچایا تھا کہ افشین کو جاننا ہے کہ ان میں لے جانے کا حکم جاری ہوا۔ تمام دولت افشین کو اتارنے کے مکان میرے لے گئے اور خلیفہ مستقیم کے حکم کے مطابق قتل

میرزا کا یہ کہنا کہ وہ اپنے کسی دوست کو لکھ کر دیکھ لایا، کچھ نکلے تو لکھ کر مصلوب سے اتار کر جلا دینے والے شہنشاہ
 ۱۶۲۲ء کا ہے کہ جو تاج کورہ نہ تہہ میں اٹھیں گے کا کافی بند کر دیا گیا تھا اس سیر سے مر کیا۔

مہر قح کا خروج: بہر قح معروف یہ وجہ یہانی سلطان کے رہنے والا تھا کسی کی عدم موجودگی کے زمانہ میں کسی شہری نے
 جس کے مکان میں اترنے کا قصد کیا۔ عورتوں نے معاملہ کی اطلاع کی تھی نے ان کو مارا جب مہر قح آقا جان عورتوں نے اس لشکر کی
 نئی لکھت کی مہر قح و لشکر کے اسی محل سے اتر کر اسے اسی حال شہری کے پاس گیا اور اس کو قح کے کے ادا کرنے
 پر نہ اس کی طرف ہماگ کیا اس فرض سے کہ تو کی بیچان نہ سکے۔ اپنے ستر پر مہر قح ڈال دیا جو اس کے لئے آنا اس کو دوسرے
 کرنے تو اس سے بچنے کی ہدایت و نصیحت دینا و نظر کے بموجب بیان کرتے۔ یہ اسی اسی ہونے کا بھی دلی تھا اردن۔ کمر
 اطرافہ جو اس سے کشت کاروں اور زمین داروں کا ایک گروہ قح مصلوب ہو گیا اور اس کو مغربی کے قہب سے وہاں سے
 نکالے کچھ عرصہ بعد وہاں پر ترکی ایک جماعت بھی اس۔ کمر کردہ شہر شالی ہوئی تھیں ان کے اسی جیسے تھا جو اپنے قوم اور نیز
 اس کے قبائل میں عزت کی نگاہوں سے دیکھ جاتا تھا اور خواص اہل اس کی اطاعت کرتے تھے وہاں وقت اس کی جماعت کی
 قہبہ ایک ایک کاتبہ ہو گئی تھیں مستقیم نے اس کی جمیہ پر ہر افسر کی ایک جہاد قح کے۔ چار ہزار ایک ہشت سو تین گیارہ ہزار
 بموجب نے مہر قح کی کشت جماعت سے دوسرے کمر کردہ کی تہ بند پر پڑا کچھ پر ۱۶۲۱ء تک کاشت کاری و زراعت کا
 رکنا کیا مہر قح کے مہر کی جو اکثر و بیشتر زراعت پیشہ تھے۔ کاشت کاری کی فرض سے اپنے اپنے شہروں میں اور اس کے
 لئے اس شہر میں غلیظہ مستقیم نے۔ کات پالی اور نخلین و اقشہ علاقہ کے مرد و اقشہ علاقہ کے کاشتکاروں و زمینداروں میں
 و قح پر دیا گیا غلیظہ و اقشہ۔ بلوچوں اور کھنیزوں کو قح کرنے کا قصد دے دیا اور مہر قح سے مہر کردہ کی کا اعلان کر دیا۔
 چنانچہ وہاں پر بموجب نے اس نظم کی نہایت مستعدی سے قبیلہ کی اور مہر قح کو کہہ دیا جیسے کے کمر کردہ کے حاکم اور وہاں کے
 اسی مہر کردہ کے۔ کچھ عرصہ بعد اس میں سے تقریباً بیس ہزار آدمی کام آئے یہ وہاں سے ۱۶۲۲ء کا ہے۔
 و قح اسے ملنے مستقیم اور اس کی جماعت نے بارہا ان کی رشید نے ہار لے لی اور ان کی قح کو آٹھ ہزار آٹھ سینے غلظہ کے اس دار
 قحی۔ سے اتار لیا۔

۱۶۲۱ء میں اسی سال میں ۱۶۲۱ء میں اس کی باہر مہر کردہ کی تہ بند پر پڑا کچھ پر ۱۶۲۱ء تک کاشت کاری و زراعت کا
 رکنا کیا مہر قح کے مہر کی جو اکثر و بیشتر زراعت پیشہ تھے۔ کاشت کاری کی فرض سے اپنے اپنے شہروں میں اور اس کے
 لئے اس شہر میں غلیظہ مستقیم نے۔ کات پالی اور نخلین و اقشہ علاقہ کے مرد و اقشہ علاقہ کے کاشتکاروں و زمینداروں میں
 و قح پر دیا گیا غلیظہ و اقشہ۔ بلوچوں اور کھنیزوں کو قح کرنے کا قصد دے دیا اور مہر قح سے مہر کردہ کی کا اعلان کر دیا۔
 چنانچہ وہاں پر بموجب نے اس نظم کی نہایت مستعدی سے قبیلہ کی اور مہر قح کو کہہ دیا جیسے کے کمر کردہ کے حاکم اور وہاں کے
 اسی مہر کردہ کے۔ کچھ عرصہ بعد اس میں سے تقریباً بیس ہزار آدمی کام آئے یہ وہاں سے ۱۶۲۲ء کا ہے۔
 و قح اسے ملنے مستقیم اور اس کی جماعت نے بارہا ان کی رشید نے ہار لے لی اور ان کی قح کو آٹھ ہزار آٹھ سینے غلظہ کے اس دار
 قحی۔ سے اتار لیا۔

باب : ۱۰

ابو جعفر واثق باللہ ۲۲ھ تا ۲۳۲ھ

سید محمد بن اسماعیل کا والد واثق باللہ فارسی میں مہارت رکھتے ہوئے، فرور ہوا اور کچھ عرصے بعد دارالافتاء شافعیہ میں قیام کیا۔

دانش میں شورش، غلبہ و اہمیت کے لحاظ سے شافعی، مالکی و حنبلی، اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کی طرف سے کیے گئے تھے۔ یہاں پر صرف دوسروں میں یہ غلبہ، غالباً نظر میں آیا۔ چونکہ اہل بیت میں یہاں پر مالکیوں کی ہرجا سے متحرک آئی کہ، بدعت خلیفہ و اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔

ترک خوانی کا یہ کام دانش کے فروغ کرنے پر غور و اہمیت کے ساتھ کیا گیا تھا۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔ اہل بیت کے اپنے اپنے پیرواروں کے قیام کے ساتھ یہاں پر ہرجا سے متحرک ہوئے۔

[illegible]

اسی پلٹے۔ بکارت کو لو کر کے جانا میرے نو پسنے آیا یہ اور ذلت عرقِ ملکی بچ کر جان کے ساتھ جس سے
میں بے چین و اجیر کہہ سولیم کہ میری حیثیت آؤ تھا اور اس سے میں تھیں سوسہ ہزاروں کو قتل کر کے دیتے متورہ دے میں
میں بچے دیا اور کچھ عرصہ نہ کے نام دہلی چلا گیا۔ اس عرصہ پر وہ قیدیوں نے ٹپس میں عقب کاٹی دیا تھا جس قتل کو
تقی کے کھل گئے افسانہ دہلی ہوئی۔ اس کے اقتدار پر برادر کوک کوک کی قیدیوں نے ہزاروں سال تک لڑائی ہوتی رہی۔
بالآخر اٹھارہ ماہ غائب آئے اور قیدیوں کو قید مہات سے رہا مل گئی۔ پھر کبیر کو اس خبر کے سننے سے شک و دھوکہ ہوا۔

[illegible]

یہ کام کی شورش جہڑا میں طایفہ واقع کے قسم کے مطابق مونیٹی سرکاری سے نے ہمارا کیا۔ شرطہ بنائیں گے ایک فرد۔
 سے بھجور جاتی وہاں فریق نے ایک دوسرے پر حملہ کیا تھا کہ نے ان میں سے جو اس آہستہ وقت کی گزرا اور چلیا کو
 گرفتار کر لیا۔ جس کے بعد اسے ہراسہ کا قسم کیا اور اعلیٰ عدالتوں سے لینے کی شرطہ معافی دیتے کا وعدہ کیا مگر ان لوگوں نے یہ

ہر بات منکھوئے نی اور وہاں منہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ بخائیر نے کہا: ایک پتھر کا کراچی فوج کو کھٹک و متحدہ جمہوری
میں تقسیم کیا وہ انگلش کے ہونے کو بتانے کے لیے خود اپنے دستوں فوجی کر دیا۔ اس طرح تمام میں پھیل جانے کا حکم دیا اس سے
چاروں طرف قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا جس طرف نظر اٹھی تھی سوائے کلاٹ و خون اور مقتولوں کی رشتوں کے بچے بکھرے۔ تا
ہذا اس طرح کے قریب بھرپور ہمارے بخائیر نے ایک ہزار کی قیمت کے ساتھ حجاز کو اٹھانے کے لیے معرکہ میں اس کے
قہر و کھٹک اور میر و کھٹک ہوئی قتل و غارت کا قیامت خیز ہنگامہ اس کی انگلی کا اٹھایا۔ شام تک اہل ہمارے غارت
کر کے جس مصروف و سرگرم رہتے ہوئے ہی کا سفر ہی کے روئے ہمارے کمرے ہے۔

[illegible]

والتحریر احمد بن نصر: احمد بن نصر بن مالک بن جهم خزاعی کو والد مالک بن جهم غزوہ بنی ثعلابہ کے نفاذ میں تھا۔
 جب کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ احمد بن نصر کا شمار محدثین میں تھا۔ اس کی نشست و برخاست اصحاب حدیث کی صحبت میں
 آخر بار کرنا ہی ممکن تھی اس کے ساتھ ہی میں اس شخص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ میں غزوہ جہنم کے بارے
 میں ایک روایت مذکور ہے جو اس کے کمال دانے کی وجہ سے ضمن تحقیق کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔
 ششم فی صورت اعتقاد: کہ خبر یہ ہے کہ علیہ السلام بیان میں اس کی شہرت ہوئی اس کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا
 ابوہریرہ نے حدیث ابوہریرہ نے کہا کہ اس کی بیعت کی تھی کہ یہ ایک شخص ہے کہ اس نے اس کے بعد روئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی
 بیعت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر مرتب کر کے لشکر کو انصاف اور جانور سے رحمت ملنے پر شہید کر دیا۔
 شہنشاہ اسلام کے حضرت امیر و دعوت نبی کریم کے اس کام چھوڑنا کیا تعجب ان لوگوں کے جنہوں نے احمد بن نصر کی بیعت

خلیفہ احمدی نے مدبرانہ اور پرمعاہ میں پیش کیے گئے اس جسد میں خلافت احمد بن ابی اوفیٰ کی تھی۔ خلیفہ ائق نے احمد بن نصر سے بیانات اور تاریخ کی بددور پخت کی عقل کو ان کا مسئلہ چیلرا دیا احمد بن نصر نے عرض کیا کہ "وہا لام الحی ہے" پھر خلیفہ ائق نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے کوسلہ روخت کیا احمد بن نصر نے کہا "اللہ تعالیٰ کی مدد سے تمہارا بیگم سے راستہ ہے اور میں آپ کو شکست کرنا ہا تاکہ آپ میرے شرف کی کائنات نہ بنجے"۔ خلیفہ ائق نے مذکورہ کی طرف ائق کریم احمد بن نصر کی بددور رفت یہ "میرا حسن بن احمد ائق قاضی بہ اب" کی بددور رفت ہے۔ بددور عرض کیا "اوسیر المومنین کو ان شخص کا خون مبارک ہے"۔ قاضی احمد بن ابی داؤد "ا" سے شخص کا تر ہو گیا "ا" تو ب کی بددور کی کہا "۔ خلیفہ ائق نے مصعب (پہلے میں) سے شرف یہی کی کو کوا قاضی المومنین اور قاضی سے کچھ کر احمد بن نصر کی طرف بلا احمد بن نصر نے نردن جبکہ خلیفہ ائق نے ایک کو کر کر دھے پر دھنی دوسری سر پر دھنی پھر بیت پر ابی ہامہ سے ناف سے پیرت پر کہ "رؤیہ اس سے بعد اللہ تعالیٰ نے لاہور املاؤ کر دھنے کی جو پھر بغداد میں آئے ہیں اور اب کیا اور ائق کو کر دھنے پر سلیم پر اچھا عادی۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

مفتاح بن لایف کا نام تحریر شدہ ایک نادر و قدیم نسخہ میں لکھا ہوا ہے۔ یہ نسخہ ایک قدیم نسخہ ہے جس میں لکھا ہے کہ مفتاح بن لایف کا نام تحریر شدہ ایک نادر و قدیم نسخہ میں لکھا ہوا ہے۔

[illegible]

اسی سٹ میں طیفی مشگل نے فکرمیوں کو تہذیبی وضع و لباس کا نظم دیا چنانچہ فکرمیوں نے سٹوں کے نیچے پہنے جانے والے کپڑوں کے کرداروں سے جانچا اور تمام کے لباس میں جھانپ کر لیا۔ نئی نئی بات کے لئے اور ذہنیوں کی عادت کا ہونا جو یہ ہے پتہ چلا کہ جس سٹ میں کپڑے کا کتنی خیال جاری فرمایا، اور اس امر کی محنت کی کہ کپڑا محروم کوئی شخص کسی جاکم کی ذہنی تہذیب سے دور رہے، بچے جسوں میں سلب نہ لائیں اور ان کے دروازوں پر علامت کی فرض سے نیا مینا کی صورتیں نکالی گئی جیسی۔

محمد بن ابراہیم کی موت محمد بن ابراہیم بن حسن بن مصعب پر اور زبیر اور طاہر اور غلام اور اس کا بھائی اسحاق بن ابراہیم بخند دکا انسر پولیس کا قاضی ملازمت باسوی اعظم ششم دواؤں اور متول میں تھا اور اس کا بھتیجا محمد بن اسحاق سامہ میں دارالحکومت کے رواتہ دریا کی بنیاد نہایت ۱۲۰۰ قہ ۳۳۵ء میں اسحاق بن ابراہیم کی ولایت پر خلیفہ متوکل نے اس کو (یعنی محمد بن اسحاق کو) عہدہ پولیس پر متعین کیا اور تمام سوجھاہ جو اس کے باپ کے تھے اسے عہدہ فرمائے اور متوکل نے پہلی جانب سے سامہ بحرین اور سر کی بنیاد دے لی محمد بن اسحاق نے تمام قیمتی مٹن اسباب اور جو اہل جہاد اس کے باپ کے تھے خلیفہ متوکل اور اس کی اولاد کو خدمت میں بھیج دیے محمد بن ابراہیم تک پہنچ کر متوکل نے اور زبیر اپنے بھتیجے سے محبت فرمائی اور

[illegible][illegible][illegible]

تفسیر: عذاب اللہ کے مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی ہواؤں سے ادا کیا ہوئی اور کبھی کبھار انھیں اس سے

[illegible]

السلطنت نے تبارج سے ان لوگوں کی سنار شکنی کی اور جب وہ کچھ نقد و جنس لے کر خطا معاف کر لے کر آیا تو ان لوگوں سے مسرت سے کچھ نکھو کر تبارج کے پاس بھیج دیا۔ تبارج نے سچے سچے عجب کی پشت پر یہ لکھ کر واپس کر دیا کہ ایک لاکھ چالیس ہزار دینار علاوہ فردوش و سامان آرائش اور اسباب کے حاضر کردہ تو میں تبارج کی شخصیت سے دو گز دور کروں و زیر السلطنت نے اس وقت ویز کو جس سے تبارج کے کاموں کی تعلیمی تعلقی تھی غلیظہ متوکل کی خدمت میں پیش کر دیا غلیظہ متوکل نے اسی وقت تبارج کو بلوا کر اس قدر پٹایا کہ وہ مر گیا اور اسی کے فرکوں اور دکھاء سے جو غلبہ ملا میں پھلے ہوئے تھے بطور حرم ماند کے مٹا کر کثیر وصول کر لیا۔

متوکل اور مضر میں کشیدگی: باکرہ غلیظہ متوکل نے اور کہیں سلطنت سے اپنے بیٹے مضر کی دینی و مادی کی نیت لے لی تھی۔ مگر وہ سب سے کہ مضر کی طرف سے اس کے دماغ میں یہ خیالات قائم ہو گئے تھے کہ یہ جلد باغی طاقت اندیش ہے خود کر دہ پشیمان اور ناراض تھا۔ غلیظہ متوکل اس وجہ سے کہ مضر میں گرت کا وہ زیادہ قاصر کو متوکل کے لقب سے اکثر یاد کرتا تھا اور مضر کو متوکل سے اس وجہ سے کشیدگی پیدا ہو رہی تھی کہ اس نے اپنے اسلاف کا وہب (عزراہ اور شعیب) چھوڑ دیا تھا با او تھے مکمل میں اس کے صاحبزادے علی بن ابی طالب پر جھٹ کر لے تھے اور متوکل جیٹا ہوا ہتیر رہتا مضر کو چہ حرکات و کار و مزاری تھیں مصاحبت کو موقع مل کر دیکھ کر مٹکی دے رہا تھا اور کبھی کبھی جب جیٹا کر لیتا تو غلیظہ متوکل سے یہ کہہ دیتا تھا "یہ بات انجمن نہیں ہے بلکہ ہم لوگوں کے بزدل سردار اور خود شام کے فتح ہیں اگر آپ کے نزدیک وہ (ایضاً ابابا) برے ترین آدمی ہے جو چاہئے کہ کچھ نگران کیوں اور ذلیلوں کو روک دیجئے۔"

مضر کی تذلیل: غلیظہ متوکل اس کے کہنے پر مضر کی حقیر و تذلیل کرتا لایا اور بتا "سوزلی و قتل کی رسم اور داکتر و وزیر السلطنت عبید اللہ بن ابی بنی خاتون کو قسم دے دینا کہ اس کو گردلی دے کر کھال دو۔ کبھی کبھی اپنے بیٹے مضر کو نواز و غلبہ پر مامور کر کے سزا دے سزا دے کر دیتا۔ کبھی دو جو بات تھیں جن سے لوگوں کو اس سے ناراضگی اور تنیدگی پیدا ہوتی انہیں دونوں متوکل نے بنا صیف کبیرہ صیف صفر اور وہ انہیں کو بھی اپنی کون حرفت سے بدل کر دیا اور ان لوگوں نے سہائی (آزادگاہوں) کو خلافت پناہ کی مخالفت پر ابھار دیا۔ اسی زمانہ میں بیتا کبیرہ غلبہ متوکل سبھا کی طرف چاٹکار صوانف کوچ کر گیا اور بجائے اس کے اس کا بیٹا موسیٰ جو غلیظہ متوکل کی خال کا لڑکا تھا گل سرائے شام کی خلافت پر مامور ہوا اور سراجہ خلافت پر بیتا شروانی صفر صحن لیا گیا۔ اس کے بعد غلیظہ متوکل نے صیف سے ناراض ہو کر مال و اسباب اور جاگیر جو صنفان اور بعل وغیرہ میں ملتی تھیں کبیرہ کے بیٹے بنی خاتون کو دے دی و صیف کو اس سے محبت برہمی پیدا ہوئی مضر سے جالہ و خودی و برکت و دولت اپنے اپنے دل کا غبار نکالے رہے۔ بالا خیر دے چہ تم کی کہ غلیظہ متوکل کی زندگی کا خاتمہ کر دینا چاہئے۔

متوکل کے قتل کی سازش: چنانچہ اس شخص کو کچھ حمل کرنے کے لئے خدام کی فیک جماعت کو مامور کیا اور اپنے لڑکے صالح اور احمد عبداللہ اور نصر کو ان کے ہمراہ کر دیا جس رات کو غلیظہ متوکل کو قتل کرنے کا عہد و بیان ہوا تھا اس رات کو جب سب گل سرائے شامی میں خیمہ طور سے داخل ہوئے حسب عادت مضر بھی حاضر ہوا۔ پہلے مضر کو چہ کہ متوکل نے اپنے خادم زرافہ کو لے کر وہاں آیا مضر کی واپسی کے بعد ہنارانی نے دیگر مصاحبتیں اور حاضرین کو سر اٹھت کا اشارہ کیا۔ وہ

عربی کیا "نہ دیکھ لیا" انہیں لوگوں کے چہرہ کی یاد ہے۔ "نیچے توڑی یہ سن سڑا" جی ہاں۔

مختصر بالحد کی بیعت: اسی وقت علیہ منہر نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت زور محمد کو بھی طلب کر کے اپنی خلافت کی انا سے بیعت لے لی وقت وہ یہ برصغیر اتر رہا تھا۔ یہی ایک فتنی دور تھا جس میں گوساؤ اور کھنڈے کے زمانہ پر آجائے ملاقات نہ ہو لی بیعت بات نہ تھی اس کے پاس وہی چراغاں آتی تھی یہ دیکھ کر اسی میں ہڑوئی اور مٹی تھے ان لوگوں نے مشن نہ کر عرض کیا "آپ ہم کو اجازت دیجئے کہ ہم منہر کا مع اس کے ہم بھائیوں کے خاندان کے گروہ برصغیر اتر رہے ہیں کچھ سے ان لوگوں کو اس قبل سے روکا اور فساد کی اپنے خیالات پر بیان اور انتشار کو جمع کر کے جو قصد اس کا رہا وہ باز آجائے، دلی یہ علیہ منہر نے غلیظ حوصلہ اور فتنے کوئی کئے جانے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ وہ فساد تھا جس کا ذکر ہے۔

لشکریوں میں شورش: خلیفہ متوکل شکمے مارے جانے کی خبر مشہور ہونے پر لشکریوں میں ایک شورش ہی پیدا ہو گئی اور اہل اہل اس کے پیچھے شورش مچا دی تھی۔ وہیں سر اسے شامی کے دروازہ پر پہنچے۔ یہ کہیں سلطنت میں سے ایک غمگین باہر آیا اور ان لوگوں کی انگلیوں کی روایتیں کیا یہاں ازاں خلیفہ متوکل نے غمگین شامی کے دروازے پر ہوا اس کے گرد و پیش فوج چاہتا تھا۔ ان کا ایک دستہ خانہ لوگوں نے ان کو مارنا شروع کر دیا۔ سب کے سب ہلاک کر دیے گئے۔ اس کے بعد ان میں سے جو آدمی بچا کر آئے

[illegible]

باب : ۱۳

مستضر باللہ

مستضر و مویہ کی معزولی: ظلیفہ مصلحہ نے جیسا کہ ہم اوپر بیان کرتے ہیں عدت خلافت چنے کے بعد دو اہل مظلوم برادر اور احمد بن سیدنا شمس پر چلی بن کچھ تو شری کو مامور کر دیا تھا ان وزراء احمد بن حبیب کے برادر تھا مالک عمروہ میں کئی قسم کی بدظنی نہیں واقع ہوئی چونکہ حبیب کھڑا اور احمد بن حبیب و ظلیفہ مویہ کے لڑکے ہیں یہ تہ متحر اور مویہ کی عدت سے آئندہ ظلمہ کا اندیشہ تھا ظلیفہ مصلحہ کو تخت نشینی کے چالیسویں روز ان دونوں معزول کر کے پرآباد کر دیا ظلیفہ مصلحہ نے ان دونوں کے پاس معزولی کا نام لکھا بھیج دیا مویہ نے منظور کر لیا اور معزولے کاٹھور دیا و سیف و غیرہ کی برائی طرح طرح کی اس پر مٹی کی اور گئی کی بھی دیکھی وہی مویہ پر دیکھ کر کہ معزولے تعالیٰ میں طاعنی اور طاقت سے لڑ چکا تھا سمجھ گئی۔ یہاں تک کہ معزولے بھی اس کی رائے سے قطع ہو گیا اور خود کو معزول کر دیا۔

معزولی کا مصلحہ: اس کے بعد دونوں نے اپنے قلم ناموں سے اپنی معزولی کا مصلحہ لکھ کر دو روز خلافت میں یہ مصلحہ ظلیفہ مصلحہ نے کمال احترام سے اپنے پاس رکھا اور اطاعت شعاری کا نتیجہ دیکھ کر معذرت کرنے لگا کہ میں نے امر اور عدت کے کہنے سننے سے تم لوگوں کو معزول کر کے اس وجہ سے قصہ کیا تھا کہ مہاد پر لوگ تم کو کسی قسم کا مصلحہ نہ پہنچائیں اب یہ لوگ تم لوگوں نے اچھے معزولے اپنے قسم خاص سے بھیجے وہ کدیر جانا رہا ان دونوں نے دست برداری کی جھڑپ کیا کیا قضا سرور اور ان خواجہ شمس یہ سالار ان لشکر اور کین دولت اور کاماشو نے اس مصلحہ پر دینی دینی کو وہی نہیں۔ ظلیفہ مصلحہ نے اس مصلحتوں کا ایک مصلحتی فرمان اپنے تمام مالک عمروہ اور جہاد شمس محمد بن عبداللہ بن ظاہر سے پاس بھیج دیا۔

وصیفہ کی زبردستی: احمد بن حبیب کو جب تین روزہ راولی میں دینی صرف اسے اشیانان جو چاہا اور ان کی معزولی کا مصلحہ لکھ کر پورنا پوری کا پاس بھیج دیا تو وصفہ کے درپے ہو گیا کہ جس طرح مصلحہ ظلیفہ کی تحریروں سے دور پھینک دیا جائے کیونکہ ان دونوں کا ایک دست سے ان بن مویہ کی بھی۔ ظلیفہ مصلحہ نے احمد بن حبیب کے اشارہ سے وصفہ کو بلا بھیجا۔ خود بخود اپنے کے بعد وصفہ نے حاضر ہو کر دست برداری کیا۔ ظلیفہ مصلحہ نے اس سے مخاطب ہو کر ارشاد کیا "وصیفہ! ہم کو پھر پہنچے ہے کہ وہی تحریروں نے سرحدی مالک میں دائیں ہو کر بدعتی چل دی ہے۔ اس مخالفت میں ان کی سرکونی کے لئے تم کو بوجھ کا خطر کے

برجسورہ چڑھائے۔ اور یہی ہے "مہاراجا" کے نام کے ہوتے ہوئے اسے البرہمنوں کو تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔
 ہے۔ خلیفہ مصر نے احمد بن حبیب کو عرب کی روانگی کا سامان سپہ کرنے کا حکم دیا۔ لشکر یوں اس حسب حالات آگیا۔ جنگ اور
 دہندہ نظر درست فرما کر اڑ گیا اور اسی وقت کو یہ روایت کہ لفظ اسلام سے حد بدھ یعنی جنگ جانتا ہے۔ اس کے بعد اسے انجلیش پر
 حاکم بنی قاقون (جس کا جہاں) اور سردار سانی لشکر کو مال نصیب سے فرما دیا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ لولیتھ قیودانی ۱۲۵۰ء میں
 مقرر ہوا تھا۔

وقت۔ میر تقی میر نے اپنی شہرت نشتر کے چیلے سینے پانچویں دیکھا۔ اس میں ۱۸۸۵ء میں حاکم بن قاقون کی موت ہو گئی۔
 جو اس کے کسی محبوب۔ نہ جیسا کہ لولیتھ قیودانی سے اس کی موت واقع ہوئی۔

سستیمن یا سستیمن کی خلافت۔ خلیفہ مصر کے سربراہ کے مہتمم اور سندھ ام خلافت گل سرانے شہر میں جمع ہوئے۔ سندھ
 میں بڑے سستیمن کہہ اور اس کا نام "خیر" کے خلیفہ بنانے کی بیعت رائے زنی کرنے کے لیے چار سالہ راجن کرک اور سربراہی مقام پر
 اور اس کے لیے طالب الہی کرکے ان کے جس کو یہ بتایا کہ اور یہاں صغیر کا شہر خیر مقرر کر کے اسے اسی کو مقرر کیا۔ پانچ سالہ اور
 اسے تسلیم کر کے۔ چنانچہ چوٹی معجزہ کی فرمائش۔ عطا کیا گئی۔ دیکھو اس کے ان کے مہتمم اور بن حبیب۔ سندھ اسطاعت میں
 تھوڑے ٹوٹے غنائی رائے اس خیال سے کہ مراد آئندہ کسی امر کا سندھ نہ اٹھا دے۔ قیودہ سستیمن کی اولاد سے اس امر سے کہ
 دہندہ خلافت مصر کی طرف نظر متحاب۔ یہ کہتے تھے کہ پانچ فرسوں میں مہتمم کو طرب کر کے اس کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت
 اور مستحق بادشاہ حبیب دیا احمد بن حبیب کو یقین دہانہ قائم مقامی عہدہ کا بیعت (شہر کی شہر) اور اس کے علاوہ اس کے علاوہ چار عہدہ
 وزارت۔ پانچ عہدہ اور پانچ ان کے بیٹے جو شہر و شہر کا ہے۔

محمد بن عبد اللہ کی خلافت۔ اگلے دن صبح ہوئے۔ علی خلیفہ سستیمن خلافت کی شہر سے دارالخوام میں آیا اور سندھ میں اتفاق
 شہر پر چڑھ گئے۔ ہوئے آئے آئے تھا۔ اس کا اسطہ یہ ہو رہا تھا۔ ہاتھ دودھ چھوٹے کھڑے ہوئے تھے۔ سردار بن عباس
 اور طالب علی حسب مراتب موجود تھے۔ ایک ایک خود غل کی آواز آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد لشکریوں کی ایک بڑی فوج نے
 دارالخوام سے دروازہ پہنچ کر ایک ایک پر بار کر دیا۔ دریاقت کیا کیا تو معلوم ہوا کہ یہ لوگ محمد بن عبد اللہ بن عباس کے ہمراہی
 ہیں اور لشکر کو سندھ خلافت پر بٹھانے کے خواہش ہیں ان لوگوں کے ساتھ بازار میں اور تھوڑے ٹوٹے کا لگن ایک کراہا تھا۔
 دراندازی کے ہمارے لوگوں کے ہاتھ پادشاہ کو بیٹھنے کے لیے دقت پڑنے کے ساتھ یہ انصاف کا غصہ برپا کیا۔ اس اثنا میں یہ فوج پرے
 والے دور شاعر نے پانچویں دہری جانب سے مقابلہ اور اس وقت نے مل کر کہیں اور سر کر گئے۔ ان کے بار چھ اور اسات
 جنگ خروینا شہر اور دارالخوام سے ٹوٹ گئے۔ یہ صغیر نے پہنچ کر ان کے گھاتوں اور یہ ان کے ٹوٹے دارالخوام سے۔ یہ چند

فیروز شاہ گاندھ کی عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں فیروز شاہ گاندھ کی عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں
 خلافت کی عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں
 سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں

سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں

سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں سندھ کی اس عمارت میں۔ سندھ میں سندھ میں

ایضاً دو سامراجی شورشیں: جس وقت ان دونوں نامی پر سالارہ انہماکی شہادت کی خبر پھر انک پہنچی اعلیٰ ہندو کی
 قہقہوں سے خون ٹپک پڑا اس وجہ سے کہ یہ دونوں شہید جہاد کے سخت فریضے اسلام اور اسلامیوں کے ولی دوست تھے ملک
 و قوم کو ان کی ذات سے بڑی تعزیت تھی ترکوں پر غفلت اور لاپرواہی کا اظہار کیا غلطی حوصلے کے مارے جانے اور امور
 مصلحت پر ترکوں کے متصرف و غالب ہو جانے کا تذکرہ کرتے ہی سب جوش و خروش سے فرما گئے۔ ۱۴۱۱ھ لاس نے جمع ہو کر
 جہاد جہاد کا شور برپا کر دیا فوج متاثر ہو کر اس منادی کو سن کر ان لوگوں سے چائی۔ دربار خلافت سے اپنی خواہش طلب کیں
 اور جیل کے اندر سے قودرتیہ جوں کو نکال لیا۔ پھر وہ کابل توڑ ڈالا۔ محمد بن عبداللہ بن حابر کے کاتبوں کے مکانات لوٹ
 لئے گئے۔

پھر ایضاً انے بہت سرائی و مہاب ہمارے کو دیا جہاں غاصریں اور اورنگزے ہمارے کو دے گا وہاں کی کاگردل مادی کی طرف
 اٹھنا یا مہربان ہو کر جہاد کی غرض سے فعل کھڑے ہوئے غلطی متعین اور اگر گینا دولت نے دم نہ مارا۔ اس کے بعد
 خواجہ الاسلام نے نہ سامرہ میں، تکر، فساد، رشک، کشتی کے دروازے کو قریب یوں کو نکال لیا۔ خدام دولت کی ایک جماعت
 اس طرفان کی مدد کے لئے روانہ ہوئے ان پر نوٹ پڑے خدام دولت کا کھٹکے ہوئے یہاں وصف اور اس کا شہادہ کہ
 ترکوں کی فوج نے کراچی پر ایک گروہ تیسرے عام لاس کا مار مارا اور ان کے مکانات لوٹ لئے گئے پھر پھر فساد و غارت ہو گیا۔

ایسا شش کا قتل: غلطی متعین نے مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے کے بعد انش اور اس کی ماں اور شاہک نامہ کو اس قدر
 آزادی دی کہ یہ لوگ بلا احتیاط بیت المال اور خزانہ شاہی سے جس قدر چاہتے بچتے جو چاہتے کر گزرتے جو دیا اور
 محتاجات اطراف و اجواب سے آتے بے تکلف تصرف کر دے اور جو ان لوگوں کی دست برد سے بچتا اس کو ہاتھ جاساں
 مستعین کے صرف کے بیان سے بے لگتا تاکہ یہ اس کی کمرانی میں پرورش پا رہا تھا اس سے بھلا اور وصف کو ہر دستگی یہاں
 اثر آگ اور فساد کا حال ہو گیا پڑ اور وصف کو اس امر کا احساس ہو گیا اور انہوں نے ان لوگوں سے سازش کر کے ایسا
 دیا جتنا چاہا ان میں سے اہل شہر اور محل سرانے شہر کے مخالفین اٹھ کھڑے آئے جو سن کا قصد کیا جہاں پر انش نے غلطی
 متعین کے پاس ہوا گزریں ہوئے گا رہا وہ کیا غلطی متعین نے پناہ نہ دی دور دراز تک حاضر و ہمی رہا تب یہ وہاں لوگوں نے
 جس کو دور اور دور دراز لگا لڑی کرشمے جے اس کو اور اس کے نائب خیرا بن قاسم کو قتل کر کے مانی و اسباب کو لوٹ لیا۔

غلطی متعین نے اس کے بجائے ابو صانع عہد امان بن محمد بن علی کو عہدہ وزارت سے ممتاز کیا وصف کو کہہ اڑی اور پھر
 صغیر کو غلطی کی سند حکومت عفا کی کہ جو عمر بعد بن صغیر اور وزیر السلطنت ابو صانع سے اُن بن ہوئی ابو صانع خوف بھاگتا
 بھاگتا ہو گیا جب مستحق نے قلمدان وزارت لے لیا تو اس نے غلطی متعین کے سپرد کر دیا اور وہ اپنے مسائل پر صغیر بن حیدر کو
 سامرہ فرمایا۔

ابو الحسنین کا ظہور: بیچ بن عمر بن علی بن حسن بن ذی شہید کو خود میں رہتے تھے تھے۔ ابو الحسنین بھی اپنے کی ماں عبداللہ بن
 جعفر کی نسل میں سے تھے۔ جو طالب کے مشاہیر و ارکان میں سے تھے غریب دور کسی پیری کی وجہ سے ان کا کسی اور ملک بھی

ابو الحسن قیوہ سے رہا جو بغداد پہنچے مگر بغداد سے حاضر آئے وصیفہ سے ملاقات کی اپنی بے شک اور بڑا مکی کو جان کر کے کہو کہ مجھ پر مقرر کئے جانے کی بہت غصہ اور عراض تھی۔ وصیفہ بھی بددعا لائی۔ جس نے کیا۔ ذلت و ظلم الہی کا ذکر و غلوہ کیا۔ مجبوراً بحالی پر پیش کیا کہ وہ اب اس نے اپنا جو کچھ عہدہ بنی ظاہر کی جانب سے واجب بننا حسین بن علی بن جعفر بن سلیمان بن علی بن ابی ولید و ذفرہ ابو الحسن نے کو ذمہ میں پہنچ کر ہار۔ لے لیا جو عرب اور اسی کو ذمہ پر قصہ قرعہ جمع تھے مگر اب بھی کئی سختی اور فتنے سے بھی جو ہونے کی وجہ سے اب نے عجب خطر اس اجماع کو غلوہ قبول کیا اجماع کے دروازے تو نہ کر قیوہ کی کو ذمہ علی عبدالغالی شاہ کو خیر۔ نے قبول کیا۔ نیز زبیر عثمانی ذخار کو جو ذمہ و بیت اجماع نے دروازہ۔ تو ذمہ لے لے اور جزوہ دے۔ رہا اور حجاز و دروازہ کوٹ۔ لے۔

ابو احمین کا قتل: پہلی بغداد اور کوفہ کے گمراہ، خراسانی نے زید کی امان پر کھڑے ہو کر کہا: ہندو لیس ابو احمین کے پاس ہوا تو حق کو پہنچا دے گئے اس اثنا میں صلیب بن وصال کوفہ کے فریب آ پہنچا عبدالرحمن بن حنظلہ بھی یہ خبر پانسانا سے آلا ابو احمین کے کوفہ سے غلے خرچہ آرائی کی تمام رات ترتیب شکر میں مصروف رہے صبح سوئے ہی غلامہ لایا۔ احمین جو اسلامی کے ہر اسیروں نے سب سے گریبان زدہ حسلہ کیا ابو احمین کے رکاب کی فضا میں ان جنگ سے ہلکا کر دیا۔ ہندو اور سریر کی برائی نہ گنہگاروں نے کام آئے۔ ایک گروہ کو بھیج دیا کہ عین کے قلعہ کا گرفتار کر لیا گیا زرا جملہ غلام بھی تو بلا کر کئے جس طرح (یعنی ابو احمین) کے مارے جانے پر اپنی کافرانہ ہمارا نامہ ہزاروں نے اس کے ساتھ عین عبد اللہ بن حنظلہ کے پاس بھیج دیا گیا اور محمد بن علی اللہ بن حنظلہ نے اس کو قلعہ مستحکم کی نہ صحت کے دروازہ کو دیار قلعہ مستحکم نے ایک ہندو قلعہ میں بند کر کے ملائے کہ نہ کس در خواہا اور قید میں کوئیں جس ذیل دیا (یہ وقت ہندو نے یہ سب ہندو کرتے)

جس کا نام سید ہے۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید جان بچ گیا۔

جاننا کیا سید کیلئے ہے اور یہ غلطی تھی اس سبب جو کہ جس کی بار بار مبالغہ نشینی پر نہ تھا

وہ بے یقینہ۔۔۔ یہ پختہ حاصل کرنے کے بعد اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو
 لکھنا۔۔۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 کیا چاہی نہیں ہے۔۔۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو

محمد بن عمر بن قحطانی محمد بن عمر بن قحطانی بن زید کا یہ نام اور کہ سے چکا تھا جس نے وہ کہانی سے بڑھ کر
 اس کے کو بھی۔۔۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 کو اس کی ایک زوجہ کی ہے۔۔۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو
 کیا اور کہ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 کی اور اس کو اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو
 کی طرف کوئی لکھا اور اس کے برابر اس میں شہزادہ کو لڑکے کے گھر تھے۔ یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو

اسی وجہ سے چنگیز کی تہذیب اور اس کے بعد میں یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 کے پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو

یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 کے پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو
 کے پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو
 کے پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 یہ سید کی تہذیب اور یہ پختہ کریم و سلطان نے دیکھا وہیں کو ایک شخص پر اس کے واسطے کیا گیا
 اس میں زبردستی اپنے بیٹے اور جان تو میں میں اس کا اکل یا پھر اس کو

تے خط و کتابت کر رہے تھے اور ہر آپس میں کوئی طرف سے ناقصاً قرار دے رہی تھی۔ بنی بھائی کبیر منتر کی جانب مائل ہو گیا۔ خلیفہ مستقیم نے بیعت عرفات کو ترک کر دیا۔ پانچ چھاپا، عبداللہ بن بنی بھائی کبیر سامرا سے بغداد آیا۔ خلیفہ مستقیم کی دستبرد میں آئی اور یہ ظاہر کیا کہ جس آپ کے قدموں میں چر جان بھاری گویا ہوں۔ کچھ عرصہ بعد جب بنی بھائی کبیر منتر سے چھ ملاقاتیں ہو گئیں، بغداد سے بھائی کبیر سامرا کا چھاپا اور منتر سے ملاقات ہوئی۔ بھائی کبیر منتر نے اس کے لئے بغداد کو بھیجا تھا۔ منتر نے اسے حضرت کوکبہ کی لکڑیاں اور اس کے عہدہ پر اس کو بھیجا رکھا۔ اس کے بعد حسن بن اشعثین سامرا سے بغداد آیا۔ خلیفہ مستقیم نے خلیفہ ظاہر سے سر ملا کر فرما کر اشارہ دیا کہ میری مراد کی رعایت کی۔

بغداد کی طرف پیش قدمی۔ جس وقت امراء شہزادان کین دولت جبر کو جس طرف ملاحظہ ملے وہ ایک سون کا عالم
 نہ تھیں یہ چاروں ہوا میں وقت مقرر نے اپنے بیان : ہمیں جو کل طلب یہ سرفی کو تک بغداد کا گواہ عزت کیا اور ایک بہت بڑا
 لشکر جمع کرنے میں ضروری تھی یہ علاء الدین کی سرفی کی مافوقی کے دیا۔ جو نچ و فنی کے جزا کی حیثیت کے ساتھ
 جس ملک اتر تک عراق اور ساریا رہے بغداد کی جانب یہ طلب کی طرح بڑھا۔ دین علم اللہ بغداد کے جس قدر قسوت
 دیات تھے سب کو لوے لیا۔ اس منہ کے مراجم کی ایک جماعت سرفی کے پاس پہلی آئی۔ فنی کا لشکر بڑھتے بڑھتے باب
 شامہ تک پہنچ۔ غلطہ تھیں جس میں ان کی امانی سے انہی کے من میں معصوب کو باب شامہ پر مامور کیا اور چند تازیانی
 سپہ سالاروں کا اس کی ماتحتی میں کام کرنے کا حکم دیا۔ ۹۵۴ھ کو کونوں کا تہرول پہنچا۔ باب شامہ کے قریب پہنچا۔
 بن عبد اللہ بن طالب نے خواہش کیا اور یہاں پر اسی کی امانی کی تک پر وہ لکھا اور ان کے من کو باہر صفر اچھے
 دنیا باورغ تھی کہ بن علی بن ابی طالب نے ہوا دیکھ کر ہتھیار ڈال دیے۔ ۱۰۱۰ھ کو سرفی کے لشکر سے قریب آئے اور یہ کہا : میں
 کہ تم لوگ غلطہ وقت سے ہوا سے نہ کہ جس طرح اس کے پیشتر تم لوگ اس کی اطاعت میں تھے اس طرح اب بھی اطاعت
 اطاعت میں آ جاؤ۔ یہ وعدہ کرتے ہیں کہ معتزل کو خلیفہ مستحق کے بعد معتزل خلافت کا ارادت نہا نہیں گئے۔ سرفی کے لشکر پان
 نے معقول نہ کراوٹ آئے۔

[illegible]

خبر اس بات پر قبضہ، محمد بن عبداللہ بن طاہر نے اس سے مطلع ہو کر اپنے آپ کو یہ حالہ کہہ کر وہی خروج کے ساتھ قتل ہو گئی

جس نے وہاں سے روک لیا۔ ترکوں نے اس سے مل کر کوٹھک دے کر خراسان کے راستہ پر قبضہ کر لیا اور بغداد کو خراسان سے قطع کر دیا۔ اس کے بعد معتز نے ایک دوسرے لشکر بغداد کی جانب روانہ کیا جس کی تعداد چار ہزار تھی اس لشکر نے بغداد کی جانب غریبی صورت پر قائم کیا۔

شاہ ابن میکال کی فتح ابن طاہر نے اس کے متعلقہ شاہ ابن میکال کو متعین کیا فریقین فریقہ کر میدان میں آئے لڑائی ہوئی شاہ ابن میکال نے معتز کے لشکر کو فتح شکست دی معتز و منصور میراٹا جنگ سے واپس ہو کر بغداد و ابابن طاہر نے اس کو اور ان کل سپہ سالاران کو جو اس معرکہ میں اس کے ہمراہ تھے ہر ایک کو چار چار غلہ سوار ملے اور سونے کے کنگن مرصع کئے۔ جنگ ضرورتوں کے خیال اور میدان جنگ کے وسیع ہونے کے لحاظ سے باہر سے ایک جس قندھارہ کا تہا باغات اور دوکانیں جن میں حیدم گردیں۔

ابو نذر کا شہر آج اسی زمانہ میں قادی اور دہلی کا غرضی لشکر روانہ و غرضی کے ساتھ آجپا ترکوں نے لوٹ لینے کا قصد کیا ابن طاہر کو اس کا مطلع پہلے ہی سے پہنچا گیا تھا ایک جماعت کو اس کی حفاظت پر مامور کر دیا ترکوں کی ایک بھی جہل نہ گئی سکھ و مسلمانوں کا خون و امان نہ بھرا اس وقت تک۔

جب ترکوں کو اس حالت میں کامیابی نہ ہوئی تو کھینے ہوئے اور سپہ سالار کی طرف سے اور علی کی نصیحتوں کو ملا دیا۔

محمد بن خالد کی شکست اس سے پیشتر غلیظہ مستعین نے محمد بن خالد بن جہد بن عزیہ کو خود جزیرہ کا دلی حضور کیا تھا پھر محمد بن خالد لشکر کے انتظام و فراہمی مال و اسباب و اس لشکر کو اٹھا اٹھا ترکوں کی بنیادست اور غلیظہ مستعین کے حضور ہو جانے کی خبر لگ کر جس وقت کہ روئے کر آیا اور قندھارہ پہنچا ابن طاہر نے اس کو بھی شکست کاخبر سے سرخرازا فرمایا ایک لشکر انھوں نے لشکر کا اصرار علی جان کر ترکوں سے جنگ کرنے کیلئے روانہ کیا ترکوں نے اس کو بھی شکست دے دی۔ بھاگ کر سوہا پہنچا اور وہیں مقیم رہا ابن طاہر کو اس واقعہ کی خبر ہوئی بے ساختہ رول بیٹھا لا بطلح احد من العرب الا ان یكون معہ بنی نصرہ اللہ

ترکوں کی لوٹ جاؤ ان واقعات سے ترکوں کی جرأت نہ گئی نہ مال غنمی سے شہر کی طرف ہر جماعت شکست سے قرائی شروع کر دی۔ لڑنے کوئے شہر بنا دی و ہمارے ہاتھ پہنچ گئے کر دو دن اس کے بازوؤں کو لوٹ لیا۔ اس روزانہ جنگ و غرضی رہی سے دلی بغداد پر تو غرمت جہاں تک تو ہوئی و باقیہ کا گونہ و ست یہ خبر و شکست اثر پہنچی کہ بکا جزیرہ لوگوں سے معتز کی بیعت خلافت سے مل رہا ہے اگر کیا سلطنت یہ سن کر گھبرا اٹھے ابن طاہر بولا وہ میر نہیں ہے۔ تاہا اس کو غلیظہ مستعین کے مرنے کا گمان پیدا ہو گیا ہے۔ ابن طاہر کا یہ خیال وہ حقیقت نہایت صحیح تھا چنانچہ جس وقت بکا جزیرہ کو یہ معلوم ہوا کہ غلیظہ مستعین صحیح و سلامت مسند خلافت پر روئے قندھارہ ہے وہی وقت معتز کی فتح بیعت کر کے غلیظہ مستعین کی قید پر بیعت کی اور ایک خط لکھ کر عرضداشت مطہر اطاعت و فرمان برداری و ہر غلطی سے منع دی۔

موہی بن بغا کا اختلاف موہی بن بغا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہیں ترکوں کے ہمراہ تھا۔ لیکن کچھ سوچ کر غلیظہ مستعین سے ملنے کا قصد کیا کھراہیوں نے اس دانے سے مخالفت کی مگر اس سے بہادرتوں ہو گیا اور پھر مباحثہ سے جنگ کی نوبت پہنچی۔ چند دلی کام آئے۔ موہی بن بغا مجبور ہو کر اپنے نواسہ سے واپس آیا۔

روشنی میں مدد ملے۔ اس سبب یہ جھڑک رہا۔ منہ میں کادیک کر رہا تھا۔ شب کو بھاگ کر بغداد پہنچا اور وہاں پہلا دروازہ کی ایک جماعت اس کے فکر سے بہرہ ور ہو کر مسرت سے مل گئی جس میں علی و محمد پران کا قیام دائمی بھی ہے یہ واقعہ اوائل رجب ۱۲۰۶ء ہے۔

اہل بغداد اور ترکوں میں جھڑپیں۔ اس واقعہ کے بعد فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ بائیں۔ سے جڑا رہا آدمی کام آئے نہیں لڑائیوں نے اٹار دیا۔ میں یہ مرتبہ ترکوں کا لشکر بغداد میں داخل ہو گیا اور پھر اہل بغداد نے ان کو درنگال باہر کیا۔ بعد ازاں ترکوں نے نہ ان کی طرف توجہ کر دیا۔ ایسا ہیج دانہ اتنے سے متعدد لڑکیاں ہوئیں۔ بالآخر اہل الحجاز ترکوں کی حالت نہ کر سکا ترکوں نے ہاتھ پر ہتھ کر لیا اس اتحاد میں وہ ترکی لشکر تھا۔ بائیں قیام و بعد وہاں غریبی جانب سے قتل و غارت کر کے جو آٹا پیچھا صرف اور پھر اپنی پیروی تک ہوتے ہوئے نہ آئے۔ بغداد ۱۲۰۶ء تک مسلسل محصور رہا۔

بغداد وہاں کی تاریخ میں بہت بڑی خون ریز لڑائی ہوئی۔ جس کی تلخ چٹائی کی لڑائیوں میں پھر بھی آتی رہا ایک روز اہل بغداد نے وہ کوروش طویل کا سر سے گھبرا کر اپنے نامی نامی پہلا دروازہ دہانے لڑکر کو بیٹھ گیا۔ دینک اپنی پروردگار نظر۔ یہ ان کو ایمان داتا۔ بائیں ان لوگوں کے چہرے سرخ ہو گئے اور سرخ سرخ آنکھوں سے جوش و خروش تک کا خون پھینکے۔ ان کا ظہر نے مصر من اللہ صبح غریب کہہ کر ملک کا حکم یا لشکر اہل حکم کے ساتھ ہوتے ہی غمراہ ہوئے۔ وہیں کی طرف رخ ڈالتے ہوئے ترکوں کے لشکر پر چارے بنگالہ لعل و خون ریز کی قیام ہو گیا اس واقعہ میں ترکوں کو شکست ہوئی ایک مصریہ اہل کی توجہ کا کام آ گیا۔ بغداد و سیف کی دھماکہ میں حوزہ کی دست بردار اپنی قوم کو تہہ ہوتے ہوئے دیکھ کر ترکوں سے چٹا جس سے ترکوں و ایک گونہ قوت ہو گئی مگر جب جو کہ پھر دہانے ہائے اہل بغداد شکست کھا کر جو کہ کھڑے ہوئے۔

مصالحات کی کوشش۔ ماہ ذی قعدہ ۱۲۰۶ء میں شہید بن کاہن برادر ایشیہ فریقین میں صلح کرنے کی غرض سے ترکوں کے لشکر میں امان حاصل کر کے گیا وہاں نے اہل بغداد کا ظہر پھیلنے مستحقین کے سوز دل کرنے کی نیت لگا دی۔ سب دھمکائیوں کے لشکر سے واپس آیا اور اہل بغداد و معتزہ اس کے بھائی ابو احمد کا ساتھ دینا اپنی بغداد نے اس کو اور اہل بغداد کو گالیاں دیں اور خیریت و مسرت کیا۔ یہ مطالبہ کیا اور منہ مکرر چنے کے قدر سے دھیرے دھیرے کی طرف لپکے۔ اہل بغداد غیبت مستحقین سے اس ہتھارے کو فرو کرنے کی مجازات حاصل کر کے ان لوگوں کے پاس آئے۔ اس نکل سے جس کو وہ سرا جانتے تھے۔ وہاں اثرات سے خود کو بری فائدہ مر ظاہر کیا۔ اہل بغداد کے خیالات اس کے سمجھنے سے درست ہو گئے۔ معتزہ فرو ہو گیا اور نیچے اپنے ملاقات پر واپس آئے۔

برطانی کی تھنا۔ بحرین ظاہر و باہر اس میں خط و کتابت شروع ہوئی۔ اس کا اہل اور فریقوں کو بدلتی کامیابی یہ منیالات و سہوہ جو اس کے طرف سے قس اس کے چند ہر گئے تھے پھر دوبارہ تازہ ہو گئے۔ فتنہ یوں نے اپنی کھواہیں اور روزیہ جے حسب سبب اہل مدبر نے ان لوگوں کو فتنہ فرو کرنے کا حکم دیا اور دو حصے کی کھواہ دینے کا حکم دیا۔ فتنہ یوں نے یہ زبان ہو کر

[illegible]

اس خط پر کافر کا غیر خواہی، اتنے روز اپنا طالع یہ قصد جنگ سنی ہو کہ وہ ان سے باہر آ جاوے تو نہ لنگر ہوں نہ طرف گیا اور نہ درون لنگر واقع کرے کہ تمہارا کائنات میں نیکو مستحقین کے سوا اور کسی کا غیر خواہ نہیں ہوں۔ اب تک میرے یہ ہیں وہ سب اس وقت تک ظالمیت پائی ہی نہ تھی اور یہودی کا خود پہاں رجہوں کے ذریعہ تو دوسرے کے اہل اس نظر سے سمجھ سکتے۔ یہ مجھ کو نے عربیہ عربیہ آج ایک اللہ جزا اب اللہ جل و اعلیٰ۔ ان طالعہ اہل لوگوں کے رخصت ہوئے، علیحدہ متعین کی طرف چلا

مستعین کے خلاف سازشیں روا ہیں کسی نیک ہونے پر چلی دلی کرشمہ تم کسی نیک میں جو جس کی بعد دلی اور غیر خواہی میں خود کو ہلکے کر رہے ہو اس نے تو جہاں اور میدان بہت ہمارے قتل پر، مود پر تھا مگر ان لوگوں نے اس کو بھی نہیں ڈنکا۔ یہ خبر سننے سے اس ظاہر کے چروم رنگ اڑ گیا، اسی درود و غیبی مانتے میں اپنے کان پر دایں آ یا اس انکا، میں مدد کیا اس نیک اور حسین کی اپنی خلائے تھے۔ ان دونوں نے بھی غلط تمنا کی غرض سے اسی قسم خبر پر متاثر کیا جب وہ اس ظاہر کے ہوش اڑ گئے۔ طرح طرح کے خیالات اس کے دل میں آئے تھے کہ کیا یہ اشتعال سے کیا کو ضبط کیا اور اس کی ظاہر نہ ہونے دیا۔ یہ تمہید الہی کا دل میں آیا۔

سیدنا امیرؓ: نوازیدہ اسانی کے بعد بھی ظہر خلیفہ مستحقین کی خدمت میں سلام کرنے کو حاضر ہوا اور وقتِ نعت پر وقتِ دعا اور
 رکعتیں اور سنت بھی کو جو دئے۔ اس ظاہر نے کوشش کی کہ امیر ابو بکرؓ کی اہم عمر بھی دیکھ کر تو ابوالاحسن سے مصالحت کر لی جائے اور
 سلام بھی لگو دیا جائے۔ خلیفہ مستحقین نے کہا: "بھئی! زبردست جو عمر بیاپ شامی لی جانب آیا اور تھوڑی دیر میں
 خلیفہ مستحقین کی خدمت میں پہنچا دیکر کیا ہوا اور عرض کی کہ میں نے یہ سب کیا ہے اور اب تو اس کا حال ہے (۱) آپ نے خود

ظلمات سے سزا دل کیجئے۔ (۲) بچہ جس بڑا درد پیدا تو ہو مگر چون کہ صحت کیجئے تیس بڑی جاگیر: بیچئے۔ (۳) دہرا اٹھا لے پھوڑ کر
 جاز میں مائیں زمین قیام فرما بیچئے (۴) بیٹا کو مرنے کی جاز اور دھیف کو حکومت جیل دی جائے (۵) خراج کا تیسرا حصہ اپنے
 ظاہر اور دھیف کو دیا جائے اور باقی دو حصہ سوانی اور انراک کو۔ غایت مستحسن نے اونا اس دہم تاسد سے کہ دھیف اور بیٹا
 میرے ہوا اونا میں ان شرا کو بخور دے تھا۔ تین۔ جب یہ راز سر بستہ کھل گیا کہ یہ دونوں بھی اپنا طہر کے ہم صفیر میرا دشمن ہو
 گیا۔ ملا دہا تو میں جن کا کوس سے پہنچ گیا تھا وہ کٹھا و تھنا کو طلب کر کے اس امر کا ان کو شاہ کیا کہ میں نے اپنے تمام
 امور کو ان ظاہر کے پہرا کر دیا ہے۔ اس کے بعد سہ سالہ ران کو بلا بھیجا۔ آپ وہ سب حاضر آئے تو یہ بھانپا کہ اس سے میرا
 مقصود ہے کہ غوی ریزی تہتم لوگوں کی جائیگی۔ حق معرض ذوال میں نہ پڑے۔ لہذا تم لوگ میری اس تحریر کے ساتھ رہ
 میرا اسی لہجہ طہر معتر کے پاس جاؤ اور میرے قرا کو شپاوت دو چہ تہ یہ ایک شاہ اپنا ظاہر کے جب کہ محرم ۲۵۴ھ کو چہ
 رانھی گز رہی تھی معتر کے پاس آئے۔

ساحر اپنے غلیظہ سحر نے ان دونوں کو خلعت کا خرو سے سر نر او فرما کر ان کی کمرز یوں پر ان کو کھال رکھا اور سوئی میں بٹا کبیر کے پاس کے وکیل کو انہیں کر دیا۔

لشکر بغداد کی سرکشی۔ ماہ رمضان ۳۵۱ھ میں مابین لشکر بغداد اور رہنما طاہر کے ایک فتنہ برپا ہو گیا۔ یہ لوگ اپنے دغاغف اور روزے طلب کرنے کے لئے انہیں طاہر کے پاس آئے تھے ان طاہر نے جواب دیا: "میں خود بارگاہ خلافت میں تمہارے دغاغف اور روزے کے متعلق ایک عرضداشت تیار کی تھی خلافت ہناعی نے خود فرمایا ہے کہ اگر تم نے لشکر بغداد کو اپنے لئے رکھا ہے تو اس کے صحابہ تم پر واداشت کرو اور اگر تمہارے لئے رکھا ہے تو ہم کو اس کی حاجت نہیں ہے سو خوف کرو"۔ بغدادی لشکر یوں کھردروشن ہوا کہ لاکھوں کا ہونے پر ہر روز ہزار ہزار دینا دیتے۔ یہ کام خود دیا گیا۔ انہی خود رکھا ہوا ہو گیا یا اس کے بعد بھروسہ پارہ لشکر بغداد نے ہوش کی اس مرتبہ اس کے ساتھ مجرور۔ وہاں وطن بھی تھے۔ سرور ان لشکر کے لئے تیار ہو چھے غضب کیے اور عام سپاہیوں کے لئے سرگندے اور نکلنے کے مکانات بنائے۔ محمد بن ابی بکر نے بھی اپنے ہمارا ہوں کو ترح کیا اور مین مکان کو جنگ آوری سے نہ کر لیا۔ ان غوغا میں کا یہ ارادہ ان کے جس کے روز خلیفہ کو سحر کے قی میں دیا کر نے سے روک دیں۔ خلیفہ نے یہ خبر پا کر گھر بیٹھ رہا اور حالات طبعیت کا بہانہ کر دیا۔ لشکر بغداد علی ٹوٹنے کی غرض سے یوں کی طرف بھاگا۔ انہی طاہر کی قوت سے بدانت کے خیال سے خود بند کیا کرائی ہوئی پلاٹر انہی طاہر کی قوت کو اپنے ارادہ میں کامیابی ہوئی۔

بغداد والے لشکر بغداد نے جانب شرقی لشکر کے مدد سے انہیں طاہر کی قوت کو شکست فاش دی۔ غوغا یوں نے پوچھ کر کہ کوفہ آیا۔ انہیں طاہر نے اس ہنگامہ ہوش ریا کو کچھ کر ان دوکانوں کے علاوے کا کھجور داجہ اور دانہ بلی پر تھیں ان دوکانوں میں آگ لگا گئی تھا کہ لشکر بغداد کا اسے بڑا حد خوف ہو گیا۔ فریقین میں آگ۔ حاکم ہو گئی۔ انہیں طاہر کی قوت نے پھارال ہونے سے نجات پائی اور فتح مند گردہ اپنے کھب میں راہزن آیا۔ انہیں طاہر نے پھارای رقت سے فرواں کی لشکر کی طرف توجہ کرنا اپنے ذہنی سے سالاروں اور جنگ آوری کو فتح کیا۔ کارآزمودہ سپاہیوں سے ایک تازہ و فوج مرتب کی۔ اس ابتداء میں لشکر بغداد سے دو شخص انہیں طاہر کے پاس آئے اور لشکر بغداد ایک پوشیدہ راستہ بتا دیا۔ ان طاہر نے شاہ بن مینال کو چند سپہ سالاروں اور تھوڑی سی فوج کے ساتھ اس راستہ کی طرف سے حملہ کرنے کی فرما دی۔ وہاں گیا۔ یہ سحر کہ بہت جالی گداز اور روزہ فرما تھا۔ لشکر بغداد کا نالی سپہ سالار انہیں ظلیل اس لڑائی میں مارا گیا۔ اس کے دوسرے سرور ابہ انعام محمد بن بن سوئی نے انہیں طاہر پر حملہ کیا۔ سحر کا سہارا نہ دہنی یہ بھی انہیں لڑائیوں کے انعام میں مر گیا۔

سویہ کی معزونی کا مختصر۔ ماہ رجب ۳۵۱ھ میں غلیظہ سحر نے اپنے بھائی سوہ کو دلی عہدی سے معزولی کیا اس وجہ سے کہ طاعہ بن احمد مال امین نے سوہ کے پاس پانچ ہزار دینار کی خرید و کر کے اپنے بیٹے۔ یعنی بن فرخان شاہ کو فرج کر گئی۔ شاہد اس سے لئے سوہ نے انراک اور مقام پر کوشش بن فرخان شاہ کی ذمت پر ہمارا دیا۔ یعنی نے یہ رنگہ خلافت میں حاضر ہو کر سوہ کی شکایت جزوی سحر سے سوہ پر اجماع کو اس وقت کرنا ذرا کے قید کر دیا سی ذمہ سوہ سے اس کی معزولی کا حکم مل گیا۔

سویہ کا قتل۔ اس کے بعد غلیظہ سحر نے کسی نے یہ خبر پہنچائی کہ انراک سوہ کو قتل سے نکال لے گا یا مار دے گا جس میں غلیظہ سحر نے سوئی بن بٹا سے استفادہ کیا سوئی بن بٹا نے لاشی طاہر کی غلیظہ سحر نے اگلے دن سوہ کو قتل سے بھر لائے کا حکم

دوسری طرف سے ملے۔
 دیان پنا پر مزید نو بار نکال کیا تو مرد و عورتوں کی اس نے سن کی تہیز و چھین کر بانی کہا جا رہے کہ اس کی ذات اور مرتبہ نہ تو
 پانچویں تہہ کی دیوتا ہے ہم گننے کو نہیں۔ یعنی کیا ان کے کہہ: ف میں ہنسنے یا کیا غلام ایک بہت بڑا نکلوا سر پر رکھ دیا تھا
 اس جب سے اس کی موت ہوئی میں آئی۔ غرض مویہ کے سر جانے کے بعد اس کا بھائی ابو احمد پھر بیٹا میں پڑیاں
 کو کھڑے کے لئے کھینچ دیا گیا۔

سریلی خلیفہ مستحقین کا حق تہہ خلیفہ مقرر نے مویہ کے نقل کے بعد معزول خلیفہ مستحقین کے اقل کا ارادہ کیا۔ محمد بن مویہ خلف
 بن طاہر کو لکھ بھیجا کہ: بدستب معزول خلیفہ مستحقین کو بعد نام کے ذوالہ ردوا۔ اس کا رہنے سے اس کا وہی معرفت ایک خط
 سبب مستحقین کا کہ وہ ان دو شخصوں کے نام کو لکھ بھیجا کہ جو مستحقین کی کرائی پر وہ ان میں اس امر سے بیان کیا جا رہے کہ اگر ایک احمد
 بن ہونو کی معرفت یہ قرار دیا گیا تھا۔ دیا گیا احمد بن ہونو معزول خلیفہ کو نصف سے لے کر نصف اولہ آ یا اور سعید بن مسافر
 نے حوالہ کر دیا۔ سعید بن مسافر نے ہی کہہ: ہوا کہ معزول خلیفہ مستحقین کو خیر۔ بعض نے یہ کہ مستحقین کے ہاتھوں میں حیر
 باعد کہ وہ جہل میں آ لیا۔ یا۔ یہ نیک مستحقین کے سر جانے کے بعد اس کی سوانہ کا ہوا اور بھی سر نیک کر گیا۔ مستحقین کا ارادہ
 کر یا جو معرفت میں تھوڑے پائے انہیں بہتر۔ نہ ظہر کیا کہ سر دوا اور دیا یا کے بعد اس میں خدمت کے صلہ میں سعید بن مسافر کو
 پچاس ہزار درہم اور ہمرہ کی خدمت کرنی کی وصیت کی جا رہی۔

مقار یہ اور ترکوں میں جنگ سوز و آہ و بے بسی میں اتر آئے اور مقام کے اور سوانہ چلی گئی اور خوب چلی ترکوں
 نے سوز نہ اٹھا۔ وہ ایک روز چلی بن کر خان شاہ کو گرفتار کر کے باز آٹھواں چھین لیا۔ مقام پر وہ اس سے اٹھال چلے اور اس
 کو کر باہم مشورہ کیا۔ اور موقع پر کر باہم سے مل کر دیا ترکوں کو اس کی خبر نہ ملنی مطلب ہو گئے ان کے ٹھکانوں کو لے لیا اور اس پر
 اور ہونو بیت نعلانی کی طرف سے آئے قبضہ کر لیا۔ ترکوں نے اس فکرت کے بعد ان لوگوں کو اپنی رعایت میں سوار نہ رکھا۔ آدھی
 کی ہواں میں سے کہ رخ اور شاہی مکانات میں تھے بازار اسی اور شاہ کر یہ مقام پر سے مل گئے اس سے ترکوں کی قوت بگٹ گئی اور
 انہیں ہزار ہا کے دروازہ کر کے آئے جو ان کے ہاتھ میں سوار اور ہندوؤں آ لیں اس میں مصالحت کی کوشش کرنے لگے۔ فریقین
 نے چند روز خلیفہ و حوالہ میں رہا۔ بعد ازاں اس وقت مقام پر مشرک ہو گئے۔ ترکوں نے پھر جنگ کیا۔ محمد بن احمد اور دھرمین
 سعید بن خرم یا کر محمد بن ہون کے مکانات میں جا چھے۔ ترکوں کو یہ خبر نہ ملنی اور وہ اس چلے ہوئے محمد بن ہون کے مکان پر چڑھ گئے
 اور ان کو اس کے دروازہ کر کے اسی مکان میں مار ڈالا۔ خلیفہ سوز نے یہ سن کر محمد بن ہون کا سر خرم میں کہ اس نے دو لوگوں کی جان
 بچانے میں غفلت کی نقل کرنے کا ارادہ کیا مگر لوگوں کی سعی و ہمت سے اس نے نہ کیا مگر ہلاک ہو گیا۔

مسافر و خارجی جو مصلیٰ کی گورنری پر مقیم تھے محمد بن جعفر بن محمد بن احمد بن باقی بن خذانی قادیانہ۔ موصیٰ کی پوتیس سنیں
 میں تھیں۔ باقی بن جعفر بن عبد اللہ بن مسافر و علی بن احمد بن باقی بن خذانی قادیانہ۔ موصیٰ کی پوتیس سنیں
 کے جہز و بیانی کے کوہ بڑھ و مصلیٰ میں کر قادیانہ کا سر وہ ایک سنین کو خرم کا قادیانہ نے اپنے باپ۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد
 خلیفہ مستحقین کے لئے ہو اس میں مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد خلیفہ مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد
 سعید بن احمد بن جعفر کے لئے ہو اس میں مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد خلیفہ مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد
 اس نے پہلی نو بیس اور دوسری نو بیس کے لئے ہوا۔ اس میں مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد خلیفہ مستحقین کے لئے ہو۔ سوار لکھ بھیجا کہ مسجد

میں کچھ اور پولیس نے بھی جہاں آکر قیام کر لیا ہے۔ دن کو تو وہ جہاں کی مصیبت بھگتا ہوں اور شب کے وقت وہ مجھے سے عروس کا کام لیتا ہے۔ سارے کو اس خطہ کے دیکھنے سے سخت اشتعال پڑا ہوا۔ غریب و غنوار کے لوگوں کو بھی کر کے حد وصول کا ارادہ کیا۔ حسین بن کبیر پر خیر پا کر روپوش ہو گیا۔ سارے اپنے اپنے حوزہ کو نبل سے نکال نپا۔ روزِ دفعہ اگر ان لوگوں کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اس میں بھی غوری جوش پیدا ہو گیا اور مستعد آواز ہو کر سارے کے پاس آ گئے۔

سارے کی موصول کی جانب پیش قدمی: ان لوگوں کے آنے سے سارے کی بیعت بڑھ گئی فوری صورت میں مرتبہ کر کے موصول کا رخ کیا اور جانبِ شرقی میں پہنچ کر لڑائی کا نذرہ گاڑ دیا چند دنوں تک عقبہ میں محمد والی موصول سے لڑنا رہا پھر وہاں سے مراجعت کر کے فرامان کے راستہ پر آنے لگا۔ خواہش کی وہ کی مخالفت پر بخار و زور مظہر بن سلیمان کے پاس گئے۔ ہندو نے بھی پا کر غصہ ہوئی بیعت کے ساتھ مقابلہ پر آیا سارے کے ہمدرد سات موخر و مع لڑائی ہوئی سارے ہندو کے ہمدردوں کو شکست دے کر سب کو مار ڈالا اور انجملہ غنوار بھی قتل۔ مرتبہ بجائے آدلی جاں رہے جوئے مظہر بن سلیمان کے گریختہ آئے پہنچا۔

اہلی جلولہ سے لڑائیاں: خورج جلولہ کی جانب چلے آئے اہلی جلولہ اور سارے سے حدود لڑائیاں ہوئیں جن میں فرستہ کے جنگجوؤں نے بھی کام آگئے یہ لڑائی بارہا وقفہ سے قطعاً ہوئی۔ سارے نے اہلی جلولہ کے مقابلہ پر آیا۔ سارے نے اس کو بھی شکست دے دی اور اکثر اہمال موصول پر قابض ہو گیا۔

حسین بن الیوب کی شکست: پھر ۲۵۵ھ میں الیوب بن عمر بن خطاب قصی کو موصول کی حکومت دی گئی اس نے اپنی طرف سے اپنے بچے حسن کو بطور نائب کے موصول پر متعین کیا۔ اس نے ایک بہت بڑا لشکر فراہم کیا جس میں محمد بن بن حارث بن القمان (امراء بنی محمد بن کاوا) اور محمد بن عبد اللہ بن سید بن انیس بھی تھا جس نے لشکر مرتب کرنے کے بعد جنگ سارے کو فتح دیا اور ملیر و اب کو چھوڑ کر سارے کے سر پر باج لگایا۔ سارے اپنا کپ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا۔ حسن نے یہ کہہ کر وادی ربات میں خلیج جنگ بجا دی لڑائی کا نذرہ گرم ہوا۔ لشکر موصول شکست ہوئی محمد بن سید ازادی مارا گیا جس میں الیوب سلطانہ اور اہل کی جانب ہلاک ہوئے۔

سارے کا موصول پر قبضہ: اس واقعہ کے بعد ۲۵۵ھ میں ایک ظیفہ (مخو) کی سرکردگی اور دوسرے ظیفہ (مہتری) کی خلافت اور گورنر موصول کی تہذیب سے غورج نے قائمہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ عبداللہ بن سلیمان ایک تاجر کا قصی موصول کی گورنری پر مقرر کیا گیا۔ سارے نے موخر و مع کو موصول پر نہ حائل کر دی۔ عبداللہ بن سلیمان وانی موصول خوف جنگ سے چھپ رہا۔ سارے نے شہر میں پہنچ کر باج خرچت و بیگ قبضہ کر لیا اہل موصول میں سے کسی کے کان پر جوں تک نہ رہی اس مقام میں بعد کا دن آ گیا باج سب میں اپنے ہمدردوں کے نماز اور کرنے کو گیا غلبہ و زور پڑ گیا اور بعد ازاں نے نماز جمعہ حد موصول کی طرف چلا گیا وہاں کا درالکھ تھا۔

سارے اور عبیدہ میں جنگ: ۲۵۶ھ میں غورج میں سے ایک شخص عبیدہ بن زہیر عمری نامی نے سارے کی مخالفت کا علم

ہلائی موصول کے غریب اطراف میں اس کو بھی مخالفت میں جو میں پیدا ہوئی اور جنگ اور لڑائی میں موصول ہوئی۔

(تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۷ صفحہ ۸۹)

بلند کیا عیدہ اور مسور سے خیرہ نامل (گنہار) کے ایک بیت جو اس وقت دو عیدہ و کینا خاکہ کی ملی کی توجہ قبول کی گئی تھی
 جائے تھی اور مساور اس کے خلاف تھا خوارزم کا ایک گروہ عیدہ کے ساتھ ہوا گیا۔ مساور نے حدیث موصول سے عیدہ کی
 طرف جنگ کے ارادہ سے شروع کیا۔ بہت سخت لڑائی ہوئی عیدہ مارا گیا اور اس کے ہمراہی میدان جنگ سے جاگ
 بھاگے۔

بلا و عراق پر قبضہ۔ تمرا سے دونوں بعد بنی زبیر سے ایک دوسرا شخص طوق نامی مسور کی خلافت پر اٹھ کر بنی امیہ بن
 احمد مدنی نے اس کے لئے ایک عظیم لشکر فرمایا کہ طوق نے ۲۵۵ھ میں مساور سے صف آرائی کی لیکن
 ناکامی کے ساتھ ہٹا دیا گیا۔ مساور نے عراق کے اندر بلا و پر قبضہ کر لیا اور عراق بھیجا باند کر دیا۔ سوئی بن جنادہ و بکباں نے
 ہر افری ایک عظیم لشکر کے ساتھ ہر افروغی کی گئی تھی۔ ایک چڑھا آئے۔ ابھی نوائی نہ پھرنے کی تھی کہ ہرج با کو کہ
 انہوں نے قلعہ مہدی کے خلاف طر بہادت بلند کیا ہے اور مسئلہ خلافت سے اس کو تارنے کی کوشش کر رہے ہیں مساور
 وہاں پہنچے۔

مقلع کا قتل۔ پہنچ کر وقت قلعہ مسترد رہی و فزادنی۔ عند خلافت بنی امیہ نے ایک بیت پر سے لشکر کے ساتھ عراق کو
 جنگ مساور پر روانہ کیا مساور نے حدیث سے نکل کر ان دو پہاڑوں کا ارادہ کیا جس میں کے محل میں تھے۔ مقلع پر جا کر
 مساور کے لشکر کے پیچھے حصہ پر جا پڑا اور نہایت تیزی سے مسور کا زخم گرم کر دیا۔ مساور پر ٹکی چوٹی پر چڑھ گیا اور اس کا
 حاصرہ کر کے جوئے وہاں کوہ میں گھیر گیا اور
 ایک مدت تک دونوں فریقوں میں شدید لڑائیاں ہوئی رہیں
 چونکہ مساور کے ہمراہیوں میں زمانہ جنگ عیدہ سے اس لڑائی تک انہوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تھی اس وجہ سے موقع پانے
 قلعہ کو سے تر آجایا ہوئی تو میدان جنگ میں صرف مقلع کا لشکر نظر آیا مقلع نے اپنے حریف سے میدان کو نماند کہچہ موصول کا
 دریا گیا۔ بلکہ موصول سے روانہ ہوا کہ وہ زیدہ پہنچا اور وہ زیدہ سے بخارام تھیں۔ ان کا ہوا غار چھپا اور اس کا انتظام کر کے
 موصول وہاں آیا وہ ایک روز قیام کرتے حدیث کی طرف کوچ کر پائے۔

مقلع کی مراجعت بغداد اور بنی مقلع نے موصول کو چھوڑا مساور لوٹ پڑا اور اس کے لشکر کے پچھلے حصہ پر قلعہ و جارت کا
 واقعہ سامنے کر دیا ہوا حدیث تک پہنچا۔ مقلع کے ہمراہیوں نے روزانہ جنگ اور سفر سے تھکے تھے تو زبیری سے جان چرانے کے لئے
 مقلع نے چند روز مسور میں قیام کر کے رمضان ۲۵۹ھ میں بغداد کی جانب مراجعت کر دی اور مساور نے دوبارہ ان شہر پر
 قبضہ کر لیا۔ واقعہ تھا کہ اس کا عرصہ دو اب بڑھ گیا۔ اس کے بعد ۲۵۹ھ میں مساور مقلع نے حدیث پر چڑھائی کی اور وہاں
 رازدار بھی رکھے۔ مقلع سے ۲۵۹ھ میں مقلع کے کثیر کے ساتھ حدیث پر قبضہ کرنے کا منصوبہ کیا۔ مقلع نے ۲۵۹ھ میں مقلع کے
 خوارزم سے مقلع میں جعفر مساور کی فریق پر لڑائی کے لئے بھیجا گیا۔ مساور نے اس کا قیام کیا۔ مقلع نے مقلع کی خاقانہ میں
 مسور کا ساتھ دیا مقلع دونوں نے اس کو تہ پایا۔

وصیف کا قتل۔ ۲۵۹ھ میں خلافت مقلع میں رک کر افراسیاب اور افراسیاب کی فوجیں مقلع پر حملہ کر رہی تھیں۔ مقلع کے روز چائی

باب: ۱۵

مقاریہ سلطنت کا قیام ۱۲۵۵ھ تا ۱۲۵۵ھ

مفتوح بن محمد، درہم کی بجائی، عمر و آستان میں ۲۵۰ ہجری میں ایک وکارتہ کے ہوئے تھا انہیں کے زمانہ میں ایک شخص ہوا انور بن ابی بکر سے لے کر تین ہزار تالی نالی اس امر کو کہ ہوا اور نورج سے سرکردہ رانی میں معروف ہو گیا چونکہ اس کے سرور میں رضا کار کے نہ سے ہوا ہم نہ دے اس وجہ سے وہ ایک وکارتہ میں بٹھائی گئے اس امر اور ہوا شاہ اور امام وکارتہ کا ایک گروہ اس کے ساتھ دس میں داخل ہو گیا تاہم درہم میں سن اور دینی جھٹان پر قبضہ کر کے ملایہ بن عبد اللہ والی خراسان کو نکال دیا اتفاق یہ کہ اس کے بعد ان سار کی باوجود زندگی کا خاتمہ ہو گیا درہم بن سن کے بجائے اس نے رضا کاروں پر حکومت کرنے کا اس کے زمانہ میں حکومت میں بہت کثرت ہوئی عمر یہ دور روہ کا بدوں اور سادہ دین تھا انلی خراسان نے قبیلہ و عمرانی کو فرار کر کے ہذا بھیج دیا۔ اٹھ کاروں نے جمع ہو کر مفتوح کو اپنا امیر بنایا۔

مفتوح بن ایٹ کی فتوحات مفتوح بن ایٹ ایک شجاع و باہر شخص تھا جس نے شہادت سے ہنگ چھڑا کر اور سال مردگی سے لڑا ان کو ہر لڑائی میں نصرت اور گاؤں کو دیران کر دیا۔ قادی ہوشیار اور چ۔ کتھ۔ دربار خفاست میں ایک۔ عین اس مصلحت کی پہنچ والی کہ اس نے طاقت برائی کے کاٹنے اثرات کا نالہ کے ڈپر کر دیا ہے اور میں ہر طرح غلبہ تسلیم کے پہنچ و فرار ہوا اور اس نے دھڑا بہت بہت غلبہ ملی جھٹان پر قبضہ کرتے اس کے دستور کی حفاظت کا نظام کر کے۔ لوگوں کو امر و نکرہ کی طرف سے اس کی وجہات ظاہر میں ترقی ہوئی مگر اس کی دولت بھی اس کی عزت کرنے لگے۔

براست پر قبضہ کچھ عرصہ بعد مفتوح بن ایٹ نے جھٹان سے امران خراسان کی جانب کوچ کیا ان دنوں خراسان کی حکومت کچھ عرصہ عبد اللہ بن طاهر تھا اس کی جانب سے ہوا پر کچھ دنوں میں انور بن محمد بن ابی بکر نے کراچیک لشکر مرتب کر کے متاثرہ آیا۔ مفتوح سے لڑائی ہوئی میدان جنگ مفتوح کے ہاتھ ہوا۔ محمد بن ابی بکر ہاتھ کھڑا رہا۔ ہمسب نے ہراہ اور پنج پہنچی کامیابی کا جوش کاٹا وہ اس واقعہ سے دلی خراسان اور اطراف و جوار کے امور کے خوش و خوار بنانے میں اس کے دلوں پر تازہ کی بہت اور عبد کا کچھ بٹھ لیا۔

کراچی پر قبضہ اسی زمانہ میں علی بن حسین بن علی ایک شخص غازی کی گوری میں جاتے تھا باوجودیکہ اس نے خراسان

در باہر خلافت میں ایک مدت سے نہ بچھا تھا۔ لیکن بھتان پر یعقوب کے تصرف و قبضہ کو گوارہ کر کے کرمان کی گورنری کی درخواست غلطی سے منکر کی گئی تھی۔ چونکہ خلیفہ مستر ان دونوں علی بن حسین اور یعقوب بن لیث کی حقیقت حال سے بخوبی واقف تھا، انہوں نے پاس سے گزرنے کی مان بھیج دی تاکہ دونوں پر بھرتے ختم ہو جائیں اور کم از کم یہ کہ ان دونوں سے ایک ضرور فنا ہو جائے۔ اور علی بن حسین نے قاسم سے طوطی بن طلحہ کو اپنا نائب مقرر کر کے کرمان بھیج دیا اور بھتان سے خلافت پٹائی کا فرمان پاتے ہی یعقوب منار بھی کرمان کی طرف روانہ ہو گیا مگر اس کے پہنچنے سے پہلے طوطی نے کرمان میں پہنچ کر قتل کر دیا۔

یعقوب نے قریب کرمان بھیج کر خیرام کیا پھر دو مہینے تک طوطی کے انتظار میں ٹھہرا، جب طوطی نے کرمان سے قدم باہر نہ کیا تو یعقوب نے بھتان کی طرف کوچ کر دیا طوطی نے اس کی مراد صحت کے بعد بھانے آراہن لشکر اور قیامی جگہ کے لیے وجہ کی مجلس منتظر کر دی۔ ابھی یعقوب بھتان لٹا کے راستہ میں تھا کہ جاہلوں نے اس کی اطلاع کر دی لوٹ پڑا اور ان کی سبقت کو ایک دن میں نئے کر کے طوطی کے سر پر آ بیٹھا اور چاروں طرف سے گھیر کر قتل و غارت گاہ پر آ کر قتل کر دیا۔ طوطی اور اس کے مصاحبین کا شہرہ ہرن ہو گیا۔ حواس باختہ ہو کر بھاگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ یعقوب نے کرمان پر قبضہ حاصل کر لیا اور طوطی کو پانچ ہزار تھیل میں ڈال دیا۔

شیراز پر قبضہ۔ علی بن حسین کو اس کی خبر ملی جس وقت کہ یہ شیراز میں تھا صفیہ کے ساتھ وہاں علی آگئی گئی۔ یہ سمجھ کر کہ اب شیراز کی بھی خبر نہیں ہے۔ یعقوب اس طرف ضرور آئے گا۔ فوراً ایک لشکر مرہب کے شیراز کے لیے ایک ایسے مقام پر انہر چڑھا جس کے ایک جانب تو سر پہلک پہاڑوں کا سلسلہ تھا اور دوسری طرف نہری تھی۔ راستہ ایسا تنگ تھا کہ دو آدمی ایک ساتھ نہ چل سکتے تھے۔ یعقوب بھی انتظام کرمان سے روانہ ہو کر شیراز کی طرف دو محاذوں علی بن حسین کے مقابلہ پر پہنچ کر چڑا کر دیا۔ راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ پائی۔ دوسرے دن یعقوب نے اپنے دو کاب کی فوج کے ساتھ سواریوں کو مرتب کر کے ایک پریشاد طلبہ، دوا اور گھوڑے کو بھیج کر انہر میں ڈال دیا اس کے پیچھے پیچھے فوج کے سواریوں نے بھی نئے نئے کر کے گھوڑوں کو نہر میں ڈال دیا۔ کاب سے رکاب ملانے بائیں کرتے گئے ہاتھ عزائمات میں نہر سمجھ کر کے علی بن حسین سے چاہا کہ مہمان کی عزائی ہونے لگی۔ بالآخر علی بن حسین کا لشکر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا اور علی بن حسین گرفتار کر لیا گیا۔ یعقوب نے اس کی آنکھوں کو کلوٹ کر شہر کا رخ کیا اور شیراز پر کامیابی کے ساتھ قبضہ حاصل کر کے بحان کی طرف روانہ کیا (یہ واقعہ ۲۵۵ھ کا ہے)

قاریہ پر قبضہ۔ جان کیا جاتا ہے کہ نہر میں کرنے کے بعد علی بن حسین اور یعقوب سے سخت لڑائی ہوئی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ علی بن حسین کو شکست ہوئی اس کا لشکر بکھر گیا پھر بڑا ہڑا تھا جس میں سواہلی (آؤ زو غلام) اور راکرا تھے۔ علی بن حسین کا لشکر شکست کھا کر غریب آفتاب کے وقت شیرازی طرف کو لا شہر گاہ کے دروازہ پر پہنچا تو ان کا ایک ٹکڑا تھا ہر شخص پہ چاہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو سب سے پہلے علی شیرازی میں داخل ہو جائوں کہ لوگ اطراف قاریہ میں منتشر ہو کر انہر تک پہنچ گئے۔ اس امر کو کہ علی بن حسین کے صحرا میں سے پہنچ کر آؤ آدمی کام آئے۔ یعقوب نے قاسم پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد علی بن حسین کو طرح طرح کی نیندیں دیں اور جبر و ظلم سے ایک ہزار تھیل جو اہر است گھوڑے، نکات حرب اور عرصہ و حق

نہایت بے رحمی سے لے کر لہو خونی، جل پڑ پڑا کر آیا۔ یہاں سے اپنے نال سپہ سالار محمد ہوس بخدا میں، انھیں نہ اس کے
 امراء و سرداران کا وہیں حکیم الشان فخر بھی تو۔ ان کو تو اس نے اپنی بغداد کے ساتھ غلامان و رعایا کو بھی ادا کی ہے خوش آئے۔
 یا شہدائے ہندو کہ اس نے ہمارے انھیں ہار دے دی ہیں اپنی اپنی۔ ہائی رہا ہندو کا فخر اس کو اس سے پہلے جو اپنی کہ طبعان بین
 طاہر نے بہت اہمیت میں نہ کچھ باقی رہ گیا تھا اس کو فخر ہندو، ہر شاعر کی حق ملی کر کے اپنے فخر میں ختم کر دیا۔
 فخریوں نے ملحق کر دیا کہ دیا۔ انھیں کے وہ اتنے توڑ ڈالے تھے کہ اس دہرہ پر کر کے ہرگز وہی طرف ہو گا۔ نام
 دلا اس اور فخریوں نے تھا تب کیا۔ لڑائی ہوئی، فرما اس پر محمد اس کو کلاکت نہ لڑی ہوئی۔ فخر ہندو نے باب تمام بہت اس کو
 نکال باہر کیا وہ اس کے ملک سے دور نکھر کر کے تھیں، سب کو لوٹ کر فخر کا دیا چاہے اب اس کو بھی لوٹ کر طبعان
 نے مجھ کو سرکے عبادت و بڑا کر دیا کہ اس کی غرض سے لشکر ہرمان و فرما اس کی جانب دلوں کر دیا۔

ابو احمد بن متوکل کی مخالفت پھر نہ نہ محمد کی خلیفہ متوکل، غنیمت بھری میں آپ نے اس سے خیر چاہا، پانچویں
 آئندہ وہاں کیا جانے کا بہت سی نے لڑائی ہار رہے تھے جس میں ان میں عبد اللہ کے پس جب اس میں اعلیٰ خلافت کی بہت
 بے رحمی کا یہم بھیجا، اعلیٰ کی یہ کہ ان ہوں ابو احمد بن متوکل بھی بخدا، جس جو جو تو جس کو طبعان متوکل نے اس سے، اعلیٰ طبعان کی
 رک تھا کہ بخدا، وہاں کیا تھا۔ طبعان نے اس کی مخالفت کی، اس کو چھپا دیا۔ فخریوں اور خواجہ الاسلام نے اس سے مل کر دیا
 اور اس پر کہ طبعان نے اس پر اسے طبعان کے ہر وہیوں نے مقابلہ کیا۔ شرم تک لڑائی ہوئی دسی، لگے دن جا سچ عبد
 خلیفہ متوکل نے ام کا خیمہ چڑھا لیا، بلوخر، سو گیا، پھر ان کو اس نے فتح ہو کر ابو احمد کی بیعت کرنے کی، وہ وہاں اس کو تیرپ
 دی، اور اس کے دیکھنے کی خواہش کی۔ طبعان نے ابو احمد کو باہر قال کر ان کو کو کھایا اور جس چیز کے وہ خواہاں تھے، اس
 کے، اپنے کا وہ دے دیا، چاہتا اس کا کچھ بخشہ ہو گیا۔ طبعان نے ابو احمد کی مخالفت پر چند فوجوں کو بھیج کر دیا اس کے بعد
 وہی فوج جس کے شعبان میں محمد کی مخالفت کی نہ تھی۔

عبد العزیز بن ولید کی گورنری، عبد الوہاب کے حالات عبد منافیت خلیفہ، صان عبد العزیز کی آسے چہ اور یہ کہ
 ابو ولید کرشن میں عبد العزیز بن ولید مامون نے اس سے اس سمجھ کر کہ اس نے اس کی قیادت سے خلیفہ اختیار کر لی تھی، حال کر
 دیا تھا، اس نے اس کی مرضی کے مطابق اس اطراف میں قیام کیا تھا۔ اس کے زمانے پر اس کا بیٹا عبد العزیز چاہتا تھا۔
 اس کو ولید خلیفہ تسمین اور فخر میں جیسا وہی شی اس وقت صلیب اس نے خلیفہ تسمین کی اطاعت کوئی لڑی، خلیفہ تسمین کے
 دھیمے کو تامل اور اسلطان کی کو زبردستی رحمت دلائی۔ وریف نے عبد العزیز کو بلا دیا کہ وہ کی نیابت کے لئے لکھا اور خلافت
 نیابت روانہ کی۔ اس کے بعد ولید تسمین کی خلافت کا شیرازہ دار نہ رہا، بلکہ خود بخدا۔ خلیفہ متوکل نے خلافت پر بھی افروز ہوا۔

محمد کہ نہ انداز میں اس سے سوئی میں چاہتا تھا، وہ جب اس میں جملہ دستبازان کے ساتھ نہ دیکھا، اس نے محمد سے
 انھیں پر متوکل عبد العزیز بن ابی ولید نے اس جہاز کی جہیت کے ساتھ یہاں کے باہر صرف کر لی، اور ایک نہایت خست
 اور تھک دیا، جنگ کے بعد عبد العزیز کی فوج میں ان جنگ سے بھاگ گئی۔ اس کے آخر میں اس نے اس سے کرمل کا ہاتھ ہے۔

مصلحہ کا کرشن پر قبضہ کرنے کا مینا ہی سے فوج میں کرشن کا قہر کا عبد العزیز اس فوج کو از سر نو صرف کر کے
 دوبارہ سپہان جنگ میں آکر ہاتھ سے اس مرتبہ بھی شکست کھا کر بھاگ کر ابو احمد نے اپنی فوج مندی کا جھنڈا لکھ کر

اب ظاہر ہوئے گا واقعہ سنئے کہ پنگامہ فردوس ہونے کے بعد سامع کے پاس ایازن کا کیا حکم تھا سامع نے ماہ رمضان ۱۲۵۵ھ میں کھڑے ہو کر بلا کھانا کچھ نہ ڈال کر ضرورتوں پہنچ کر لا کھجور عاری تھیں جس میں۔ سامع نے دسمین اور یزد و مکی در کے اس خزانہ کا دورانی کیا جو زمین کے نیچے تھا۔

اس خزانہ میں ایک کروڑ تین لاکھ چارایک کھربے زریر جڑی بوٹی قدر دارے توفی اور ایک کلو یا تو ستر تھامس کی
طیور مٹا حقل تھی۔ صالح نے ان سب ماں و اسباب کو برادر کر کے اپنے جتنہ میں کیا وہاں نے قہر کو برا بھلا کہنا شروع کیا کہ
"اس کم بخت نے چپاس جزیرہ چارہ کے لئے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا، مجھ کیلئے اس کے پاس اس قدر مال تھا۔" مجھے نقصان ماہ
اور مہینہ کے طے نہ ہوا اشتراک تھی تو کسی سترہ چل آئی اور بڑے ہی مسخرہ کو گرفتار کرانے لکھنئیں دے گا کا خان کا مالہ
اسباب میں ضبط کر کے اور راتے راتے ان کی زندگی کا کسی ذخیرہ کر دیا۔ اسی نے بعد ازیں جون کو گرفتار کیا اور اس کے ساتھ بھی
بھی رہا دیا۔ پھر حسن، علی گڑھ کی گرفتار کر لی۔ پھر برادری اس کے ساتھ بھی کیا گیا۔ حیات مستور کا کچھ حصہ باقی خانہ سرا۔
خلیفہ ہندی علی ان واقعات کی خبر پہنچی تو وہ ہراس ہوا اور عیس بھی نہ کہ بولا۔ ان لوگوں کی سازشوں کے لئے قید کی
حیثیت کا اطمینان حاصل کرنے کے لئے۔ امانتہ و امانتہ واجود

باب: ۱۶

خلیفہ ہندی ۲۵۵ھ تا ۲۵۶ھ

خلیفہ ہندی نے ستر خلافت پر مسلک ہونے کے بعد ہی کوٹہ میں اور مغلیوں کو سامراجت ظہور پاگل سرانے شری میں جس کی دوزخ سے ان کے اردائے اور کوشی، نکال دینے کا حکم صادر فرمایا۔ عدل و انصاف کرنے کی قرض۔ ہزار بار عام کیا۔ حالانکہ ان دنوں چاروں طرف قتل و غارت گاہی زباں کا حال تھا اور دوجہد جہاد میں جسے انتظام اور دوزخ کرنے میں شہر بقی خلیفہ ہندی نے اسطرح انتظام کر سکتا تھا کہ بی۔ قتل و غارت گاہی میں دوزخ کے ہر دینا مگر صانع بن و صیف نے اپنی حکمت ملی یا خوش انتظامی سے وہ نہ ہو سکی۔ پتہ پتہ میں کر لیا اور دوزخ دوزخ سے ساتھ حکومت و سلطنت کرنے لگا۔

دولت بنی بنا عبد خلافت: حضرت محمد سے اطراف و رے اور اسٹیشن میں غائب تھا اس کے ساتھ سچ و برابری کا نظام کی تھا۔ قیدی اور ستر نے جس وقت خلیفہ مقرر کے قوتے شرفی کر دیا اور اس کے امور سلطنت میں اضطراب و اختلال واقع ہو رہا تھا اہل اس وقت کے کہ خلیفہ مقرر سے ہاتھ سے نہ مگر حکومت چھین کر جانے کوئی میں بھاگ کر یہ حالات نگہ بھیجے تھے۔ محمد کا یہ خطا سہی کے پاس اس وقت پہنچا جب کہ اس نے ستر آکھن بنی دوزخ طوری۔ کے ساتھ بلکہ پرتیجا و دوزخ۔ چنانچہ ستر نے طبرستان میں آکھن بنی دوزخ سے سر کر آرائی کی۔ آکھن بنی دوزخ کو کھلتے ہوئی ستر نے اس کی لشکر گاہ پر قبضہ کر کے اس کے نکالت کو جرات میں تھے ظہور یاہ اور اس کے خقب میں دوزخ تک چلا گیا کوئی میں بھانے ستر کی دوزخ اس کے مطابق مراجعت کا حکم دے دیا اور انہاں میں کہ کوئی میں بھانے ستر کے آئے کا تھہر کر رہا تھا۔ خلیفہ مقرر کی معزوری و قتل اور ہندی کی بیعت و تخت نشینی کا واقعہ پیش آ گیا۔ وقت و وقت ان واقعات کی اور نیز اس امر کی بھی خبر پہنچ گئی کہ صانع نے شک حرای کر کے خلیفہ مقرر کا مال و اسباب لے لیا اور اس کے دوزخ اور امرات کی دوزخ کی ہے اور نیز اس امر کی بھی خبر پہنچ گئی کہ اسباب چھین کر نکال دیا ہے۔ کوئی میں بھانے ہر امور کو اس سے احتیاطی پیدا ہوا اور مجمع ہو کر کوئی میں بھانے کے پاس گئے۔ کہ میں کہ سامرا چلے پر تیار کر دیں۔ اس طرح میں بھانے دوزخ سے دوزخ آ گیا ان کوئی میں بھانے میں بھانے کوئی میں بھانے سامرا کی طرف سے کوئی میں بھانے۔

موکی بنی بھانے کی مراجعت: خلیفہ ہندی نے کوئی میں بھانے کی آدھ کی خبر میں کر دے میں قیام کرنے کا اعلان بھیج دیا اور آئے دن کوئی میں بھانے کی اخبارات اور خوشی سے ڈرایا مگر کوئی میں بھانے کے ہر وقت نہ کی اس کے امر کی نہ نہ ہر وقت کے ساتھ جو خلیفہ ہندی کا اعلان تھا سچی سے سچی آئے۔ کوئی میں بھانے دوزخ خلافت میں حکومت لکھی بھیجی۔ ہر دوزخ نے اس کی قسم میں

کی کہ انہوں نے بنایا جو چھپ سکے والا۔ یہ کی طرف مباحثہ کرتا تو اس کے سر اسی اس کو زندہ نہ چھوڑے۔ ان لوگوں میں
درویش کا اشتعال پیدا ہو رہا ہے۔ ظلیف ہندی میں کہ غاموش ہو گیا اور نہ بولتا، صیف کو توڑتی تھی جانب سے ظلیف ہندی کو
پر بھرنے کا موقع مل گیا، وقت ہے، وقت ہے، ظلیف ہندی کا حزانہ کی قدر، کس طرف سے نہ افراد دیکھ پاتا تو سوائی کی
فکایت کا آخر کھول دیتا اور بھلائی اور دوسری کے اثرات اس کے سر چھو جاتا۔

مہندی کی نظر ہندی۔ تا آنکہ اہم کریم ۱۹۲۵ء میں سوئی تھی بعد ازاں پہلے خیر اویس کے سامرا پہنچا۔ صالح بن صیف ج
میں کر چھپ۔ سوئی بن عاصیہ سار اور خانہ کی طرف چلا گیا اور نہ صرف کی اجازت طلب کی بلکہ قلعہ ہندی وہ بار
ز میں داخل ہوا۔ یہ بیٹا ۱۱ سالوں کی دافہ پانچوں رہا تو چند لمحہ تک سکوت کے عالم میں ماضی کی اجازت دینے کے مسئلہ پر
غور کرتا، ہاں اس کے بعد جن بھی مقدمہ کے عالم میں سر جوڑے ہوئے بیٹھے تھے، میں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ صالح بن صیف
نے یہ مسئلہ کے آئے کا انکار کر دیا ہے جس کوئی دوسرے کے بعد ظلیف ہندی سرسکت توڑ کر بیان کیا تھا سوئی بن جہا کا ماضی کی
اجازت ہی جانتے۔ "ام زبے کہ نہ تھا کہ وہی معاہدے کے مطابق تھا مہندی کو گرفتار کر کے باجوہ دے گل میں
نظر بند کرو بنا ایان مخالفت میں جو کچھ تھا کر لیں۔

تجدید بیعت۔ مہندی نے سوئی بن جہا سے مذمت کی لطف و صافیت کا خود شکار ہو سوئی بن جہا نے ظلیف ہندی سے پہلے
اس امر کا مقدمہ پیش کیا کہ آئندہ صالح کی جسم کا اختیار امور مصلحت میں نہ دیا جائے اور خابرو باطن مجھ سے ہمہ اہتمام
کے اس رہی جائے۔ بعد ازاں تجدید بیعت کی اور ہر ہر قسم کی پیش رفت ہو گئی۔ اگلے دن صالح کو اپنی مخالفت میں بلا بھیجا۔
وزراء کے قتل اور فیض خرم کے قتل و سبب نہیں جیسے کا جواب طلب کیا۔ صالح نے دوسرے دن آئے کا وعدہ کیا، جیسی
راست ہوئی سب خیر اویس ایک اور دائرے میں منتشر ہو گئے۔ وعدہ دو۔ چھ کے سوا کوئی باقی نہ رہا بدو ناچ و نرغہ جان
چھپ رہا اور سوئی بن جہا کے آگے اس کو ملائی نہ گئے۔

صالح بن صیف کا خط۔ آخری حکم ۱۹۲۵ء میں ظلیف ہندی نے ایک خط لکھا جس کو جہا شہابی نے اس کی خدمت
میں پیش کیا تھا اور یہ ظاہر کیا تھا کہ ایک ایسی صورت میں نہ بنے کہ غائب ہو گئی ہے۔ اراکین دولت اور سب سالاران
شکر جمع کئے گئے۔ سلیکٹ میں وہ سب نے خط لکھا۔ خط کے متن میں ہے یہ عبارت ہے اگر صالح بن صیف کے ہاتھ کا یہ خط لکھا
ہوا ہے۔ اس خط میں وزراء کے قتل کی وجوہات اور ظلیف خرم اور اس کی ماں کا دل و اسباب بیٹے کے واقعات تحریر کئے گئے
اور یہ نہیں لکھا تھا کہ "میں یہ خوف ہاں اور ختم و شاد کے فرو کرنے کے خیال سے سامرا میں چھپا ہوں" خط کا مضمون میں کہ
ظلیف ہندی کا دل بھرا پورا اور انہیں دولت سے غائب ہو کر ہوا "صالح سے اب تو صلح اور اتفاق نہ رہا اور دوسرا رہے۔ اگر
اس سے کسی جسم کی بھڑکی ہو گئی ہے تو اس سے ہرگز نہ جھجھکے گا جس نے بھی عدالت لکھی نہیں کی۔ اس پر نہ کہ یہ کہہ کر
کہ "ظلیف کا بیان پھر صالح کی طرف ہو گیا ہے اور اس نے اس سے سختی نہ کر لی ہے اور یہاں کلچر جتا ہے" اور بارے
اتھ کر چلے گئے۔

خرکواں میں اختلاف۔ اس کے دوسرے دن ایان شہابی کے اندر سوئی بن جہا کے کان پر تر کوں نے فتح ہو کر یہ واقعے
کا حکم کی یہ ظلیف ہندی کو مسند خلافت سے اتار دیا کیال نے اس واقعے کی مخالفت کی اور ان لوگوں کو اس امر کی دہشت کی کہ

ہم گئے اور ہمیں دینے کے لئے اور شرف بہرہ دینے کی تم کی کہ آج سے کوئی کام بلا حکم امیر المومنین کے نہ کیا جائے اور نہ کوئی خلافت پانسی کے کاموں میں دخل نہ پائے اور جیسا کہ خلیفہ مستقیم کے عہد خلافت کا دستور تھا، یہاں تک جا رہا ہو کہ ہر ذیہد ایک عریف پر پچاس پر ایک طیف اور ہر سو پر ایک طر مقرر کیا جائے۔ ہر قوم کی جائیداد میں ایک قلم ضبط کر لی جائیگی۔ ہر دوسرے سینے و خلف اور تنخواہیں تقسیم کی جائیں گی۔ ہم لوگ اپنی حاجت روائی اور مرض و سرور میں کرنے کے لئے امیر المومنین کے بہ مائی میں حاضر ہو کر یہ جو شخص ذرا بھل چلا، چر کرے تو راعی اس کا سرا مار لیا جائے اور امیر المومنین کا ایک بھی مال پکا ہو تو اس کے عوض شش ماہی بن بھائی کیل اور باجوہ کا کام فراموش کر دیا جائے۔ ہر سال نہایت سے ہر اسی مضمون کی عرضداشت الامام کی معرفت دربار خلافت میں ارسال کی گئی۔

عرضداشت کی منظوری یہ عرضداشت خلیفہ ہندی کے پاس اس وقت پہنچی جب کہ وہ بارہام میں انصاری قنایا اور خصوصیات کی غرض سے راجہ اور ذرا تھا فقہاء و علماء و ملا و لہجہ اور انہیں دولت حسب مزاج کھڑے ہوئے تھے تاکہ کھولا گیا وہ عرضداشت ان لوگوں کی موجودگی میں پڑھی گئی سب کے چہرے ہلکا ہوا کی آواز ملنے لگی۔ کچھ نہیں نہ پڑا جن جن امور کو ان لوگوں نے پیش کیا تھا وہ اہل بیت آخر سب کی منظوری کا جواب تھا۔ الامام نے یہ سید لا رہن لشکر اور ان کی دولت کو مدت و معذرت کرنے کے لئے چند خبروں سے پیچھے کی رائے دی۔

کریم اور شرفی محلات کے خدام کے مطالبات۔ چنانچہ سپہ سالار اہل لشکر اور ان کی دولت نے اس رائے پر عمل درآمد کیا اور الامام سے درخواست اور ان لوگوں کے سفروں کے کرایہ و رشاق محلات کے خدام کے پانسی کیا نہیں نے ان کے کرایہ کو کوشش التماس سے مانا۔ فرما ہوا۔ خلافت کو مراد آنکھوں سے لگا کر پڑھو اور ذہن کی پانچ تو قیادت کے حدود کی درخواست کی۔

- ۱) زیارات کی منہی نہ کی جائے۔
- ۲) جاگیر و مال کی خرید و بیع نہ ہو۔
- ۳) بیرونی خدام خاصہ سے نکال دیئے نہ ہوں۔
- ۴) طریقہ بنائے دولت داری جیسا کہ خلیفہ مستقیم کے عہد خلافت میں تھا ویسا ہی اب اختیار کیا جائے۔
- ۵) موہی بن بھائی و سرکار بن و سیف سے حسب چھٹی کی جائے۔ ہر دوسرے سینے و تنخواہ تقسیم نہ ہو۔ کبھی نہ ملائی کی دوسری پر امیر المومنین کا کوئی مال یا غریب و قریب مقرر فرمایا نہ جائے اور انعاموں کے قبضہ سے یہ سحر و جہد نکال دیا جائے۔

مطالبات کی منظوری اسی مضمون کا ایک خط لکھا۔ ہر سال لشکر اور اہل لشکر کے ہر سال لکھ کر روانہ کیا خلیفہ ہندی نے درخواست پڑھ کر فرمایا کہ یہ درخواست کی؟ کے لکھنے اور جواب دینے کا حکم دیا اور سپہ سالار اہل لشکر و امیر المومنین دولت نے بھی ان تمام باتوں کو منظور کر لیا جس سے وہ خواست کار تھے۔ علاوہ اس کے موہی بن بھائی نے ایک خط شہر سالار بن و سیف کے ظاہر ہونے اور بنی سے حسب دیکھنے کا لکھ بھیجا۔ ان لوگوں نے ان خطوط کو پڑھ کر جواب دیئے کا وہ دیکھ کر کے میرے درخواست کیا۔

[illegible][illegible][illegible]

صغاریہ حکومت کا قیام : معز قوچ خان نے اپنی زمینیں بیعتان قاضی اور ہر اچہ قبضہ حاصل کر کے اپنی دولت و حکومت کی بنیاد قائم کی اور باقیانی نے اپنی زمینیں جمع کر کے ایک حکومت چھوڑ دی جس میں بیعتان قاضی کی حکومت کا

علیٰ نقشبندیہ میں یاد رکھو اور خود بدست اہل حقین وغیرہ اس پر ملامت دینا فکر کے عجب میں تھا۔ رب ادب دکھانے کی فرض سے باکیال کے نکل کا حکم صادر کیا۔ عجب میں عجب نے اسی کا راسخ کر رکھوں کے وہ وہ دیکھ دیکھ جو سے مرعوب ہوئے کے ترکوں کو اس سے حدود اختیار نہ پڑا۔ اعلیٰ طرہ میں پر ہوا اگر جس قدر رزق کی فوجیں اس کے سینہ و پیرہن میں تھیں دو باکیال کے نکل سے جو کہ جوائیوں سے جا ملینا تھی فکر وقت مقابلہ کشت کما کر ہمارے کمر ہوا۔

مجتہدی کی گرفتاری: تہذیبیہ مجتہدی یا کثرت مشیر بحث سے ہوا تھا گا یا اقتدار و شیخ کی بظاہر باقاعدہ مفسر المسلمین
الاکابر المسلمین قتلوا من علیہم السلام کے رد و مسلان میں امیر المومنین ہوں کہاں بھائے جاتے ہو اپنے عظیمی طرف
سے لڑنے کوئی جواب نہ دیتا تھا تہذیبیہ یا کثرت مشیر سے کہ شاید وہ باقی پانے کے بعد قیدی میری طرف سے لڑیں یا نہیں کا
دورانہ کھول دیا اور ان کی ہتھکڑیاں اوڑھ لیں گاں دیں قیدیوں میں سے کسی کے اس سے خیال کی تاکید نہ کی۔ وہ باقی پانے
میں کھڑے ہو سکے۔ مجبور ہو کر اس میں کھیل افسر پر مبنی کے مکان میں جا چھپا ہوا انہوں نے شیخ کی دروازے تو ڈالے ڈالائے
ایک ٹیچر ہوا اگر کہہ کر جو حق میں لائے لاف و توحین کا کان کے پاس ٹھہرے نہ کر دیا۔

جہادی کا کلیہ اس کے بعد نواں پھور، شریلیف مینڈا کے معرکہ ہار کرنے کا طور پر ہونے کا نظریہ بہت دیر گزشتے اس سے انکار کیا۔ لیکن جیسے معزول کے مر جانے پر آدھی کا خبر کی بجائے انہوں نے ایک جھوٹا معرکہ بین بھائی کیا۔ اور دوسرے گھبرائے رہا۔ ان کے نظریے عام قتلہ کیا یہ دلائل اس کے ساتھ سے لکھا، ان کا مضمون قتلہ کا تھا۔

”کسی نامبرو گان کے ساتھ بھی بد مہندی نہ کی جائے کی اور نہ بھی اپن لوگوں کو دھوکہ دے جائے گا۔ نہ اپن لوگوں سے ساتھ کسی قسم کی چال چلی جائے کی اور نہ اپن لوگوں کے قتل کا یہاں دھوکہ دے جائے گا اور جب کوئی غلٹی اس کا کیا جائے تو یہ لوگ جس کو پاچن خیرہ تائیں، سو ہی بیعت کی جا بہن کی اپن پر ضروری قسم ہے۔“ - غلیظہ مہندی یہ خط دیکھ کر نہ خوش ہووے اور اپن لوگوں نے طریقہ غلیظہ مہندی کے قتل کو باج تھہر کر کے غلیظہ مہندی کا نام نہ کر دیا۔

ذوالِ ہجرت کی دوسری روایت : روایت مذکورہ بالا کے علاوہ ذوالحجین نے خلیفہ ہندی کے مژبول ہونے کی یہ روایت بھی کی ہے کہ کس نے اور کیا: بات شاہی کے تو کہیں نے خلیفہ ہندی کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض و درخواست کرنے کی اجازت چاہی۔ خلیفہ ہندی نے حاضرین کی اجازت اسے ان ہی جہاں بار غفلت سے اٹھ کر چھری کی طرف پھانسیا۔ ترک چار ہزاروں جمعیت کے ساتھ وہاں غلاظت میں حاضر ہوئے اور یہ درخواست کی کہ جو جھوٹا سا لارہاں بھرتہ معزوں کو اپنے جائیں اور ان سے حساب نہ لی جائے اور عہدہ ہائے بلبلہ پر خاندان غلاظت کے افراد کو درگئے جائیں۔ خلیفہ ہندی نے اس درخواست کی شکوہ کی کا جہہ کر لیا تو اپنی اپنی قیام گاہ پر واپس آئے۔ صبح ہوئی تو یہ لوگ ایجا وودہ کے خواست گار ہوئے۔ خلیفہ ہندی نے سہزادی کی کرنی انہیں چندہ تو دے کر انہیں واپس لایا وودہ کا ایجا وودہ میں رہا۔ بان آہستہ آہستہ تھما دی خواہش کے مطابق تمام کا تمام: بنجام: بیچے جائیں گے تو اس نے نہ مانا خلیفہ ہندی نے امر دیا کہ ان تمام لوگ: طلب اقرار کرو

۱۰۔ طایفہ صنف کی نصف غلاما، محاسبہ میں کمزوریات و عیوب و نقصان صنف حرج اور اس میں نقصان و عیوب کی سے آراستہ قیاس سے ایک سو سو غلام و عیوب کو یکجا چھوڑ دیا۔
شرابی کی امانت سے کوئی بھی ایک گھنٹہ سے زیادہ کوئی کام نہ کرے۔ جسے چھوڑ دینا غلام کی ذات اور اس کے عمل کے خلاف ہے۔

ہمدردی اور محبت اسلامی کی وجہ سے اس کی شان و شوکت بڑھ گئی اس اطراف میں ان کے تابعین کثرت سے تھے۔ احمد بن خلکان نے چرخ پا کر ایک لشکر ابو عبد الرحمن کی طرف روانہ کیا۔ ابو عبد الرحمن نے امیر لشکر سے معذرت کی کہ میں نے فتنہ و فساد برپا کرنے کی غرض سے خود راہ نہیں کیا بلکہ مسلمانوں کی اذیت اور تکلیف رفع کرنے کے ارادے سے کمر بستہ تھا مگر یہ اس طاوان میری مانت سے واقف نہیں ہے تم جا کر انہما سے میری حالت بیان کرو اگر وہ تم کو واپس بلا لے تو تمہارا دل و دم تم لوگ معذور سمجھے جاوے گا۔ امیر لشکر نے اس معذرت پر توجہ نہ کی صرف آرائی کر کے لوٹ گیا۔ ابو عبد الرحمن نے اس کو شکست دے دی وہ بھاگ کر اسولین پہنچا۔ احمد ابن خلکان کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو امیر لشکر سے سخت ناراض ہو کر ابو عبد الرحمن کو اس کی حالت پر پھوڑا۔ ایسا بھی ابو عبد الرحمن نے نہ ہر پنج بھاؤ کی طرح یاد کر کے پرہیز کر دیا۔

عمر کا اشوٹمین۔ عوام و دشمنین میں جہاں کہ آپ بھی میر کر رہے تھے ملوی زور دہری سپہ سالار۔ دس سے جنگ نہ ملنے لگی۔ اپنے بچے نظر الٹوں نے ہارے ناپ دوسرے کے مقابلہ پر پاؤں اٹھا دیوں حریف جنگ کرنے پر تلے ہوئے تھے مگر عمر عمر کی دوا سننے میں سپہ مصر وہاں سے نہ نکلا کہ جبکہ نہ جاتی مرنے سے متحذرا انہوں نے بعد ملوی اور (اس سنی) کو شکست دے دی۔ اس نے زانی کا خاتمہ ہو گیا۔

ابن مونی بھاگ کر اسولین پہنچا اطراف و جوار میں چلنے و گھومنے کا ہاتھ بڑھایا۔ احمد ابن خلکان نے مصر سے ناپ لشکر جرار روانہ کیا۔ ابن مونی دس سے نظر ہو کر عید اب کی جو تپ جاکا اور نہ یا خود کر کے کہ معظمہ پہنچے۔ مگر اپنی خبر جو کہے۔ اہل کہنے میں مونی کو گرفتار کر کے احمد ابن خلکان نے پاس بھیج دیا۔ ایک مدت تک قتل میں رہا بعد ازاں رہ کر دیا کہنا۔ مہندہ چھاپا اور مای سر زمین پاک میں چار تھن تسلیم کر دی

محمی بن زید کی بغاوت۔ اسی ۳۵۱ھ میں علی بن زید ملوی نے کوئی میں دولت عباسیہ کے خلاف طرد و مارت بھڑکیا اور کوئی پر قبضہ حاصل کیا۔ اسے گور کوئی نکال دیا خلیفہ مستقر نے شہنشاہ بن مکیال کو روانہ کیا علی بن زید نے پہلے ہی مصر کے شہنشاہ بن مکیال کو شکست دے کر اہل کے بہت سے مہاجرین کو مار ڈالا اب خلیفہ مستقر نے کچھ رتر کی کو جنگ علی بن زید پر متعین کر دیا علی بن زید نے خبر پا کر کوئی سے نکال دیا چلا گیا۔ کوئی نے خیمہ شمال ۳۵۲ھ میں کوئی پر قبضہ کر لیا اور علی بن زید بھاگ گیا اس میں شہنشاہ بن مکیال نے عمر بعد از خود خیمہ نہ کوئی کے لیے رکھ رکھنے سے دوبار علی بن زید پر چڑھائی کی لڑائی ہوئی۔ علی بن زید کے بہت سے مہاجرین مارے گئے اور فتنہ نہ ہو گئے۔ چنانچہ جنگ کے بعد کچھ کوئی لوٹ آیا۔ مگر کوئی نے اپنا بازو خلیفہ مستقر کے سامنے چلا لیا اور وہیں شہنشاہ بھاگتا خلیفہ مستقر نے ۳۵۳ھ میں ایک لشکر جمع کر کے سپہ سالار۔ دس کے روانہ کیا تمام مکر اہل ابن لوگوں نے اس کو مار ڈالا جس سے اس کی مادی و معنویوں کا خاتمہ ہو گیا۔

بعض کا بیان ہے کہ محمد بن مسدد کے پاس چلا گیا تھا اور اس نے ان کو کسی سے شہنشاہ قتل کر ڈالا۔
کہ نہ میں نہیں بن نہ نہ لہی نے رہے پر قبضہ کر لیا تھا۔ وہ مونی بن بھاگ اس سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کیا گیا تھا۔

زنگیوں کے بغیر حلال۔ ہم پہلے آئے ہیں کہ خلیفہ مستقر نے مسدد بن حاجب کا منصب گورنر کی مقرر کیا تھا جس نے حاکم تھا۔ چنانچہ مسدد نے مسدد بن حاجب کی بھیج کر انہوں پر حملہ کیا اور پہلے ہی حملہ میں ابن کو سپہ سالار جنگ سے ہٹا دیا۔ مگر دوبارہ وہ

موفق اور فتح کی پیش قدمی، جیسا کہ پہلے ذکر کیا ہے، جس کو خلیفہ مسند نے اپنے بھائی ابو اسحق کو منصب
تھریں اور واسطی کی گورنری عطا فرمائی۔ فتح کو خلعت فاخرہ دی گئی۔ یہ واقعہ ۳۵۸ھ کا ہے اور ان دونوں گورنریوں
کے مقابلہ پر جانے کا حکم دیا۔ ایک عظیم لشکر کے ساتھ یہ دونوں دھور روانہ ہوئے۔ خلیفہ مسند نے اپنے بھائی کی
مشیت کی۔

علی بن ابیانی کی فتح اس وقت ملی جس امانہ پر علی بن ابیانی نے جو بھائی نے اس پر واقعہ رضیت
از نگین کا سردار، مساپنے چند ہزار سپاہیوں کے ساتھ اس کے لئے واسطی کے لئے کی غرض سے ہرجا
جا رہا تھا۔ چنانچہ جس وقت موفق نے ہرجا کو پہنچا تو وہاں تیار جنگیوں کا لشکر عرب کو کہ اپنے ارد گرد کے پاس چلا گیا۔
انہیں کے سردار نے علی بن ابیانی کو موفق کی طرف سے ہرجا کو دیا۔ فتح کے دیکھ کر وہ بھی جو موفق کے ساتھ
تھیں ان کی کڑائی ہو گئی۔ انہوں نے جنگ میں شریک ہو کر ایک تیرہ دنوں میں مسند کے صدر سے اسی وقت ورتپ سرمہ لیا۔ اس کا
خاکہ لشکر بھاگ کھڑا اور بہت سے ہرجائی گرفتار کر لئے گئے۔

مسند کے شیر ابو نصیب اس واقعہ سے موفق کو اپنی اور ترتیب لشکر کی ضرورت محسوس ہوئی۔ فتح کے جانے سے
موجود سرداران جنگ سے علی کی جانب چلا۔ انہوں نے اس پر قیام کر کے اس کی فوج میں مصروف ہوا۔ اتفاق سے لشکر میں
واریا چھوٹ گئے اور اس کے اکثر ہرجائی پیار ہو گئے اور بعض ہرجائی بھی گئے۔ انہوں نے اس کے کوچ کر کے بارود چھایا تو اس وقت
اس کی جڑ اچھاڑا۔ اس وقت ترتیب لشکر میں مشغول ہو گیا۔ اب اس طرف سے ایک گونامیہ اس کو بھی تفریق کے طور پر چلا
پڑا۔ اس نے اس کو بھی ابو نصیب پر ہونی۔ عنوان جنگ نہایت خطرناک اور خون ریز تھا۔ اس سرکردہ جنگیوں کا ایک گروہ کچھ بارود
بہت کی موجودگی میں کون پہنچا۔ انہوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ چھراں گئیں۔

اختیار جنگ پر ابھرا۔ اپنے ہتھیار بارود کس و ابھی آبا۔ یہ وہی آ۔ تھے۔ مسند کی لشکر کا وہی آ۔ ایک گئی
خود اس کی جانب کوچ کر دی۔ واسطی کے آ۔ واسطی کی غرض سے اس کے کچھ ہرجائی اس سے جدا ہو گئے۔ اس نے
بھی واسطی میں کچھ دنوں کے بعد اپنے چھوٹے ساتھیوں کے ساتھ آگئی۔ اب ہرجا ہرجا کر دی۔

علی بن محمد ہرجائی کا قتل جس وقت اس نے ہرجا کو بارود کس و ابھی آبا۔ یہ وہی آ۔ تھے۔ مسند کی لشکر کا وہی آ۔ ایک گئی
خود اس کی جانب کوچ کر دی۔ واسطی کے آ۔ واسطی کی غرض سے اس کے کچھ ہرجائی اس سے جدا ہو گئے۔ اس نے
بھی واسطی میں کچھ دنوں کے بعد اپنے چھوٹے ساتھیوں کے ساتھ آگئی۔ اب ہرجا ہرجا کر دی۔

[illegible]

عمر بن ابی اسحاق کو شکست چنانچہ مسعد بن عبد الرحمن بن عوف نے میدان جنگ میں پہنچ کر علی ابن ابی طالب کو قتل کیا۔
ابن ابی اسحاق نے مسعد کی قاتلہ پر آواز بلند کر کے کہنے لگی کہ اب تو تم کے دانت کھٹے ہو گئے اور بے تیرنجی کے ساتھ
بھاگ کر رہی ہوئی تم سب کے منہ پر وہ اپنے فریق منہ پر ڈھکی ہوئی ہو کر رہا۔ جو علی بن ابی طالب نے اپنے چار وارن بھیا
وہ تیرائی خود بخود روک لی دوسرے دن ہندوستان میں مسعد نے پورا اپنے لشکر کو مرتب و آراستہ کیا اور ان کا منہ علی کے
دانت کے نیچے رکھ کر رکھ دیا۔ یہ سارا اس شدت کا تھا کہ علی بن ابی طالب کا لشکر یہ کہہ ہو کر کہ ان ہتھ سے بھاگ نکلا۔ ان
ابن نے ہر ہندو کو کہنے کی دشمنی کی ٹر کارا۔ کہ جو علی بن ابی طالب کی ایک آواز اور اس سے کلام ہو گئی وہ ہتھ سے
بہت تیر کر کے گئے۔ علی ابن ابی اسحاق نے اس واقعہ پر کہا، عبد الرحمن بن عوف، جو درحقیقت لشکر کے خول سے تلوار ہندو
میں چلا گیا۔

مادر و پرستار ایوانی، یواں راتے باورس تھیلے واقعہ شہر ایوانیکو ٹکٹ یونگر و ہارڈا، ایوانیکو ٹکٹ

[illegible][illegible]

کائنات پر قبضہ: بھارت کے روانہ ہو کر کمالی پہنچا، اور تین دنوں کا سفر کیا۔ اس کے بعد ایک کامیاب فیصلہ متواتر طور سے اس نے۔

[illegible]

گروہ اشجرات اور باؤنٹس پر قبضہ پھر جتنا سے جرات چلا آیا اور شیر کرنا کا خاصہ ہو کر آیا۔ ایک مدت کے خاصہ کے بعد اہل شیر نے شیر مار کے روزانہ کھول دیئے یعقوب بن لیث نے اس پر قبضہ حاصل کر کے یروشلم پر حملہ کیا اور مصعب بن علی بن طاہر بن حصین کو گرفتار کر لیا پھر ان کا طاہر بن عبد اللہ نے سفارت کی مگر یعقوب بن لیث نے اس کو رہا نہ کیا۔ اس کے بعد جرات اور باؤنٹس پر بھی قبضہ حاصل کر کے جتنا ان کی جانب لڑا ان کو اس جتن کی توفیق پر فائدہ بخیر حاصل ہو کر رہا۔

صغارا اور عبداللہ بھڑکی: ایلہ زمانہ راز سے منتخب ہیں یہ۔ یہ اس کا جلیب دیقی قیاس وقت یعقوب کا مالی اور بھڑکی قوت پر مبنی دور، اس نے عبداللہ بھڑکی کا، چنی حکمت ملبوس سے مضبوط و کمزور کر دیا جس وقت عبداللہ بھڑکی کجفان چھوڑ کر خراسان کی طرف چلا گیا اور محمد بن طایز والی خراسان کے یان جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ یعقوب نے محمد بن طایز سے اپنے حاکم سے توبہ دے دی (حزب بھڑکی) کو کالماب کیا محمد بن عبداللہ نے عبداللہ بھڑکی کے دینے سے بھڑکی کو

صفا کا پیش پور پر قبضہ کیا۔ یہ پریقوب نے فرمان چائی کردی اور فیشتا چورہ جاکر گھیر لیا۔ محمد بن طاہر نے ملاقات کی خود بخود کی قیوب نے انکار فرمایا تب محمد بن طاہر نے اپنے اعزاء اور دوستوں کے معزز و مجبوروں کو قیوب سے ملنے کو روانہ کیا۔ تاہم قیوب انہوں سے یہ اعتراضات طافرائی نے ہدایت نامہ واصل فرمایا۔ میں نے درود و جہر شتا پور میں کھسکر محمد بن طاہر کو ملنے ان کے خاندان، اولاد، نذر قرار لیا اور انہی جانب سے ایک شخص کو تیش پور پر مامور کر کے دربار طاہرقت میں ایک خطی عرضداشت بھیجی گئی۔ اہل فرامان نے اس وجہ سے کہ محمد بن طاہر اپنے فرامان شخصی کے ادا کرنے میں دیر میں اور پہلوئی کا قہار طاہرستان شہر میں اس کے غالب و متصرف ہو جائے گا تو یہ امر پشیمانہ ہو گیا جس وجہ سے میں نے فیشتا پور میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا ہے۔ مگر محمد بن طاہر کو کس اس کے اہل و عیال نے گرفتار کر لیا ہے۔ خلیفہ مستند نے قیوب کی توقع کے خلاف یہ فیصلہ کیا کہ باہرات، اقبال و تہار یہ شخصیت کو اور مذکورہ پہلے یہ ہے کہ جس قدر طاہر تہارہ قبضہ و تصرف میں ہیں ان پر اس قدر وہ درجہ دار۔ ماحول خاندانہ ریتو یا چائے گا۔ درمیان دولت عباسیہ کے خاندان میں شاد ہو جائے گا۔ یہ واقعہ ۱۲۵۹ھ کا ہے۔

خیشا پور پر قبضہ کی دوسری روایت۔ بعض نے یعقوب کے خیش پور پر غلبہ و تصرف ہونے کا واقعہ یہ بیان کیا ہے کہ گجرات ہندوستانی خاندان کے قوائے حکومت متضلل اور کمزور ہو جانے کی وجہ سے اس کے بعض سرداروں کا رب نے یعقوب بن نیت سنا کر کوٹھ بیچا کہ "سوتی مٹا سب ہے محمد بن طایر کی قوت"۔ اہت پائلس سب جوتی ہے خیشا پور پر تو کر قبضہ کر لو"۔ یعقوب نے پہلے اس امر کی تحقیق کی بعد اس میں محمد بن طایر کو لکھ بیٹھا "تو محمد حسن بن زید طری حضرت ان کو یوں غوراً دہاتے جانا جو اس دہے سے کچھ دہاؤ غلات سے اس کی روک تھام کا حکم آیا ہے تم نے کسی قسم کا کھجور دکلا نہیں ہے جس غلات بنیادی کے حکم کی تعمیل کرنے کو روکنا یا جانب جانا چاہتا ہو تم اپنے اپنے محلہ کی طرح کا نظریہ نہ پیو"۔

میں نے عرض کیا کہ میں نے اس سے کچھ بھی نہ کہی تھی یا اسے نام پیدا ہوتی۔ انہوں نے اس طرف سے کچھ پایا غروٹ کر دیا اور مجھ کو طاہران کی مہافت نہ کر دیا جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ کو طاہران کے قبضہ سے خراج ان نقل کیا اور اول مقدار کی کھجانی کے طور پر۔ یہاں اڑنے کے بعد میں کہہ سکتی ہوں کہ وہی ہوا ہے۔

اذکر تھیں کہ بدو علیا لیا بنی خلیفہ حسنہ نے سوچا مصلحت کی خبر کرنی پر یہ سالہا دان ترک سے اساتھیں نامی ایک نامور سپہ سالار لیا بنی کر لیا تھا۔ اس نے اپنی جانب سے اپنے لڑکے اذکر تھیں کو لیا بنا دیا۔ اول وقت میں سوچا کہ وہاں کیا اذکر تھیں نے مصلحت میں پہنچ کر اذکر تھیں کا پاس لیا نفس لیا شراب تو فی زمانہ اس کا دار اور مصلحت لیا اپنے دار ایک لشکر کے لئے یہ مصلحت کی مصلحت میں ایک صورت پر کارباز اور اسے درازی کی صورت بنائی۔ اسے بلیس چھری نامی ایک بڑا رنگ میرت نے پہنچ کر اس صورت کی حالت پہنچی۔ لیکر نے اذکر تھیں سے اور انہی کی مصلحت جاری و از نو تھیں نے اور انہی کو لیا کر اس کے خوب بنو۔

پنجی بن سلیمان کا قہر وہاں شیر ہواں سے شہل لیا یہاں اسے ہر کھور و کونے لکھارے پر قرار پانی کے خلاف حسن کو اس کی ہلاکت کی پہنچ۔ اذکر تھیں کو اس صورت کی خبر پہنچی۔ لشکر حزب کر کے چلا آیا اور ہذا جنہا لیا لیا شراب کر دیا۔ اہل شہر بھی بن ہو کر لڑنے لگے۔ آخر اس مصلحت میں نے اذکر تھیں و شیر سے مار کر نکال دیا اور شہر کو کر بھیجی بن سلیمان کو حومت مصلحت کی لڑی پر غلام۔

پیشم بن عبد اللہ کا مصلحت پر حملہ اس اثناء میں لایا جو کاہور۔ مہا۔ اساتھیں نے پیشم بن عبد اللہ بن محمد قلیو سے وہی کو سوچا مصلحت کی مصلحت اور اہل مصلحت کی کوشش کی تاکہ اپنی پہنچ چھوٹے مصلحت کو لیا لیا و بلیز دیا۔ ایک مدت تک اہل مصلحت نے رہے۔ طریقوں کے ہر اور آئی نام آئے۔ پیشم بھور ہو کر اہل مصلحت لیا۔ نے جوئے میں کے اسحق بن ایوب قلیو (بزرگمان کے دادا) کو کشمیں لیا۔ ایک مدت تک اسحاق بھی حاضر و کئے۔ اسحاق حاضر و شہر بھیجی بن سلیمان بھی ہو گیا۔

اسحاق و یحییٰ بن شکب اسحاق نے اپنی ملازمت کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کی وہی مصلحت اور مصلحت نے کام لینے لگا شہر ہوا کی بعض سمت کی۔ یہاں پر بھی زمین اور کھجی۔ اہل شہر نے بھی بن سلیمان کو مصلحت میں اس وقت لشکر کے لئے لایا دیا۔ اہل شہر کو اس سے بے جا ہوا۔ اہل شہر نے مصلحت اور مصلحت کے اسحاق و یحییٰ بن شکب نے چاہے اس سے ان پھر لائی شہر ہوا کی اور انہی طرف سے شہر ہوا کی۔ اسحاق اہل شہر سے براہ خط و کتابت کر رہا تھا اور ان کو طریقہ طرح کی مصلحت میں لایا تھا تاکہ اہل شہر سے اس امر پر مصلحت کر لی کہ اسحاق شہر سے اس کو ہوا لیا شہر قیام پذیر ہو چکا تھا اسحق ایک ہفتہ تک یہاں تھا شہر ہوا۔ اس کے بعد ہی شہر ہوا اس نے لشکر سے ہوا ہوا اس (لائی) اس میں بھی اس سے آتش جنگ پھر لڑا۔ اہل شہر نے بھی ہوا کر اسحق کو مار کر شہر سے نکال دیا اور یحییٰ بن سلیمان مستقل رہا۔ مصلحت پر حکومت کرنے لگا۔

جنگ اس بن خازن و مصلحت اس سے چشمہ شہر سے نکلا یہاں وہ مصلحت پر محمد بن ابراہیم قلیو کے مصلحت نے

ہر شیخ: یہ علماء دینی ہیں۔ حالات مہربان! (مستطاب)

تھکے تھے اور بہت سے سخت قحطی سے مرچے تھے باقی ماندہ جو تھے وہ خواہیں داغہ بے حسن و حرکت پڑے۔ قحطی و قحطی دور
مناجیہ کی طاقت انہیں کہان میں دین، اصل اپنے ہر ایسے کا یہ ہیں، کچھ کرنا چاہا اور قحطی بھاگ کر ہوا عقار نے اس
کے لشکر کاہ میں نہیں کر جو کچھ پایا بعد اس میں اسباب کے جو وہیں قحط کی شکست سے ہیں، اصل کے ہاتھ آئے قحطی آیا۔
اس واقعہ سے عقار کے حسب و باب کا نسخہ بنو گیا اور کس باد قحطی پر اس کا ہدف ہو گیا۔ سو بھات قحطی پر اپنی طرف سے
حالی مقرر ہوئے۔

اس ہم سے قحطی جو کر ملی زم پر اس وجہ سے کہ انہوں نے اس واسطے کی ضمانت کی تھی عقار نے چڑھائی کر دی۔ اور
جوش دہریہ میں ایسا ہوا پر قبضہ کر لینے کی بھی طبع، ہمیں میر ہوگی۔

جنگ نہ ہو۔

آل لیلٹ بن نصر اہل بلار نے ابو ہاشم محمد بن عمر متاربع بن لیلٹ بن نصر بن یزید کو امارت کی تری پر بٹھا کر کچھ عرصہ بعد اس کو معزول کر کے احمد بن محمد کو امیر بنایا۔ محمد بن یزید نے اس کو بھی معزول کر کے حسین بن محمد کو شہر کی حکومت سپرد کی۔ پھر جب اس کو بھی معزول کر دیا تو نصر نے اپنے بھائی اسماعیل کو بلایا۔ نئی تمام حکومت سنبھال لی۔ اس اثنا میں رابع بن ہرثمہ (پہلو بزرگ دلی) فرار ہوا اور معمار اس ملک پر غالب و مشرف ہو گئے۔

اسماعیل اس وقت اسماعیل والی بلار نے اس سے خط و کتابت شروع کی اور باہم محاورت و اتحاد کا عہد و پیمان کر کے سوچا۔ ہرثمہ کی حکومت حاصل کر لی۔ قرہوں نے اسماعیل و عمر میں کہہ بن کر کی چلوادی۔ چنانچہ نصر نے ویدھ میں اسماعیل پر چڑھائی کر دی۔ اسماعیل نے رافع ہرثمہ سے مدد طلب کی، رافع بن ہرثمہ ایک کثیر الشہرہ و فوج کے سرکردہ کسی کی کمک کو بخارا پہنچانے کی نوبت نہ آئی۔ دونوں بھائیوں میں مصافحہ ہوئی۔ رافع فرامان کو نہ آیا۔ اس نے بعد بھرانہ دونوں بھائیوں میں برائی پیدا کر دی جو رزمی و فوجی کی حد تک پہنچی تھی۔ ویدھ میں ایک سخت و خوں ریز جنگ کے بعد اسماعیل کو نصر پر فتح نصیب ہوئی جسے اہل نصر بھائیوں سے دور و حاضر ہوا۔ اسماعیل نے دوا کر کے بہت دیر کی اور یہ سترہ گری امارت سرحد پر اس کو بطور افراد و صلہ و فدا کی بیعت میں بخارا کی امارت کرنا پڑا۔ اسماعیل نہایت مختصر حوائج گئی اور اہل علم و ادب کا تہ و دان تھا۔

ولی عہد کی بیعت جس وقت موہن بن یزید گورزی ولایت شرقیہ سے مستغنی ہو و طیفہ حضرت نے اپنے بھائی ابو موسیٰ کے پیچھے کا قصد کرنا تھا چنانچہ اس شخص نے حاصل کرنے کے لئے خواہی کی۔ ویدھ میں اور باہرام شہنشاہ کا قصد کیا۔ ہرثمہ و دارا کیسے شکست و صدمہ بردار حاضر ہوئے۔ طیفہ حضرت نے ایک مختصر تقریر کے بعد چلے گئے۔ چھتر کا پناہ لی ویدھ آیا اور موسیٰ بنی اللہ کا مبارک لقب مرحمت فرمایا۔ موسیٰ بن بنائو اس کی بیعت منایت کی۔ فرخہ یہ مصر شام جو یہ موصول اور مینہ طہری فرامان اور ہرثمہ جانتی کی سند گورزی معارف دہائی۔ اس جلسہ میں یہ بھی قرار دیا کہ ہرثمہ اور ولی عہد بھائی ابو احمد ہوگا۔ اس کو ان صر اللہ بن اللہ اسماعیلی کا لقب دے کر ہرثمہ کو فوجی طریقہ کا کھنکھ کا بدلہ بخارا خازن اسمعیلان کرنا اور بخارا کے راجہ و راجہ و راجہ کو مدد دینی حکومت نہایت کی۔ دونوں ولی عہد اس لئے دوا و صفا دیا دے اور یہ شاہ کی کراہی میں مر جاؤں اور اس وقت تک بھرا پانچ نہ ہو تو پہلے موہن کی مسئلہ خلافت پر متفق ہو بخارا اس وقت فرار ہو کر بخارا حاضر ہوئے۔ بیعت لی تھی۔ بھٹکر جا پے سے صورتات مضرب پر سوئی بن بنائو کرنا کیا۔ محمد بن ویزد اہل قلعہ کے سپرد ہوا بعد ازاں اس وقت میں اس کی ہر اتالی کی مہم اس کے سر پر چھائی معافی کا خواست کر دیا۔ بجائے اس کے اسماعیل بن علی کو یہ عزت و عہد دینا پڑا۔

قرہوں میں احمد کے بعد طیفہ حضرت نے اپنے بھائی موہن کو بکھیرا سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ موہن نے اپنی جانب سے ہوا اور ہرثمہ اور گورزی پر سردار بنی ہو کر کے بطور مسند و تخت کے آگے بیٹھنے کی ہدایت کی اور اس سے بعد اپنی راجہ کی طرف متوجہ۔

بعض صحابہ سے جواب ملے، جس وقت یہ تہب سفاد نے قاری کو اس کی اصل کے اور فرسان کو اس کی طہر کے قبضہ سے نکال کر اپنے ممالک حقیرہ میں شامل کر لیا اور اس کی خبر دور طمانت تک پہنچی تو غلیظہ ستہ نے سرور باد کی دیا "حاشا علی من ینزل ینحب سفاد کفرس وخراسان" یہ قبضہ لینے کی اجازت سے نکلی اور شمس نے اس کو ان افعال کے کرنے کی ہدایت کی جس کا ذکر رکب ہوا ہے۔ مجھ کو اس کے اس فعل سے خوف اور ہمتی پیدا ہوتی ہے۔ "خوفی سے کفر کفرس کی" امیر المؤمنین ایسے خواہ مخواہ کسی کو کفر کوئی کارفرما دی ہے۔ لیکن مناسب ہو کہ پہلے اس سے جواب طلب کیا جائے۔

خلیفہ مشفق نے اسی راہ کے کوٹھنیں کی گاؤں سے دیکھ کر اسماعیل بن اسحاق اور خواجه نامی ایک ناسور پہ ملا دیا کہ وہ
صنہ کے پاس مایہ پر مہرے کر کے پکا کر مایہ ملت دیا تھا اور کھجور دینی بہت درستی میں طبعی طعمہ طعمہ میں نہیں ہوتی۔ بہتر ہے کہ کھجور
اپنی ملا دیکھو کہ پراگشہ کہ جو کھجور کو دہرہ بار خلافت سے حرمت ہوئے ہیں اور جس ان لوگوں کا جو کھجور سے ہمراہی ہو ان سے
ہیں اور جن کو میں نے محمد بن طاہر سے ساتھ کر لیا کہ وہ تمام ہا کر کے قبضہ کے پاس بھیجا ہوں۔ اسماعیل کھجور سے نفی ہوا
مستاد کے پاس سے انہی آ یا اور یہ فہم کر لیا کہ مفاد کا قصد موصول کی طرف نہ گئے کہے۔ تو فیہ میں واقعات سے مطلع ہو کر
دیکھوں کی عجم پر جانے سے روک رہا۔ ہاں اسماعیل کے ساتھ مفاد کا صاحب ذرا ہم نامی بھی حکومت جبرستان خراسان جو نہ انا
میں فارسی اور انگریزی نہیں ہندو کی سند حاصل کرنے کو دہرہ بار خلافت میں آ تھا چنانچہ خلیفہ مشفق نے ملا دہرہ صوبہ جبرستان
اور کرمان کے جو کہ پہلے سے اس کے قبضہ میں تھے۔

بعض سو ب صفہا ر کی روا نگی : ان سو بجا ت کی سہ گور زی بھی مامیہ جن کی حکومت کی صفہا ر نے اس تدا م کی تھی ۔ و ر ہم مع مر یح یسا کے سو بجا ت و ر کورہ العود کی گور زی کی سہ نئے سو بے صفہا ر کے پاس ، ا لیس آیا ۔ صفہا ر نے یہ لکھ لڑ کر ” میں شکر و احسان کی غرض سے ایسے انسان کے دولت پر حاضر ہوا چاہتا ہوں “ اپنے شکر کا حکم ۔ بے کوچ کر دیا و یو لسان و اہل ہوا : چونکہ صفہا ر کے تحت خلیفہ فخر پائر استیقال کی غرض سے شہر بے بار آیا خزا و احترام سے صفہا ر کو شہر میں لے گیا ۔ جری و صوح کی دولت کی ۔ صفہا ر ایک دور و ز قیام کر کے بغداد کی جانب روانہ ہوا ۔ یہ ملاقات و صفہا ر کے تھے ۔

جنگِ صفار و موئن اب دربارِ خلافت کا رنگ و احکام غلطہ سمجھ کر جس وقت قاصدوں نے واپس ہوا کہ سفار کی عرض بشمار کی اہل دور بند کے حیران پر، انہیں اڑنے لگیں۔ مگر کے عالم میں ایک دوسرے کا منہ جھگڑنے لگا۔ کسی نے کہا "اس کی حیثیت انجلی نہیں ہے۔ کوئی بلا" بلا تک حرام ہے۔ عرض پر ٹپس دینی فیم کے مطابق رائے زنی کر رہا تھا۔ اسے جس خلافت چاہی اپنے کمرے سے اڑے اور خدا سے کل کر خیرا یہ میں بھی کر لنگڑا رائی کی اور اپنے بھائی موئن کو کہ قصد جنگ صفار کے آگے بڑھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ جب الاماموں میں صفار کی فوج سے مقابلہ ہوا۔ موئن کے سینہ پر سوئی بن بیٹھا۔ میسرہ میں سرور مٹتی اور تائب لنگر میں خود موئن پہلے صفار کے سینہ اور موئن کے سینہ پر ہتھیار ہوئی۔ موئن کا میسرہ پہلے تائب مٹا جس پر ہماگ کھڑا ہوا۔ اب ہم میں میرا غیر ہائی مانا یہ حال اور اس معرکہ میں کام آئے۔ موئن نے ایک بلند مقام پر کھڑے ہو کر منہ منوں کہ آواز دی اور ان کو حکمت معلی سے واپس لا کر دوبار صفار کے لشکر پر حملہ کیا۔ صفار کی فوج نے بھی جی ڈر ڈر مقابلہ کیا جنگ و غلبہ رین کی کی گرم ہا زاری ہوئی اور انوں کے اہل و عیال گئے۔ آخر وقت میں حکمت نہایت شدت سے لڑائی جاری رہی۔

- 4 -

اپنی واصل کو فارسی کی سند جو زرعی فن و اجات، لے لٹا، میں اپنی واصل نے - غدار کو مصروف جنگ - کیجی کہ فارسی پر فائز کر لیا، یہ بار خلافت میں اطلاع حضرت عباسؓ دست روان کی حیثیت سے نے فوج کو فارسی کی سند روانی جو حضرت عباسؓ نے منار نے فرمایا کہ ایک لشکر میرا زرعی حربی اسلحہ کی فارسی پر کیجے دیا جس نے پہنچنے کے ساتھ ہی اس واصل کو قاتل نہ کر کے جیت کر لیا نہیں۔ تو اس عہد کے عمر بن عبد اللہ بن عباسؓ نے ہزار ہزار زرعی و زرعی حکومت پر مامور کیا۔

خاتمہ: محمد و مفتی کی مراجعت: میر سید کے خاں پر تعلقہ مستو نے سامانی طرف مراجعت کی اور مفتی اسطرحی باب ہوئے۔ یہ قصہ کچھ سہ ماہ کے عتاب کر سکا تو نہیں مبادت طریقت کی وجہ سے لہذا انیس آٹھ کے ساتھ سرور شرف مفتی تہجد کو حق بنی معا کے زعمین کے قیام پر بھیجا چاہے کہ انہوں نے مسافر کی مسافر کی اور مفتی کی آقا کے سامنے جائزہ لے لے اور مال اسباب خطا کے سرور مفتی کو رحمت معاد و رحمت طبر علیہما السلام بخدا کی اور مفتی کے لکھ

[illegible]

[illegible]

جنتیائی پنجابی میں کہتے ہیں کہ ادا کو کتے کوٹ کر مہراجہ کو اتھار دیتا ہے۔ لیکن میں شہریت اور بدعاشی کا خون دور کرنے پر خاصا صبر سے جو کچھ عرض کی گئی ہے، غور و فکر سے ایک یہ بیان نکالو کہ اس کے بعد بھی میں اپنے لئے اس کا جو اور اور آخری و تیسرے کے ساتھ ساتھ یہ کہتا ہوں کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میرا دل صوبہ ہندوستان میں ہے۔ آخر اس کو کیا قسم قسم کے لڑکے، ختم ہو جائیں گے۔ لیکن یہ کہتا ہے کہ وہ بھی بولی۔ میرا ہے کہ لڑکوں میں تمہارے کا دیکھا ایک شخص لیکن نہیں جو میرا ہے۔ ملحق کی تہذیب اس کے آخر میں مناسب حکومت کے خراسان کی طرح دس تہہ کے کاموں کو نہایت مستعد کی ہے۔ انہی میں سے ایک ہے کہ اس کے لئے ملحق کی تہذیب اس کے آخر میں مناسب حکومت کے خراسان کی طرح دس تہہ کے کاموں کو نہایت مستعد کی ہے۔

غیثا پور اور ریدہ نظام پر قبضہ: یوں ہی ضرورے میں اپنے چائی اور بھراچوں نے کوچ کیا۔ غیثا پور کو بھی گرنے میں مصروف ہو، تھوڑے دنوں میں ایک کروڑ بیخ کنے سب سے غیثا پور کے ایک شہر پر چڑھائی کر دی اور قفلت کی حالت میں سڑک کے جس کے عالم و کائنات، پابند ازل قوس کی طرف رخ دیا۔ نظام میں ایک خوش ریزہ بیخ کے بعد اس پانچویں قبضہ حاصل کیا۔ یہ وقت ۱۱۷۰ھ کے ہیں۔ اس کے بعد اول ۱۱۶۱ھ میں منظر حرب کے نیش پور پر مل گیا۔ نیشا پور کی گورنری پر حاکم بری میں تھی جس نے فی کائنات کو خبر یہ کہ بھاگ جا۔ جس نے نیش پور پر چڑھی جا جاں و مال اپنا کامیابی کا جھنڈا لگا دیا اور ہزاروں غریبوں کی نوکوں کو غریب بنے لگا۔ لہذا، مصروف کے بعد راجہ بنی برہمہ کو لایا گیا جب یہاں لوگ اسے

[illegible]



نہایت سادہ و سلیس۔ غرض کہ وہاں اس قدر ہوشیاری نہ تھی کہ وہاں کے لوگ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔

بھٹائی کا قتل۔ جس وقت بھٹائی کے اہل و عیال اور اہل و عیال پور میں لڑائی کر رہے تھے، اس وقت بھٹائی میں اس کی خبر آئی اور فرشتے کے مانوس نیک پور کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں وہ قوم ہرات میں دیکھو کے ایک ظالم نے اس کو جو کراہی کی دروازے کی بھٹائی کے اہل و عیال کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔

اس وقت بھٹائی کے اہل و عیال اور اہل و عیال پور میں لڑائی کر رہے تھے، اس وقت بھٹائی میں اس کی خبر آئی اور فرشتے کے مانوس نیک پور کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں وہ قوم ہرات میں دیکھو کے ایک ظالم نے اس کو جو کراہی کی دروازے کی بھٹائی کے اہل و عیال کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔

اس وقت بھٹائی کے اہل و عیال اور اہل و عیال پور میں لڑائی کر رہے تھے، اس وقت بھٹائی میں اس کی خبر آئی اور فرشتے کے مانوس نیک پور کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں وہ قوم ہرات میں دیکھو کے ایک ظالم نے اس کو جو کراہی کی دروازے کی بھٹائی کے اہل و عیال کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔

اس وقت بھٹائی کے اہل و عیال اور اہل و عیال پور میں لڑائی کر رہے تھے، اس وقت بھٹائی میں اس کی خبر آئی اور فرشتے کے مانوس نیک پور کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں وہ قوم ہرات میں دیکھو کے ایک ظالم نے اس کو جو کراہی کی دروازے کی بھٹائی کے اہل و عیال کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔ اس کے ہاتھ پیر سے نہ ہٹ سکتے تھے۔

پنجاب اور اڑیسہ کے درمیان قحطی کا شکار ہونے لگا۔

نہنگیوں کا واسطہ پر قبضہ۔ اگر شخص اور سلیمان بن جامع کی ٹرائی اور سلیمان بن جامع کی حاجی باقی کے حالات آپ کو واضح پڑھ آئے ہیں۔ یہیں جب سلیمان بن جامع اپنا اولیٰ قصود حاصل کر چکا تو چند امور میں مشغور کرنے کی غرض سے نصیحت کی جانب مائل کیا۔ اتفاق سے ٹکین بخاری کے لشکر کی طرف ہمارے مرکز اور ٹکین ان دنوں بیرون میں مقیم تھا۔ سلیمان جس وقت بیرون دور کے قریب پہنچا جانی نے راستے ہی کو چھوٹے لشکر و زائد جنگ سے پریشان اور تھک گیا۔ پہلے ہی کہ تم اس مقام پر مائے کے نیلے کے پیچھے چھپو وہ میں بخاری کی فوج لے کر نہر کی طرف سے لشکر مخالف پر حملہ آور ہونا چاہوں اور لڑنا ہو۔ پیچھے ہٹوں گا جس وقت اس نیلے سے لشکر مخالف جو فوج مندی میں آگے ہوئے۔ عقب سے قریحہ کر کے اپنا مطلب حاصل کر لینا۔ سلیمان نے اس رائے کو انصاف کی نظر سے دیکھ کر اس پر عمل دیا وہ کیا ٹکین کا لشکر شکست کھا کر اپنے لشکر کو تہہ رُ کے ٹکین کے لشکر پر شب خون مارا ٹکین کے قہم ان کے پیچھے ہوئے میان مقابلہ کر سیکر دیکھیں نے ہی کھول کر ٹکین کے لشکر کا کچھ بخت و ذراچ کر ہاروں کین۔

تعمین اپنا لشکر گوجھڑہ کر دیا تاکہ اس کا پورا اطمینان کان سے اپنے خاص خاص سپہ سالاروں اور خادموں کو فتح کر کے سلیمان پر حملہ کر دیا۔ سلیمان کے ہر ای جو چند گھنٹہ جیٹر سے لوٹے ہیں مصروف تھے اپنے کو شہنشاہ دیکھنے پہنچا ہوئے۔ سلیمان کو ان کے ساتھ پیچھے بٹھا پاؤ۔ اب اسی وقت تعمین کو ایک گونہ اطمینان ہوا چلا تھا۔ شہنشاہ کے ہر ای لوٹے ہوئے مال و اسباب کو پھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ میں کو تعمین کے لشکر کی دہلیس کے درخت فراہم کر رہے تھے۔ اس اثنا میں شہنشاہ نے اپنے لشکر کو پھر مرتب کیا اور حدود وہو سے بارہویہ پانچ گھنٹہ ملتا ہوا دروازا تعمین کے قدم اس حملہ میں آکر گئے اور شکست کا کرہ بیا بھاگا کہ پھر وہ بارہویہ کر حملہ کرنے کی حراست نہ ہوئی۔ انھوں نے خاطر خواہ اس کے لشکر کو گولہ بازوں کا مال، اسباب و تاجہ دیا۔ سلیمان نے خانہ جنگ کے بعد اپنے لشکر کا پورا جراثیم جانی کر دیا اور خود اپنے سر در درخصت کی طرف روانہ ہو گیا (یہ واقعات ۱۳۳۲ء کے ہیں)

بعد روانگی سلیمان جانی نے فرما دی کہ رسول اللہ کی جانب توجہ کی غرض سے وہاں کے وہاں میں فکرت سے ہونے لگا۔
 افسانے سے اعلان نامی ایک سپہ سالار بھی اس طرف آیا ہوا تھا ان واقعات کی خبر پر کہ جانی سے بگڑ گیا۔ جانی جواب دہی
 پر کہ دے پھر مستعد ہوا لڑائی ہوئی مگر جانی کو نقصان نہ تھا کہ میدان جنگ سے وہاں آج ہوا اعلان نے انکار دیا دوسرے
 جانی کی تلوار چھین لی۔ اس کے بعد شہر لشکر کے سپہ سالار وہی خود اللہ محمد علی بن حسین نے زنجیوں سے چلے گیا اور
 عجیبہ تک پہنچا۔ نے نصیحت کو ان وقت سے مطلع کیا نصیب نے سلیمان کو اس مہم پر روانہ کیا۔ چنانچہ سلیمان ہر اہل ہار
 جنگ اعلان مقام طشامی اور ہوا۔ جانی نے حاضر ہو کر کل حالات سے مطلع کیا۔ سلیمان نے اسی وقت جانی کو مقدمہ
 انیس پر متعین کر کے اعلان کے حوالہ پر پہنچا پھر چار منہر لے کر جانی کی درخواست کی کہ خود اپنے فوج لے کر محمد علی پر حملہ اور
 روانہ ہوں و بڑ جنگ کے بعد محمد علی کی شکست کھا کر ہٹا کر اہل اس کا بھائی اس سرکرہ میں کما کر گیا۔ سلیمان نے محمد بن
 علی کے لشکر کا انوکھ لیا۔ چٹکرو وہی ہزاروں کا اہل ہاتھ دیا (وہ اپنے ماہ جب حملہ کیا)

بعد از این ادشیمان سرزد کرد محم قصبه خندان پرچم خانی فیض آباد را یک چهل ساله دشمن بنام لاریجانی در جاتها تھوڑی

بکھی ٹپکی بن ابان کی، غصے سے بولی کہ اپنے حاشیہ بچیوں کے زمرہ میں دشمن کر لیجئے۔ مگر محمد یہ جبر پر ٹھکس ہو گئی، اظہار کی گواہی سے ہر کسی پیدا ہوئی۔ اپنے باپ (ضیعت) سے محمد سے حسب حق اور خراج طلب کرنے کی اجازت حاصل کرنے کے طرہ بن ابان کو اس خدمت میں مامور کیا، مگر بن عبید اللہ نے غیورانہ دھڑلے کی کوشش کی، بن ابان نے دیکھ کر غصے سے ہرے ہرے مامور سے قریب بکلی گیا، محمد نے یہ خبر پا کر مامور جو غالی کردہ یا انصاف سے مدد پا کر نہ پناہ گزین ہو، اسی کی نظر میں لے کر مامور سے معاملہ داخل ہو کر خاطر خواہ ہونا بعد ازاں محمد نے علی سے خط و کتابت کر کے دو ناکہ در ناکہ پر مصالحت کر لی۔ علی نے راجہ مدد کو رازگاری اختیار کر دی۔

اس مصالحت کے چند دنوں بعد محمد نے علی سے بمقابلہ ان کے اہل و عیال کو طلب کی اس شرط پر کہ کل بن قیس کا، کلد علی ہو گا۔ علی کو طبعی دامن گیر ہوئی۔ محمد بن عبید اللہ سے چند آدمیوں کو بطور ضمانت کے طلب کیا۔ محمد بن عبید اللہ نے اس کو غیورانہ جواب دیا کہ ایک طرف نامہ تحریر کر کے بھیج دیا علی نے بھلائی میں ایک شخص کو جس پر مامور اور حکام ایک لشکر کثیر اتھا، اس کے ساتھ محمد بن عبید اللہ کے پاس بھیج دیا، محمد بن عبید اللہ نے ہر نوعی اس لشکر کے انکار پر عمل کیا، اس وقت دونوں فریقوں میں گھسان کی لڑائی ہوئی، محمد کے مامور ہوں نے قصد امور پر غالی کر دیا، انہوں نے غصے سے دیکھ کر ہر مسلحہ ایک ایک کردہ کثیر زنگین کا کام آگیا، یہ وہ نقصان تھا کہ انہوں نے محمد سے چند دنوں میں کو بظاہر بنو نموں کے روکنے پر مامور کیا، مگر غصے سے یہ نہایت کردی کہ مسرت سے تو تم بھی ان کم بہت سیاہ بختوں (دیکھو) اپنا ہاتھ صاف کر لیتا۔ چنانچہ ایسا ہی وقوع ہوا، آگیا کہ ان کے لوگوں نے جو کچھ ہائی، وہ کیا تھا، اس کو محمد کے لشکر پر لے لوٹ لیا علی نے اس واقعہ سے محمد کو ایک ذرا غصہ ہو گیا، محمد نے ہر قسم کی پناہ سے مدد نہ کی۔ مگر وہی اس کے ان کے بہت سے ہتھیار اور جانور بھی واپس کر دینے لگا، یہی محمد کے خائفہ دل کو اسی نہ ہوئی، خیریت کے بعض مصالحوں سے اس معاملہ میں تحریک کی اور مصالحت کرا۔ علی کے مدد میں بہت مال اور ہارے کا دھوکا دیا۔ بنو نموں نے ضیعت اور علی کو کہہ سن کر اسی کو دیا۔ شرط یہ قرار پائی کہ محمد اپنے مصالح مقبضہ میں ضیعت کی حکومت و دوست کے قائم ہونے کی ترغیب دیتا رہے۔ محمد نے بلاشبہ مامور اس شرط کو منظور کر لیا پھر باہر منتقلی اور مصالحت ہو گئی۔

علی بن ابان اور مسرور علی بنی جنگ۔ اس کے بعد جب علی بن ابان کو محمد کی جانب سے ایک اطمینانی صورت پیدا ہوئی تو مسرور بڑھ چلا، کئی بے شمار آلات ہتھیار اپنے ہارے لے گئے۔ مسرور علی بن زور سوہراہ اور میں تھا۔ یہ خبر پا کر سونہ کی ماریت کو اپنے لشکر لے کر علی بنی علی اور مسرور سے لڑائی لڑی۔ علی نے غلے کی کشت کیا کہ جس قدر وہ سپاہ اپنے ہارے لایا تھا، سب کو چھوڑ کر بھاگ کر آگیا، ایک کردہ کثیر زنگین کا کام آگیا، انہوں نے اس کشت سے علی کی آگ بھڑک کر دیکھ کر نہ ہوئی، علی کو دینی کے دھوکے کی خبر نہ ہو، کانوں میں پیچ پیچ گئی۔

باب : ۱۹

ابوالعباس اور زنگیوں میں معرکہ

آنے والے دن زنگیوں کی کامیابی اور واسطہ میں غلبہ اور قتل و غارت سے متنبہ ہو کر توفیق نے اپنے بیٹے ابوالعباس کو زنگیوں کی ہجرت پر روانہ کیا۔ (ابوالعباس وہ شخص ہے جو آئندہ طیفہ مستند کے بعد حیدر خانیت پر حاکم ہوگا اور اسلامی دنیا میں احمد باد کے عہد سے تاج کیا جائے گا)

اور فتح بلقان ۶۷۱ء میں جس پر افواجِ چادہ و سار کی جہت کے ساتھ زنگیوں کی طرف ابوالعباس نے رخ کیا اور اس کے بعد سے بھی جنگیں لکھنوں کا ایک جزو اور ان کی جہش کی اثری پر اور جو صلیب با سوار تھا رستہ رستہ یہ لشکر ویرا قوں میں اور وہ ۱۰۰۰ ابوالعباس کو یہ اطلاع دی کہ زنگیوں کے مقدمہ انکیش پر پہنچتی ہے۔ اسی وقت وہ جزیرہ میں قریب پہنچا اور دیکھا کہ قریب بمقام ہے اور ملینا بن منوفی نصرانی ایک فوج لائے ہوئے ان کی کمک کو صربان میں چڑھا رہا ہے ابوالعباس نے یہ خبر پا کر کوچ کر دیا۔ زنگیوں نے اس کم کے لئے بے حد فوجیں فراہم کی تھیں ان دیکھا تھا کہ ابوالعباس ایک نو عمر جوان ہے جس کو صغر و رانی میں مطلق عرصہ نہیں ہے اس سے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے نہ تھکے ہو کر ہر معاملہ نہ دے گا اور دیکھا اگر وہ بھی کیا تو پچھے ہی جہد میں اذیت ایسے کئے جو بائیں گے کہ بغیر کسی نذول کا حوصلہ نہ ہوگا۔

ابوالعباس کے زنگیوں پر پہلی فتح: فرض ابوالعباس نے مقامِ صلح پر پہنچ کر جاسوسوں و فریقِ حاکم کی خبر لے کر اسے باور کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جاسوسوں نے حاضر ہو کر اطلاع دیا کہ زنگیوں کا لشکر بھی آ گیا ہے اور اس لشکر کا صلح کے اس کھارے پر بے ہودہ خرابی حدِ لشکر نشینا واسطہ تک پہنچ رہا ہے۔ ابوالعباس مسوئی راستہ چھوڑ کر غیر متعارف راہ سے لشکر کیا ابوالعباس نے چھوڑے زور محنت سے زنگیوں کو پیچھے ہٹا دیا پھر پھر صلیب خرو و چھ ہٹا دیا۔ زنگیوں کے دل اس سے بڑھے اور وہ جہد بوجھ کر چلے گئے۔ ابوالعباس نے لشکر کر کہا "نصر اکیدا دیکھا ہے۔ ان کوئی کو لے اب آگے نہ بڑھنے پائیں۔" نصرانے والا کوئی نہ ٹیک دوسری جہت سے جس طرف زنگیوں کا خیال تھا وہاں بھی نہ گیا تھا نہ انی دلی لشکر لائے ہوئے تھے چڑا زنگیوں کے ہوش و حواس کم ہو گئے تھے جس نے ہزاروں طرف بھاگے ابوالعباس نے وہاں کے متار وے جنگی کتبوں کی فوج کو بھی حذر کرنے کا حکم دیا۔ پائے دشمن نہ جانے۔ لیکن کا مضمون ہو گیا چاروں طرف سے حمل سے گھبرا کر جس طرف راستہ پایا بھاگ کھڑا ہوئے۔ چھ کوس تک شای لشکر نے قاتل کیا جو کچھ ان کے لشکر کا وہیہ قاتل کیا یہ پہلی فتح تھی جو شری لشکر و زنگیوں کے مقابلہ میں شیب ہوئی۔

[illegible][illegible]

[illegible][illegible][illegible]

مختارہ کا محاصرہ: مرنے والے کا میں متفق ہوں۔ یہ نکتہ چاہیہ یا انتہائی خوفناک اور مہربانوں کو قہقہے کے نشتر کو
 ۱۰۰ بار دہرایا اور کھدے شعلے کی آگ میں نے کھارہ رہنا چاہی کیوں کہ میرے ۲۰۰ کا بڑا اور دلچسپ بچہ تھا۔ مختارہ
 نے تربیت کی کہ وہیں کے لڑکے، قیام، تربیت سے وہیں آتی رہے اور تعلیم کا عالم، کیفیت، جینا و رہنا
 بہت کم سن بہت چھپرے، بڑی بڑی آنکھیں، بڑی طرف سے آنے والی آنکھیں، خوش طبعی، میں نے

تھیں۔ راستہ نہایت دشوار اور تھا۔ فیصلوں پر واجماعہ، قسمی کے آلات اس کڑوت سے رکھے ہوئے تھے کہ، چھٹے دنوں کی آنکھیں خیرہ ہو گئی تھیں باوجود برف و برف کی تھوڑی سی تھوڑی تھوڑی تھی۔ موافق شیعہ کی منبری و اختلاف کو دیکھ کر ایسے ہیچ کی حالت میں دیکھو آج۔

اسیرِ زندگیوں سے حسنِ سلوک جمع ہوتے ہی براہِ راستی منتہی کے سر پہ پہنچے اور حواس کو بڑھانے کا قسم دیا اور خود برفِ حریف کر کے تھیں کے راستے سے حق رو چلا گیا۔ اس کے بعد اس نے خال بیڑی سے چھتیس کو شہر بنادیا دیا اور سے طوا تریب تھا کہ شکل پر ہر پڑا اثنی عشرت سے زندگیوں نے دیکھ کر شور و غل مچاتے ہوئے اور پڑے۔ تحقیقوں سے صرف ہری شروع کر دی۔ اور پڑے چھروں کو پتہ نہ سامنے گئے۔ ابواب کی نہایت اشتعال، جس سے ان میں مصائب کا برداشت نہ ہو ان کی برہنہ کی و فتنہ۔ ابواب کی طرح کا مصائب نہ ہوتا تھا موافق نے یہ رنگ دیکھ کر وہاں آئے کا اشارہ کیا۔ اور ابواب کی کشتیوں کے ساتھ اور شہر کی بھی جلی۔ یہ جس میں ان اور پڑا ہی تھے ان لوگوں نے موافق سے ان کی درخواست کی کہ موافق نے ان لوگوں کو ان کی ہی و فیصلہ بھی دی اور خاطرہ دست سے بھی چلی۔ ابواب حسنِ سلوک سے ان کے چاہنے والوں کی۔ شروع ہوئی۔ غیبت نے یہ رنگ دیکھ کر وہاں آدھیں کو ہونہ و دیہ پر مامور کر دیا تاکہ جنگی محنتوں کے بیڑے سے تھوڑے ہونے پہنچا اور حریف قاضی کے سایہِ محافظت میں جائے پناہ لیں وہاں۔

زندگیوں کا بحرِ حریف بعد ازاں بس دایرہِ بحر و براہِ راستی کی تہا کی کا قسم دیا۔ ابواب سے مقابلہ پر آنا نہایت سخت اور خوں ریز جنگ کے بعد بسو کو شکست ہوئی چھوڑ کر ہڑتال کی یا غرق ہوئے بچو اور رہو کو وہیں نہ پڑا۔ اس لڑائی کے بعد بھی زندگیوں کی ہمتیں تنگی چھتیس سے ابواب کی سے ان کی درخواست کی کہ موافق کی فتنہ بھی ان کی خواہست کا نہ ہو جس کو وہ وہاں اور موافق نے پہنچی اور فیاض سے ان کے دست و پائیہ کا دل چاہا جو ان وقت کی تھوڑا۔

موافق کا عہدِ نبوی کا غفلان چھوڑ کر وہیں شہر ان کے ہاتھ کر کو موافق نے بعد ازاں برف و برف کی تہا کی کا قسم دیا۔ ابواب سے مقابلہ پر آنا نہایت سخت اور خوں ریز جنگ کے بعد بسو کو شکست ہوئی چھوڑ کر ہڑتال کی یا غرق ہوئے بچو اور رہو کو وہیں نہ پڑا۔ اس لڑائی کے بعد بھی زندگیوں کی ہمتیں تنگی چھتیس سے ابواب کی سے ان کی درخواست کی کہ موافق کی فتنہ بھی ان کی خواہست کا نہ ہو جس کو وہ وہاں اور موافق نے پہنچی اور فیاض سے ان کے دست و پائیہ کا دل چاہا جو ان وقت کی تھوڑا۔

موافق کی تعمیر کے دانِ مصیبت میں اس مقام سے کوچ کر کے غلام کے قریب ایک مقام پر شہر بنایا جو فیہ چھوڑا اور ان کی کشتیاں بنانے کا حکم دیا شہر کے یاد کر کے کو شہر کی چھرا بنے ہاتھ سے دکھا اور اس مقام کو کہہ دیا۔ اس کے بعد ۴۴

یوسفیم کی سرکوبی: اس نے بعد مائٹی تک چرخہ بچی کر بیٹھنا، باپہ بھائیوں کو تھیم نہ لگیا، گورہ و نذر پہنچاتے ہیں سن کر ایک کچھ ہوا کیا، اسی وقت ایک لنگر یوسفیم کی سرکوبی کے لئے بھیج دیا جس سے بچنے کے ساتھ ہی عقلی کام ہوا، زادارم کر دیا، انکو قس کے تھے وہ جو قید ہو کر آئے ان کے قتل کا سوتلی بھائی نے قتل دے دیا، وہ دوسرے وقت سرحد و غلہ کی تدوین کر دیا، اور ہر سال کی آمد و کھار قوت ہو کر سرحد و قس کے ساتھ رہیں قس کے کام لینے لگا، وہ ان کی بیوی کی تعداد بڑھ گئی، بیٹوں کی سید بھگت شہت کر گئی، شہت کے بھائی کر شیا، خور، بی کے لئے بڑا، و تسمت بیدر میں جھیل کو سرکشی کے سن کو کوں کے بھجوانے اور پلانے پر، بیوی کی بھینس کر لاور، چرگور دی کہ یوسفیم شیا، خور، بی کے اصل کرنے سے انکار کرے اس کے بچے جانکر وہ ان کے پاس آئے، سرحد سے کئی بڑے بڑے باغی، ان کی کے ساتھ ملکر سرحد دھننے اور خور، بی کے کام قس کر دیا۔

[illegible]

شہر چٹا ہائی دو تواروں کا المہد ام بیہو کے مارے جانے کے بعد طبیعت ٹھیک، اس میں کیرہائی بیہو نے عجز و تقاریر و گرفتار کر کے مال و اسباب و طلب کو ان لوگوں سے اپنے سے نکال کر کیا۔ اس پر خود نے بعض کون میں سے پٹائی درجہہ کے بعض مقامات کو کرائی کی امید میں کھدایا اس سے نواہی و عوام میں برائی پیدا ہوئی و کٹر جھگڑ کر موقوف کے پاس پہنچنے آنے مولیٰ نے عہدہ دے جلیل اور نعمتات حد قربانے اور پھر اس میں بیہو دو سالانہ دیکھی مگر کراہی چونکہ آنکارا ہوا ہے۔

انہ کے مخالف کی وجہ سے درہ مجبور ہوئے میں باقی میں آئی تھیں اس وجہ سے بہت قرا سانی مختار رہی جانب قریبی کی حق کی کا حکم
 اور اس میں جس بات کا اور اصل کی طرف سے کسی کا نہ ہونے والوں اور تین تین تھک کی تھک سے کی طرف سے۔ جو وہ سب سے قائم کے اور نہ
 متفق متفق کے میں وہ دلی طور پر منطقی راہوں پر دلی اور اس کے سب سے جانے کی سبالی کے نقصان کا ماننا ہے۔ انہوں کی یہ
 راہیں بھی طبعی طور پر اس وقت سے وقت سے انہیں باقی رہے ہر جیسے سے بھٹک چکے ہیں تھے اور ان قریب تھیں اور
 نقصان سے انہیں تھک چکا ہے۔ یہ تمام تو یہ کیا کہ انہوں نے خوف سے اور لوگوں تک اس کی فنی میں نہ پہنچی تھی۔

انہوں نے مجبور ہو کر اپنے اس قصہ سے تھک کر پر نہ اس میں نہ کی طرف تھکے اور اس کی طرف کی اور اس کو ذرا کرنے
 میں جاں فدا ہو کر رہے۔ انہوں نے ان کا خود بھی عہدہ۔ انہوں نے ساتھ تھک چکا کی اور وہ تھک کر رہے۔ یہ سب تو تھک اور بھی
 ہوتی ہیں اگر تھک چکے ہیں۔ یہ انہیں تھک میں باقی ہے۔ آخر کی روز کی لڑائی اور تھک روز کی جانکا تھک سے تھک چکی کی جانب
 تھک چکا ہے۔ اس وقت وہ اس عہدہ سے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔

ترجیوں کی مخالفت شہر کے شہری جانب دہی تھے جس پر اس وقت تک جو نہ میں کا قصہ ہے۔ اس کی تھک میں وقت تک
 انہیں تھک میں سے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔

موت کی ترجیحی حالت میں مخالفت اس اثناء میں اتفاق سے جب ہمارا قادیان کا قادیان نے پورے کو
 جاننا تھا کہ کئی تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔
 انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔ انہوں نے تھک چکے ہیں۔

قصر خیمہ کی جانب و جد کی طرف سے بڑا حارہ لگیوں نے آتش بڑی شرم کی بھرے ہوئے اسلامی کشتیوں کا جہز نہایت تجزی سے آتش باری کرنا ہو، قصر خیمہ کے نیچے پانچوں خانوں نے گرم چل کیا پچکا، یوں بھر جہز کی شرم بڑا کر دی، قصر خیمہ کے چاروں طرف حارہ خاک رسا کر دی، کئی رنگوں کا قصر چل رہا، صبح میں، باجی عساکر اسلام اپنے جہز کے لئے، پر جس قدر کائنات تھے سب میں آگ لگا دی، بڑے، دل شکن، کائنات میں رہے تھے کوئی بچانے، ان کا قاتل جتنی جتنی سیلاب اور سلمان کو، آگ نے ہر دہائی میں جہت و جاہ کو دیا اور جو کچھ اس عام آتش زانی سے باقی رہ گیا اس کو مہاکر اسرا میں لے کر لوٹ لیا اور خود کو قتل ایک، عمارت کو ان کے چچر غصب سے چھڑا لیا، انھوں نے نامی مایہ داروں کے حکامات اور بزرگانہ لائے، قصر خیمہ کے کل کل کر ایک تو، حارہ خاک، ہر کس اس، حارہ، جس عساکر کا وقت، آگ پر رستوں نے، مہاکر اسلام پر حارہ اپنی کا عساکر دیا۔

[illegible]

شکست چٹوٹی کی از سر نو تعمیر۔ ایک شب میں موتی بازار میں بیٹھ مفاصلہ فرما رہا کیا، دو عوامانہ ۱۹۳۵ء تک سلسلہ مالکیت جو ہم
موجودہ وقت پہنچا۔ کارڈ رنگی کریم بن گیا کچھ رنگینہ کو موقوفہ میں سبیل کیا چون نور سہ کر لیا علی الخضر جس میں علی کو از سر نو تعمیر کر
لا جہاں پر کہ خیر و برکت کی شہادت ہے۔ حیدر آباد میں آٹھ گھر بنائے گئے وہوں گناہوں پر چڑھوں گے۔ یہ ہے وہ جس کا ہاتھ
دے گا اور انھیں کھاتا ہے۔ یہ ہے کہ یہ ہے۔

نہ اپنی نصیب کا معرکہ، موت نے اسے صحت یابی کے بعد ملے کا حکم صادر فرمایا۔ جنگل مشیتوں کے جواہر اور حصول پر منقسم کر کے ایک کوٹہ اپنی نصیب کے شرقی جانب اور دوسرے کو غربی جانب سے بڑھنے کا اشارہ دیا۔ ان دونوں حصوں کے ساتھ موجود وہ تمام داروں اور تختوں کی ایک ٹیپ، صحابہ کرام، اہل بیت، شیعی، پیکر گمانا بھیجیں اور ان کے وغیرہ پارک، انور، روانہ کا پانی، غرض

[illegible]

ضہیریت کے نام پر **ایچ وی** کو **ایم ایف وی** نے نامی نامی معاہدہ کیا ہے اس کے خواست کار وہ ہے جو مطلقے کی گنجائش کو ختم کر دے اور مایہ ناز خواتین کے لئے ایک بہت بڑے بازار کو اپنے حوالہ پر پہنچے۔ مطلقے کے خیر و شر کے نام سے وہ کیا کرتا ہے اس بارادری میں نہ ہونے کے برابر دوسرا کاروبار ہے جسے خلیوں کو اس بات پر متوجہ کر دیا جاتا ہے کہ اس کے لئے ایک اور عمل کرنے کے لئے اس پر جھک کر لیا اور عمل کرنے کے لئے اس طرح کے واقعات کو نہ لیا اور وہاں وہ خلیوں نے اپنی طرف کو متوجہ کیا۔ مطلقے کے خلیوں نے آگ لگا دی اور ان تمام دنوں تک وہ تشریف کوئی گنجائش نہ کر سکا۔ مطلقے کے خلیوں نے اپنے گھمبیر اور کھٹکھٹ کے آواز کو دہرائے اور مطلقے کے خلیوں نے اپنے شہر کو بھونک دیا۔

یہ بیجا سکتہ نہ کہ وہ بے جا کسی حفاظت کے تاج پہ نہ تھیں کہ وہ ان کے لئے نہ تھے اس لئے ان کی دیاں خلی

جانب سے شرفی جانب چلے آئے باقی رہے اس کے ہمراہی وہ نہیں فرما رہے تھے۔ شرفی نے ان حالات سے مطلع ہو کر
 غربی جانب پر مڑا۔ بہت ہی لڑائی ہوئی۔ بہار باد کی دونوں فریق کے مارے گئے۔ بالآخر شرفی نے عمار کے شہر چاد
 کو نہیں فرما کر ایک جلا کر خاک و سیاہ کر دیا۔ اس سمت میں خود کے نامی نامی سپہ سالاروں کا ٹکڑا تھا ایک چھوٹے سے قلعہ تھا
 حفاظت کا سامان تھے جو پتہ نہ تھے۔ موقع جنگ پر جس وقت موافق کا لشکر مصروف جدال اور قتال رہتا اس وقت لوگ
 وہاں بائیں سے نکل کر صحرانہ آئے تھے اس سے موافق کو سخت نقصان تھا چاد تھا موافق نے اس قلعہ کے سر کرنے کے
 قصد سے سردار اپنا لشکر توجہ کیا اور وہاں تک گئی کے راستہ سے ایک عام قلعہ کا محاصرہ کیا۔ خود نے قلعہ کی حفاظت اور موافق کے
 حملے سے بچانے کی کوشش کی اور اس جامع کو ماحور کا گھر کا بیٹھ گیا۔ وہاں بھی موافق کے لشکر ہوں کے حوالے کر
 کے بھاگ گئے۔ دیکھیں کہ ایک گروہ بھی کھینچ رہا تھا۔ قلعہ کے متوجہ ہوئے پر مہر قلعہ اور لوگوں کے ہم بغیر نے قلعہ کی مصیبت سے
 رہائی پائی اور موافق مظفر شہر اور اپنی لشکر گاہ میں واپس آیا۔

غربی جانب موافق کا قبضہ جس وقت موافق نے خود کے نکل کر اس کی فعلوں کو بند کر دیا اس وقت بھی ضرورت
 کے تیار رہے۔ اس وقت وہ بھی کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ آؤں ہیں کو جو تیار ہیں تھیں۔ پر قلعہ اور اس فریق سے لڑ گئے تھے۔ ایک
 دوسرے کی دکان تھی۔ کھسکی اس کی کھسکی کے قور نے اور ملانے میں بہت بڑا مسخرہ ہو اٹھیں۔ اسے قتل ہادی ہوئی۔ بہار باد بچا کر
 وہاں بھڑکی گئی تھی۔ دیکھیں کہ موافق نے ایک لشکر خرچ کر دی جس پر بھی کے جانے کا سامان تھا موافق حواں جنگ چلا
 ہوا۔ کچھ کر خود ہوا۔ ہر کردہ نہ نہ اپنی نصیب پر مل کر تاہم حواں لشکریوں کو نہیں کے شرفی اور غربی جانب سے حملہ کرنے کا حکم دیا
 تا کہ موافق کے لشکر کی ایک طرف غربی جانب سے لڑنے پڑے۔ پہلے گئے جو سمت انکا اپنی نصیب اور وہاں جامع کی سپردگی میں
 تھی ایک سخت داخلہ۔ یہ جنگ کے بعد موافق کے لشکر ہوں نے بھی کے جانب غربی میں آگ لگا دی اس آثار میں موافق نے
 لشکر کا دوسرا کھسکی پر جانب سے پہنچ گیا۔ ہوا۔ اس نے بھی پڑا دل کا خون ہا کر بھی کے اس جانب میں بھی آگ لگا دی۔ لڑ گئی
 تو بھی بھاگ کر لڑی ہوئی ہیں۔ کھات جہاں پر نصیب کی کھسکیاں کھڑی ہوئی تھیں وہاں جہاں پر کھسکیوں کی سمت ہوا کرتی
 تھی اور قلعہ خانہ جلا دیا گیا تھا۔ نصیب سے واپس عمر ایس کے اس سمت سے دوسری سمت شرفی جانب چلا گیا اور موافق
 نے اپنی کامیابی کا حصہ آخری جانب پر گاڑ دیا۔ نصیب کے اکثر سپہ سالاروں نے امان حاصل کر لی اور جہاں بھاگ گئے بھاگ
 گئے انھیں بہار ہوں میں خود کا کھسکی بھی تھا۔

اس نیکر کے بل جانے کے بعد ہر نصیب نے دوسرے بھی کی حفاظت پر نامی نامی سپہ سالاروں کو متعین کیا اور
 موافق نے اس بل کے جلانے کے ارادے سے اپنے ہونہار بیٹے ابو العباس کو بڑے کا حکم۔ مشہور مشہور دندو آؤں کی ایک
 فوج مرتب کی گئی۔ یہ بڑے سواروں کو اس کی اطاعت دی گئی۔ بل توڑنے کے آلات گرم تل کی پیکار میں کار و تکرار
 اور حر و دوش کی بہت بڑی جماعت اس فوج کے ہمراہ تھی۔ دونوں فوجیں در در ہوا۔ یہی پہلے شرفی جانب میں اور
 العباس کے مقابلہ پر نکلائے اور اس جامع تھا اور شرفی جانب میں اسد (یہ موافق کا آزار خاتم تھا) کے مقابلہ پر نصیب اور
 پہلی لڑا تھا۔ تین چار کال لائی ہوئی آئی آخر الامر انکا نے اور اس جامع کو قلعہ ہوئی فتح مند گروہ نے بھی پہنچ کر
 آگ لگا دی۔ بائیں سمت بات میں آگ کے شعلے آہن سے بائیں کرنے گئے۔ ہاتھ رخنہ جانے اور ان کا سمون ہو گیا۔

شہر پر قبضہ کرنے کے بعد پھر پتہ کر لیا تو وہیں کوہ ہائی خوب چہنی، ٹھیل اور پتھر تھان وصال پہنچا۔ ان اولاد کے کوہ پر لڑ لیا گیا۔ صحت مدد اپنے لیے نکلائے اور ان جاس و غیرہ سپہ سالاروں کے سپہ سالار کی طرف بھاگ گیا جس کا بہت ترابا تھا اور ابنا رکھا تھا۔ موافق نے وہ دوسرے راستہ سے قبضہ کیا اور لولہ کے قتل کا راستہ لیا۔ سپہ سالار کے گھر نے یہ طبیعت سے مذاقت ہو گئی۔ خوب نہایت چچی سے سپہ سالار کو یہ گونے اپنے ہمراہ رہا کہ وہ چار ہزاروں کو مار دیا وہاں سے اس نے اعلان دیا اور اس پر سے مع اپنے ہمراہیوں کے جوہر کے صحت سے جا بجا۔ طبیعت دو چار ہزار کو مار جا کا۔ وہ نے قاتل کیا۔ طبیعت کو ان صحت سے سپہ سالار نے نہ لڑ کے ان کے بیٹا کو یہ پڑھو گی جو اس کے قریب میں تھی۔ چنگیز شاہ کا وقت آگئے تھا اور راستہ معلوم۔ یہ تھا لولہ نے مع اپنے ہمراہیوں کے اس صحت کی موافق نے لولہ اور اس کے فخریوں کو انعام اور صلے سے عہد اور اپنے ہمراہیوں کو لولہ کی اور اس کے پڑھنے سے نہ بھگت۔ اہل سنت نے ان کو گویا نے مسخرہ کی کہ یہ نے لولہ کی اہل و عیال اس دنیا سے نہ تھی کی کہ وہ وہیں اور اس کے رہا رہے بہت بہت کی خطا صاف کی جائے۔ آگ سے اہل و عیال قتل ہوئے جو نے پائے۔ ان شاہانہ تھا۔

بنیاد گذری نہ گیوں کی سرفروشی اس واقعہ کے دوسرے دن کوئی نے اچے مردانہ فکروں کو بیخبر کے ضبط کے
تقابلاً کی ترغیب دی۔ سب نے یہ بن ہو کر عرض کیا کہ لوگ دوستی میرے لئے اپنا خون بھانے سے دریغ نہ کریں گے
اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی مسئلہ میں ہم اس کو بغیر ترغیب کے سب سے زیادہ دھمک نہ آئیں گے مناسب یہ ہے کہ ہم دونوں کے عزیز کر
جائے گے بعد اختتامِ مذاہرے یا میں ذکرِ حریف مقابل کے مقابلے میں چاہے کہ ہم لوگ اس حرفِ آنے کا قصد کریں
موسیقی نے فریاد کیا کہ اس مستعد اور آباد کی پشیمانی ہو گیا۔ جلسہ برخواست ہو گیا۔ مرد اور ان فکروں نے اپنے بھروسے میں آئے
موسیقی نے فریاد کیا کہ راضی اور ملکی بنیاد میں مصروف ہوا۔

فہرستِ زندگی کا قلم ۳۔ مغربی ایشیاء کو جس کا نام قاعدہ کے لئے لٹکری دیا، اس کی کاسم دیا اور مجبور کرنے کے بعد شیشیوں کو چھاپا۔ یہ تمام کرائیو ایف ایف جی کے ساتھ ملے لڑکے خبیثہ کے سر پر جاپانچہ عرصہ کی کاربائری شروع ہوئی۔ خبیثہ کا سیر۔ اسلامی فوج نے مصر سے شکست کھا کر ہما خبیثہ نے ان سے سبھا لے کر اور دیکھے پر چند روزہ فوج کو اپنے ہمسرہ سے روانہ کیا سوئے نے اس امر کا احساس کر کے فہرست کے ہمسرا پر لٹکار دی خبیثہ نے کلب لشکر کو اس کی کمک پر متوجہ کیا مگر اس کمک کے پہنچنے سے دھڑلہ میرا میں بھگدڑ شروع ہوئی تھی انکس کے ساتھ یہ امرادی فوج بھی بھاگ نکلی یہ ساری ہماروں طرف سے تھی اور میرا مارا کا بھلاہ برپا ہو گیا۔ خبیثہ کے ساتھ مجبور اے چند آدمی میں ان کا زور میں لڑ رہا ہے۔ انوں بھلے بھلی تھ

[illegible][illegible][illegible]

محمد بن سہیل کی ہر گیت ریختہ سے ملتی ہے۔ اس کی تصانیف کو محمد بن سہیل کی لہجہ و سبک پر مبنی کیا جاتا ہے۔ وہ ہر گیت میں محمد بن سہیل کی طرح ہی لکھتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور شاعر کی اس میں جگہ نہیں ہے۔ محمد بن سہیل کی ہر گیت کی اس کی لہجہ و سبک پر مبنی کیا جاتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور شاعر کی اس میں جگہ نہیں ہے۔ محمد بن سہیل کی ہر گیت کی اس کی لہجہ و سبک پر مبنی کیا جاتا ہے۔ اس کے سوا کسی اور شاعر کی اس میں جگہ نہیں ہے۔

خانیہ مستعد اور موافق بن کر ناصحی، غائدہ، پوجہ و سرفروشی کرانی، طولوں سے ساجرت اور شہر رفتی جیہ اور نفی جیہ اس وجہ سے وقت نے اس شخص کو بی معادوں کے سہول سے سوئی بنا دیا۔ گویر انہری ایک عظیم الشان فطرت اور اس میں اس شخصوں کی طرف روانہ ہو کر جس میں نے ایک چٹنگر تہ میں تہہ پہا بالا غرض کہ یوں نے اس کی اختصاف اعمال کی وجہ سے سوئی بنا دیا۔
نے اس امر پر اپنی قیاس۔

حیدر مسٹر، م کو خلیفہ قاضی کمال کار و بدلہ ایک فاکٹر اسٹین امریکا میں لکھنا، فی تقریر میں فی غرض کہ مسٹر، سلطنت کی مذہم
و قبیح (ظہیر صفحہ کے بھائی) کے قبضہ میں تھی، یہ تو کہ موشی میں کہہ دیت تھاری، حالانکہ انہی ایہ بھی اور اور اعلیٰ گا، اور
تقریرت کے لئے نہ تو توجہ نہ کیا، ظہیر، مثلاً موشی نکال کر، جو صاحب قویہ ہوا، ان کو ہر توجہ بخیر طور سے اس میں خلوت
کو اس امر کی فکارت لکھ بھیجی۔ اس میں طوطوں نے تحریک کی کہ آپ میرے دل میں ہیں، چلنے اپنے میں آپ کی اعانت دے
کہوں گا کہ یہ مسٹر اس امر پر تیار ہو گیا، ان طوطوں نے خلیفہ کے استعفیٰ کی ایک غلطی سے ایک لفظ بدھ میں بھیج دیا۔ موشی ان
دونوں زمینوں سے مسرور ہو جان، وہاں تھا خلیفہ مسرور، جو خلافت سے اس کی تیرہ باخبر کی توفیق سے خیال نہ کئے، ہمارے کے بیان
سے وہ اپنے ہندو سالہ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۱ء میں ارا نکالتے تھے، بعد مسرور ان نہ کیا، بوسل کے قرب ہیستون، دونوں بوسل

اور جزیرہ کی حکومت پر اسحاق بن کداج تھا۔ موافق کے وزیر محمد بن خالد نے موافق کی جانب سے بوقت درویشی خلیفہ مستند کو لکھ بھیجے تھے کہ جس طرح ممکن ہو۔ خلیفہ مستند کو آغا، اور اسے دارالخلافت کو لوگوں کو اور اس کے اہل بانی سرداروں کو گرفتار کرلو۔ یہی جب خلیفہ مستند نے سزا میں مہل میں قدم رکھا تو اس نے کداج نے ہر ضرر ہر کردست بڑی تیزی اور اس کے ساتھ ساتھ چند متوازیات بھی کیا۔ مگر انہیں طولوں کی گورنری کے سردار تک پہنچا۔ ایک روز خلیفہ مستند کی خدمت میں حاضر ہو کر سرداروں سے جو فیصلہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کا مطلب ہو کر رہ گیا۔ "کیوں محضات تم کو اپنی طولوں سے پائی جاتے ہو؟ شرم نہیں آتی۔ اس کو کوئی فضیلت تم پر نہیں ہے۔ وہ تم جیسا ایک شخص ہے۔ کیا تم اس کو پسند کر دے گے کہ اس کے ماتحت ہو کر رہو؟" سرداروں نے کچھ جواب نہ دیا۔ یہی کداج نے اسی کو رو کر دیا۔ بحث و خیال ہونے لگا یہی کداج کو ابو امیر ابو یوسف کے حضور میں ان تھوڑی بات پر بحث کرنا پڑی ہے۔ آپ لوگ میرے خیر میں نہیں، اور خوب جی بھول کر رہتے نہیں۔ اگر مجھے آپ لوگ کھانگ کر دیں تو میں آپ کا ہمراہ ہوں۔ یہی کداج نے اس کو سزا کر لیا خلیفہ مستند کی خدمت سے اٹھ کر اپنی کداج کے خیر میں آئے اندر آنے کے ساتھ ہی گرفتار کر لئے گئے۔ یہی کداج ان لوگوں کی خدمت کا انتظام کر کے خلیفہ مستند کی خدمت میں آیا جو دارالخلافت چھوڑ کر آئے تھے۔ جو رہنمائی بھی (موافق) سے کچھ دماغ ہونے اور ایسے حال میں اس سے ملنے کی درخواست کرنے پر نصیحت کی بلکہ درشتان خلافت و خاندان حکومت سے مصروف جنگ ہے۔ خلیفہ مستند نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اس نے کداج نے اس کو صحن لوگوں کے جو اس کے ہمراہ تھے۔ بجز دارالاسرا کی جانب داخل کر دیا۔

انہی وجوہات سے جس کا ذکر ہوا ہو چکا ان طولوں نے موافق کے ہمراہ کھلب سے نکال دیا اور متوازی طولوں سے بھی بھر دیا۔ اسی سمت کی کی خبر موافق کے کان تک پہنچی تو سخت ہمام ہوا۔ اس وجہ سے کہ دیکھا کہ اسے مصروف جدل و قتال ہے۔ ان طولوں کی کوشش کی جانب متوجہ ہوا۔ رفتہ رفتہ خلیفہ مستند تک اس کی خبر ہو گئی۔ یہی طولوں کو در خلافت میں طلبہ کر کے پاس لے کر دیا۔ اور پھر چھوٹی موافق کے اس کی گورنری پر اسحاق بن کداج کو مستند فرمایا فرض باب شامیت و افریقہ تک کے باہر اس کداج کی گورنری میں داخل ہو گئے۔

لوگوں (انہیں طولوں کا آزاد گلاس) صحن طلبہ بھر میں اور جزیرہ کے زیادہ تر کداج ان طولوں کی جانب سے روانہ تھا۔ وقت میں اس کا صدر مستند تھا۔ اسی وقت میں انہی طولوں کی بے اقبال اور موافق سے مغرب ہو جانے کا اندیشہ کہ یہی طولوں سے باقی ہو گیا۔ وقت سے نکال کر پاس پہنچا اور اس کو لوٹ لیا۔ موافق سے خط و کتابت شروع کی حاضری کی اجازت طلب کی موافق نے اس کی خواہش کے مطابق جواب بھیجا۔ چنانچہ لوگوں پاس سے روانہ ہو کر فرمایا میں بے اقبال ہیں حضور! چلیں اس شہر کا جانچو۔ اس نے مسدود غلہ کے دینے سے انکار کیا لوگوں نے قہارہ جنگ بجز دارالاسرا اور ملے کر دیا۔ یہی طولوں کو شکست ہوئی لوگوں نے قہارہ بجز دارالاسرا حاصل کر کے صحن میں مالک اپنا طول کے سپرد کر دیا اور خود ایک حکیم الشان بظہر کے ساتھ منزل پہ منزل کوچ کرتا ہوا موافق کی خدمت میں پہنچا۔ موافق اسی وقت صحت (نہ گلیوں کے سردار) سے لڑ رہا تھا۔ اپنی عزت سے جیسا آیا۔ طلعت اور انقضا سے صحت فرمائے اور دیکھیں سے جنگ کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں نے ان فرمایاں میں باسوری اور کھمبائی حاصل کی۔

اس کے بعد یہی طولوں نے وہی سمت میں چلا کسی اجتماع کے ایک لشکر کے مسئلہ کو موسم حج کے انتظام کی غرض سے

اسی وقت سے جلوہ بازیست مسعودی اور جہان نوری سے سوانحی کا خدمت سے رہا۔ یہاں تک کہ اس نے چھٹی میں سوانحی کے کسی وجہ سے اس دور کا سوانحی ہو کر نوری کی لیاوا اور چار لاکھ روپے کا انعام حاصل کر کے رہا آیا۔ اس زمانہ سے اس کے انوار و بدعاہ ہوتی ہے قصہ نے علی غرور میں اس کی عظمت کا ذکر کیا ہے کہ وہ ان شیعہ کو بھی فتح کھڑا کرتا ہے۔ بارہا میں خوار ویر کے آخری زمانہ میں کرتا تھا یہ بھی پراٹھ کھڑے ہوئے ہیں جو نے مسعودی اس آتا ہے

[illegible]

انہوں نے ان کی ہر کوشش کو رد کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ جو مشق تیرا ہے، وہ میری نہیں ہے۔

[illegible]

۱۔ وہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ: "اے صاحبِ کتب! تم نے جو کچھ لکھا ہے، اس میں کتنا حق ہے؟" میں نے جواب دیا: "میں نے جو کچھ لکھا ہے، اس میں کتنا حق ہے؟" میں نے جواب دیا: "میں نے جو کچھ لکھا ہے، اس میں کتنا حق ہے؟"

والتحریر فیروز خان، لاہور، پاکستان، تاریخ: ۱۶ نومبر ۱۹۸۷ء

عمر وین لیٹ کی معذرت دینی: اس وقت کے بعد اچھے میں خلیفہ مسند نے عمر وین لیٹ کو سترہ لاکھ روپے اور چھ سو اسی سو روپے خرماں سن کر حضرت سے واپس آئے اس کی خبر میں ابیر عمر میں طاہر کی معذرت سے آگاہ کیا اور انھیں معاہدہ فرمایا کہ ہر مرتبہ عمر وین لیٹ پر لعنت کی جائے اور معاہدہ بن خلیفہ کو کافری کی طرف عمر وین لیٹ کی ہر کوئی کے لئے نرا دایا نہ پائے۔ معاہدہ نے سلمان معذرت و جنگ درست کر کے غازی کی جانب کوچ کر دیا۔ محمد بن طاہر نے اتنی ہی بی نیات میں خراسان پر مدافع میں ہر دم کو مامور کیا۔

ابھی صادقہ کی تک نہیں پہنچے پاپا تھا کہ وہ باہر خلافت سے ایک عثمانی فرمان، محمد بن عبدالعزیز بن ابی اوفیہ خالد
العثمانی کے نام پر عربوں کی لڑ سے جنگ ساز کرنے کا صادر ہوا۔ احمد بن عبدالعزیز نے اعلان جنگ کر کے لڑائی کا پھیر دی۔ صبح
سے ظہر کے وقت تک پورے اردو شہر کی لڑائی ہوتی رہی عمرو بن لیث کے ہمراہ پندرہ ہزار فوج تھی اور شامی لشکر کی تعداد بیس
ہزار بیان کی جاتی ہے۔ عصر کے وقت عمرو بن لیث کو شکست ہوئی اور وہ کی عمرو بن لیث کا چہرہ ارد گرد کی ہوا اس سر دار نانی مانی
مارے تھے تین ہزار مرد، کئے گئے باقی لشکر ہوں نے ہتھیار ڈال دیے اور ان کی درخواست کی لشکر کا کوئی ٹکڑا بچا ہے شمار
میں وہ سب پا تھا آنا۔

ابو طلحہ نور عثمانی بن لیث کی اطاعت۔ مجروحہ سے موافق نے عمرو بن لیث کی کونال اور سرکونی کی غرض سے فاس پر فوج کشی کی عمرو بن لیث نے یہ سن کر اپنے بچے کو دار جان کی جانب روانہ کیا جس کے مقدمہ میں کچھ برابری ہوئی شرک تھا اور سب سے سن اسحاق کی طرف کی طرف جتنے کا حکم دیا۔ محمد اور جس کے ساتھ بی بی جانی بھی تھیں فاس کا دار و زور وہاں پر تھا کہ وہ سارا دار و سارا حاجتی میں تھے جس امت ابو طلحہ موافق کے مقابلہ پر پہنچا پہلو ایسا غریب ہو کہ جابر موافق کے قدموں میں گر پڑا اور ایمان کی استعانت جابر اور احمد کو کر لی مگر عمرو بن لیث کا ہر وقت کیا حالت ہمارے کہ کہ ان کی جانب لوٹ آؤ اور اس کے بعد موافق کو ابو طلحہ کی طرف سے بدعتی بی بی جانی اور میرا کے قریب پہنچی تو گونا گونا کیا اور مال و املاہ اب اپنے بچے ایسا احباب کے مقدمہ کو دے دیا اور عمرو بن لیث کی تلاش میں کہ ان کا قصد کیا عمرو بن لیث یہ خبر نہ کر سکا اس سے نکل کر حسن بن جعفر اور ستر میں اس کا کڑا کھڑکھڑایا۔ اتفاق کچھ ایسے پیش آئے کہ مجھے کہ موافق بھی اپنی کامیابی سے خوش ہو کر دوسرا گیا۔ اسی روز میں موافق میں ہر شہ نے فراء ایمان کا قصد کیا اور محمد بن یزید کی بلبلستان میں دایا جیسا کہ ہم پر لکھوئے ہیں۔ طبرستان میں بھی علی بن ابی لیث نے اپنے دونوں بیٹوں علیہ اور محمد علیہ کے ساتھ راضی نہ قدموں میں حاضر ہوا جس کو کہ ان میں بھی اس کے بیٹا عمرو بن لیث۔ نے قید کر دیا تھا۔

موفق کی مراجعت ۶۔ جو میں نے انہیں کے لئے لکھی (۱۱۱۱) اے موفق کی خدمت میں ایک فخر خواہ منصفانہ کی بھیج دی کہ وہ انہیں کے لئے رجاء سالار اسباب ہے آپ شریف لکھے اور سب پر بعد کر لکھے۔ موفق نے یہ خبر دے دی اور

قرامط کا نظریہ قرامطہ، ابدال زمانہ جیسا کہ مؤرخین نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ یہ کہ اس طرف کو نہیں دیکھنا
 زیادہ دقتی ہے جس میں ظاہر ہو، جس کو اس وجہ سے کہ نکل پر سوار ہو، اگر نکل تھا کریدو گئے تھے جس کا سرب قرامطہ ہے۔ یہاں کیا
 گیا ہے کہ اگر کاہر الامام اور قرامطہ لقب تھا۔ یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہی بہت اہل بیت قرامطہ ان میں سے ایک آئے والے کو
 مختار قرامطہ ہے۔ آدھوں نے اس کی اجازت کر لی تھی۔ یہی ہم گور کو قرامطہ نے اس کو گور کر کے پھیلنے میں داخل دیا، اس کا یہاں کہ
 یہی نکل کی غفلت کی وجہ سے ہو گیا۔ اس پر قرامطہ کے پیروں نے یہ دیکھ دیا کہ قرامطہ کو قید آئے جا۔ فوراً چھوڑ دیا۔ لیکن
 قرامطہ کا یہ نظریہ یہ بھی ہے کہ قرامطہ وہی شخص ہے جس کی احمد بن محمد بن حنفیہ نے بشارت دی ہے۔ قرامطہ کے قتل کو نہ دیکھنا
 حاصل یہ بھی ہے کہ یہ ایک کتاب پیش کرتے ہیں جس پر اسم اللہ الرحمن کے بعد لکھا ہوا ہے:

د. ابو احمد بن محمد بن العصفور ح. ج. ١٢٠٠ هـ. في تاريخ مصر

انک: "انداھندو ایک ایجے و ایک تافیتہ و ایک پھی بزد گھوا و نک روح اقدس

[illegible]

محمد لله نكلمة و تعالى باسمه السعد لاوتنه ذل به قل نو الامه غايد لاسي الامم
بالتعلم علو السنن و الحمايم و الشهور و الايام و باطها لولاي الدين غروب عادي مهلي
الموسمي بالولاي الالاب و ما الذي لاسهل عما تفعل و لنا العليم الحكم و ما الذي لول عادي
انسح خفي من سر على بالي و محني و استنار اجتهت لى حنني و معني و من ذل عي

انصاری و کنزوب: سلسلی خدمتہ مہمانی عدنی و جمعہ اجل و المہجرت " علی السنۃ رسلی
ضابطہ المفدی لہ بعل علی حجاز لا وحنہ و اعطاکہ فی الذی انصر " علی امرہ و دوام علی سہانہ
! فان لن یروح علیہ عاکبہن و نہ موفین اولک ہ لکامرون "

اور کوہ کر کے کر گئی، بار "نبہ ان دمی و لاب حرة عا الصنف الظلمون" چڑھے۔ بعد از انجیر و گرت کبیر میں
"النبہ اعلی" وہ بار "الف اعظم" ایک بار کے سال بھر بھی دو دن روزہ رکھے ایک بھر جان میں دوسرا چڑھیں۔ قیض حرام
ہے۔ شراب طلال ہے۔ جنازے میں غسل کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف وضو کر لینا کافی ہے دم دار و درنگل و اس نے باغ و دین کا
کہا کہ حرام ہے اور فحش فراط کا کائف و لا و مقابلہ پر آئے اس کا قتل کرنا واجب ہے اور جرم فحش مخالف ہو کر برسر مقابلہ
نہ آئے اس سے جزیہ نہ لیا جائے، اسی قسم کے عادی شیعہ اور مسلح متہ رنہ اس کتاب میں لکھے ہوئے ہیں جن سے ثابت
ہوتا ہے کہ یہ سب نہایت لغو اور مبہوت ہے۔

نوع میں لکھی جس کے متعلق قرطبی کی کتاب مذکور کے شروع میں یہ لکھا ہے کہ یہ قرطبی کا ذاتی ہے قرطبی اس کو
ذکر ہے جس میں میرا ہے کہ لقب سے یاد کرتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شخص کا عمیر علی و اس کا لقب ہوا ہے اور اس نے
اس سے امان طلب کی تھی۔ اس کے پاس کو تھا، یہ کہا تھا کہ میرے ساتھ ایک سوطو رہیں ہیں اُنہم اور تم نہ ہی مناظرہ کر
کے ایک مذہب پر اہم اور تم، یا نہیں تاکہ بوقت ضرورت ایک دوسرے کے متین وہ دغاویں۔ نصیحت نے اسی واسطے کہ پند
کیا اور وہ نئی میں مناظرہ ہوا تھا کہ یہ دونوں مختلف الموائے ہو گئے۔ قرطبی انہی آیا۔ قرطبی نے "واللہم بانہی" کہ
لقب سے ملکہ کر چکا تھا۔ بعض مؤرخین کی یہ روایت ہے کہ قرطبی غایت ازرق کے متعلق فاسقلہ ہے۔ وادعہ الم

طرسوس کی بغاوت: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ باذان نے طرسوس میں اپنے آقا احمد بن طولون سے سرکشی و بغاوت
کی تھی اور احمد بن طولون نے تنبیہ اور ہوش میں لانے کے غرض سے باذان پر غاصر و ذال تھا اور باذان نے تلخہ بندی کر لی
تھی مگر کچھ عرصہ بعد احمد بن طولون کے بیٹے خمار و جی الحامت قبول کر لی تھی بہت مسلمان و مساب اور امانت جنگ تار کئے
تھے جس سے طرسوس میں باذان کی حکومت بدستور قائم رہی۔ اسے عمر بن حنظلہ کہتے تھے کہ اس کے ساتھ جہاد کرنے
کو کہا تھا اسکندریہ پر غاصرہ کیا ہوا تھا۔ اتفاق سے ایک چمڑا لگا جس سے ذی ہو گیا بوقت دینی وادوس مر گیا اور اسے طرسوس
میں لاکر دفن کیا گیا۔

باذان جس وقت لشکر صاعد کے ساتھ بارہا طرسوس میں اپنی بیعت نہ کی وہ ایک شخص کو بھرا اپنے نائب کے مقرر کیا
گئی تھا چنانچہ اس کے انتقال کے بعد خمارویہ نے اس بیعت کو بحال رکھا اور باذان نے بھی اس کی مدد کی چند دنوں
کے بعد مصر بن کر کے اپنے پڑاؤ ہوئی جو میں مہدی بن طولون کو باور کیا۔ جب دمشق نے اس پر ہاتھ لگائی تو خمارویہ اس کے
خدا م میں سے ایک خادم، اغلب ابی الفک، مانی جہادی غرض سے اسے کفر اور اظہیر متعہ سے سربرداری کی طرف جانے کی
اجازت طلب کی اور بھر مسلمان جنگ و سفر و دست کر کے طرسوس پہنچا۔ گل زمانہ ہوئی جس میں اپنے ہمراہیوں کے سپرد کرنے
خمارویہ سے ملنے کو مشتق چلا گیا۔ خمارویہ نے ذی عزت کی۔ آؤ بھگت سے ما۔ داغ و بھگت خمارویہ سے دشمنی ہوئی ایک
دست تکہ دشمن میں بکھریا۔ اس کے ہمراہیوں کو جو طرسوس میں تھے۔ یہ خیال پہنچا کہ خمارویہ نے داغ و بھگت کر لیا ہے

[illegible][illegible]

پیر: لی مہمات: ۱۹۷۰ء میں یہ تجربہ شہرہ آفاق کی سب سے بڑی بین الاقوامی خطہ بندی کی ایک تقریبی رشتہ اور نمونہ سرورق پر مشتمل ہے اس کی کلاسفکیشن کے بعد یہ دنیا میں فقط دو حالات میں خطہ کر کے درجہ ۱۱ اور خود مطلق ہے چاہے اس کو تسلیم کیا۔

۱۹۷۹ء میں دو ممالک نے ملاوۃ اسامہ یہ عرفان شکی کی پہلی تہہ سیارہ پر آتے ہے اور پھر علیہ پر صدر کا اعلیٰ سطح پر مقابلہ آئے اور

تیس دنوں کے بعد یہ جنگ کے بعد یہ لشکر کجاست کہ کر ہوا، ایک ہی طرح میں کے ہلے بیٹوں کے کسی حکم کے بعد ہوا۔

رومیں) کا کرکٹر پر قبضہ کر لیا گیا۔ ان کے پاس ایک ہتھیار تھا۔ ان کے پاس ایک ہتھیار تھا۔ ان کے پاس ایک ہتھیار تھا۔

سرخس میں قلعہ بنی - خلافت جو تھیں (محلہ اول)

حکومت مصر اور طبرستان کی طرف سے بلاؤں کا کاروبار اکثر چھپا دیا کرتا تھا حکومت مصر پر مامور ہونے کے بعد طبرستان کو مصر پر مصر میں ملحق کر دینے کی درخواست موصولی نے، منظور فرمادی اور محمد بن اربوں قطعی کو طبرستان کا فانی ضرور کر کے روانہ کر دیا۔ انتقال یہ ہوا کہ جس وقت محمد بن اربوں دجلہ کے راستہ طبرستان کو جا رہا تھا مسعود بن خاریج کے ہمراہیوں نے اس کو گرفتار کر کے مدائن الابتہ پہنچائے اس کے بعد یہاں تکافت سے امانت دینے اور بنی خاریج کی مامور ہوا یہ بہت مشکوک اور نہایت چال بازی حواج تھا۔ اہل طبرستان کے ساتھ کج اخلاقی اور ظلم کے برتاؤ کیے اہل کر کے روپے ایک قلعہ قریب طبرستان کے تھا کی دوسرے قلعہ کو بھی اہل کر کے لے گئے اہل طبرستان کو دیکھ کر دینے کی شکایت بھی اہل طبرستان نے پندرہ ہزار روپے کا چھتہ دیا، انھوں نے اس کو بھی دیا، اہل طبرستان قلعہ کر کے موصاف جاب دے دیا۔ اہل کر کے مجبور ہو کر قلعہ چھوڑ دیا، یہی نے جو یکے عت سے اسی تاک میں بنے بیچ کر قبضہ کر لیا۔

ابن خلون کا بلاؤں کا نام ہے۔ اہل طبرستان کو قلعہ کے ساتھ سے نکل چکے گا نہایت۔ انہیں یہاں سے کہ یہ قلعہ ایسے مقام پر واقع تھا کہ دشمن دیکھ جہاں وہاں نکل کر حرکت کرتے تھے قلعہ کو ذرا معلوم ہو جاتا تھا۔ وہاں تک کہ اس واقعہ کی خبر پہنچی۔ غلط سمجھنے سے ان میں خلون کے نام سے گزرتی طبرستان بھیج دی اور یہ سمجھ کر کہ یہ قلعہ کی مخالفت پر جس کو مناسب دلائل تصور کر کے مقرر کر دیا کہ سلسلہ جہاد متعلق نہ ہو۔ اسی اثنا میں انھوں نے جو روئے روشن کا انتقال ہو گیا اور انھوں نے طبرستان سے نکل ملاوٹا۔ یہ قلعہ کر لیا جیسا کہ آپ دیکھ چکے ہیں۔

عبداللہ بن رشید کی بلاؤں اور سر فوج کشی: ۳۱۳ھ میں عبداللہ بن رشید نے کاؤس نے چالیس ہزار مردوں کی فوج کے ساتھ بلاؤں پر چڑھائی کی بے شمار مال غنیمت ہتھی آئی۔ فوجی دفرہ دیا اہل کر کے ہتھیوں سے نکلا۔ سلقہ فرہ کو کب اور خرقہ کے بغیر فوج نے غصہ کی حالت میں اسلاف فوج پر حملہ کر دیا، ہزاروں طرف سے ٹھکر کر لائی ضرور کر دی سلاوی فوج نے بھی جی تو کر کے لڑ لیا کہ ان کی قسمت نے ان کا فیصلہ اس سے جو شکر کر دیا تھا اکثر شہید ہونے باقی ماندہ جان بچا کر سرحدی اسلامی بلاؤں پر پہنچے عبداللہ بن رشید کو گرفتار کر کے قلعہ پہنچا دیا۔

افانہ پر حملہ: ۳۱۵ھ میں روم کے پانچ بادشاہ نے اپنی فوجیں مرتب کر کے اذنتہ پر حملہ کیا اذنتہ کو ان کی فوج کئی کی اطلاع نہ تھی شہید نقصان تھا کہ پہنچا ہوئے چار سو مسلمان شہید اور اتنے ہی گرفتار ہو گئے اور جو وہی لشکر کو اس غفلت کے اثر میں موزوں کر دیا گیا اور مر گیا کہ نہ نصرت و عطا کی تھی اس میں بادشاہ روم نے عبداللہ بن رشید کو اور ان کی بیویوں کو جو اس کے ساتھ تھے چند چھوٹے قرآن کے ساتھ، انھیں خلون کے پاس بطور ہدیہ کے روانہ کیا۔

مصر کے قلعہ: ۳۱۶ھ میں اسلامی جہاد کی جہازات کار و دیوں کے کئی جزیرے سے مقام بصرہ میں مقابلہ ہوا انھوں نے کھانہ کی قراری دینی بلا خواہ اسلامی جہاد کی جہازات کار و دیوں نے مسلمانوں کی متعدد کشتیاں قبضہ میں کر لیں باقی ماندہ نے صقلیہ میں گم کر دیا۔ اسی میں انھوں نے اہل کر کے طرف خروج کی مگر سرحد کی تیزی نے انھیں کی گری دیا تھی اور جو کچھ قلعہ کر دیا سرحد پہنچ کر آئے قلعہ ہتھی چکا۔

انھوں نے خلون کے نائب نے بھی اسی میں بھر کر دی تھیں سوطر سوی فوج کے ساتھ بلاؤں کا نام کی طرف سے

رومیوں کے ملک پر چھوٹی غرضت سے لڑ لیا چار ہزار رومی مقابلہ پر آئے اور باوجود کسی شکست کے شکست کھا کر بھاگ گئے اور بے حد مایوسیت مسلمانوں سے ہاتھ آئے۔

اسلامی بادشاہ روم نے بلاد اسلامی پر فوج کشی کی اور طلبہ بھی بھیج کر لائے گا نیزہ گانہ دی اہل سرقتی و غیر پائمر اہل مصلحت کی دیکھتے ہیں بادشاہ روم اپنا سامنے لے کر دیکھ گیا۔

اسی برس میں خلف فرجانی (ابن ہولان کے عامل) نے حد و تمام کی طرف سے رومیوں کے ملک پر جہاد کیا اور ہزار رومی مارے گئے بے شمار مایوسیت آج بھی چائیں و پھار ایک چائیں کے حصہ میں آئے۔

قلعیہ میں رومیوں کو شکست دی گئی۔ رومیوں نے ایک ٹانھہ فوج مرتب کر کے قسطنطنیہ کی اور قسطنطنیہ پر پہنچ کر ہمارے کر لیا قلعہ ہر سوی سے چھ میل کے فاصلہ پر تھا بازار (دولت طروس) نے قسطنطنیہ کی حالت میں رومیوں پر شب خون مارا اور ہزاروں مارے گئے۔ ایک گروہ بطریقین کا قید کر لیا گیا اور بطریقین ہلاک ہوئے (بطریقین کا سردار) بھی اسی سرگرمی میں کام آیا۔ مسیحی مسلمانوں و غرضتیں لیں۔ صلیب انعم بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آئی جو ہمارے وقت سے لیں گئی۔ چار ہزار گھوڑے اسی قدر نہیں آتی تھے بلکہ اسی چار کر ہاں طائی اور مسلمان غرضتیں یا اہل علم و دیانہ اور بے شمار غرضتیں غرضتیں ہاتھ آئے۔

بازار کی وفات: پھر ۱۱۷۷ء میں بازار نے ہر افریقی لشکر مائتہ و بیس ہزار کیا ہزاروں کو قتل کر کے ہنگاموں کو کر لیا کر لیا اور بہت سا مال غنیمت لے کر طروس واپس آیا۔ اس وقت میں احمد علی طروس میں داخل ہوا اور بازار سے لشکر کے ہوا و ساتھ کے ساتھ جہاد کرنے کو یوں ظنہ پر پہنچ کر کہہ کر و سلامیہ نے کاسرہ کو کیا دولت جنگ میں اتفاق سے نتیجہ کا ایک ہجر بازار و آگ و دھواں ہو گیا اور لڑائی موقوف کر دی، محاصرہ اٹھ کر واپس ہوا اور اس میں ہاں بقیہ تسلیم کر دی مسلمانوں نے طروس طرک کر دی۔

گورنروں کی خود مختاری: غرضت دولت اور اٹھائے حکومت کے صحیح و کمزور ہونے سے چاروں طرف فتنہ فساد کا بازار آئے دن گرم اور ہاتھ امن و امان کا نام نہ ملتا تھا اور مسیحی نہیں تھے اندرونی تفرق اور بیرونی فساد کی کوئی حد نہ تھی اس امر اس سلطنت کو ایک دور جس ملک کو چاہتے دیا لیتے تھے۔ چنانچہ جو سامان نے اور اہل انہ کو اور سفار نے جستان کر ہاں اور ملک فارس کو غلیظہ وقت کے گورنروں کے ہاتھوں سے یقین لیا اور بجائے خود ایک حکومت قائم کر دی۔ فراسان کی حکومت علی طاب کے قبضہ میں تھی تاہم یہ سب غلیظہ وقت کے نام کا خطبہ اپنے بیابان کی جامع مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔

بغاوتیں: حسن بن زید نے طبرستان اور جرجان کو عظیم خلافت کے برخلاف دیا نہ۔ اہل میں اپنا سامان و سفار سے اور مسلمان میں مسلمان غلیظہ سے معرکہ آرائی کی۔ زنجیوں کا سردار (محرور) مصر و ایڈیر پرداہ اور کورہ جیل تک خیر و بزرگ قتل کا ہنس و مسخرہ دیکھا جس سے دولت واپس کو سخت ترین باتوں کا سامنا کرنا پڑا آتش فساد ہر دو طرف پھیل گئی۔ موافق نے اسی ہنگامہ کے فرو کرنے میں اپنی عمر تمام کر دی۔ مگر اس فتنہ کا سلسلہ ختم نہ ہوا۔ بلاد معلول اور جزیرہ بحر و شمال نے بغاوت کی؟۔ دمشق کی اسی کے قرب میں بنی بھیان اور اکراہ نے بھی اپنے اپنے ہاتھ پاؤں دکھائے۔ اہل طرابلس نے مصر و شام پر اور

زمینوں کی سرکوبی، عربیہ میں غلیظ صفہ نے جس وقت اذیتوں کی سرکوبی دی تھی وہاں یہ حد سے تجاوز ہوئی اپنے بھائی و بھتیجہ کو قتل کر دینا، اور کھان کی کوری کا حمایت نہ مانی تھو عربیہ میں بعد بعد اذیتوں کو دے کر بے رحمی سے ہوا اور ان کا نام کی سند حکومت میں سرکوبی کی اور یہ حکم دیا کہ محمد کا دھن بھارہ اور بکرینا چھو جائے صلیب بھی صلیب کے یا چھوئی کو قتل کیا جائے۔ چنانچہ یہ واقعہ نے اپنی تقریر کے بعد منظر ہن تکھڑا کیا کہ بھتیجہ چاہے اس نے یہ ایر طفر کیا یا نہ لیا وہ اس کا باقیہ تمام جو کھان کی سرکوبی اور باہر خلافت سے انہیں سولہ زمینوں سے ایک کر کے کو بیجا کیا اس سولہ ملک متصل ٹکڑی ہوئی رہی بالآخر اس سولہ زمینوں سے ایک کر کے بیجا کر کے ان دونوں ملک چھوڑ دیا یہ سولہ زمینیں بالآخر اس سولہ کے نام سے اس کے

حسن بن زید کا خراسان پر قبضہ اسی طرح ہوا جیسے بغداد نے۔ اس اور بعض سوہانت خراسان پر قبضہ حاصل کرنے کا اور بعد قبضہ حاصل کر گئے۔ سرور، ملاقات سے انہیں یہ سمجھ نہ کہ کون کون سے انکی عزت تھی۔ اس میں حسن بن زید کوئی ہائی جبر حاکم نے خوب اس پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن طاہر وانی خراسان تھا یہ خبر پا کر مقام جرجان میں مقابلہ ہوا۔ لیکن، کجی نے ساتھ پہنچ کر اس سے محمد بن طاہر کی حیثیت میں قدرتی کہ ان پر حیرت ہو کر جرجان نے اس کے قبضہ سے گلے لگے اور ان سے بد باور ہو گئے، وہ بھی اسے اس کے خلاف اس کے سر پر رکھ کر مار دیتے۔

مصر نے اس طوفان کا محاصرہ اس حد میں عبید اللہ نے مصر اور مملکت مصر کی سرحد تک پہنچا کر جو کہ بہت فرسائی و درجہ تھے پہنچا ہے اس میں طوفان کو کھرا دیا اتفاق یہ ہے کہ یہاں ممالک و درجہ چونکہ انقلاب ہو گیا وہاں میں طوفان نے حصہ تو اس کے مضامین کے مطابق لکھا گیا۔ اسی حد تک عبید اللہ کی بی وفائی کے لئے جس میں بی بی طوی والی طوائف نے اس کو فریب دیا وہ بی بی طوی نے اپنے اعزاز میں جسے حکم نامہ لکھی تھی اس کو سمجھتی تھی کہ وہ ہے چھٹی بی بی کہ بہت سے حکماء و درجہ اس کو اہل و عیال کے ساتھ ہٹ کر لے گئے۔

موقوف اور مسروہ مٹھ کی اسناد حکومت۔ ۱۸۵۷ء کی سند میں مسروہ مٹھ کے زعمیہ میں دو نکال دیے گئے اور کیا دہرائے نے بھاج
اس نے سو بیات بھوجہ چھوڑ دیے۔ مٹھ کے زعمیہ میں یہ اور غلطیہ متعلق ہے جسے چائی موقوف کوئی اور مسروہ مٹھ میں اور جو اس کی سند
حکومت الایہ قرہ کر کے لکھوں کے مقابلہ میں یہ لکھا اس میں موقوف کے ہر اور اس میں بھی خراج پورہ لکھا ہے اور اس کی سند میں
اور لکھائی ہے کہ یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے
اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے
اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے اور یہ مٹھ کے مقابلہ میں یہ لکھا ہے

دانی کوزہ کی سرکشی و قتل ۹۳۵ھ میں اعلیٰ درجہ کی سوجبات اور دھمکوں کے جواز میں وفات پائی۔ غلام احمد

کو طبعی قرامان کی خاصیت سپرد کی گئی۔ یہ مصائب ان مقامات نے حکومت کے راجوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی جو مقامات سے کامیابی کی طرف تدریجاً ہاتھ دیا، اصل حراست کی غرض سے ان پانچوں کا سرپرست صاحب ہوتے فارسی کوئی اہل ہند نہیں کہ وہ یہ جان سکیں۔

[illegible][illegible]

۱۳۔ اسی میں یہ خوب مذاق ہے کہ ۱۸۰۱ء پر قبضہ حاصل کر لیا اور مسافر غلامی نے یہ اطلاع میں، غلامت پائی جس وقت کہ قبضہ حاصل کر لیا تو یہ ظہر عرب کو کہنے کے باوجود کہ وہاں خود خوار خاشاک سے کھائے اور ان کے بارہویں میں عبادت پائی کہ وہ یہ بخاؤ اس نے موسیٰ اور صفوت میں اس کو عظیم طاقت نے قبضہ سے نکال لیا۔ اسی میں مسافر کے قصہ کو اپنی دوا میں پر یہ قابل حاصل ہوتا اور اس نے یہ کہہ کر کہا کہ لیا اور صفوت میں بھی ہاں، مافان ویزا اس صفت (کھجور سے تڑکڑ) عرب۔ اس کے بعد مسلمان قبضہ کو قبضہ میں وڈا ہے پھر دیا وڈا مافان بیان وڈوں بلکہ عرب میں یہ ہوا تھا اس وقت۔ اس میں آج میں قبضہ کے خلاف۔ یہ وہ چٹان جو کہ وہاں پہلے لیا گیا ہے عرب کو یہ کہہ کر کہ وہاں عبادت میں ہے۔ اسی میں جس عرب نے

یہاں تک کہ وہ اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آبائی وطن کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں تک کہ وہ اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آبائی وطن کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہاں تک کہ وہ اپنے تمام اہل خانہ کو اپنے ساتھ لے کر اپنے آبائی وطن کی طرف روانہ ہو گیا۔

[illegible][illegible]

ارسیہ و یار میر نے داعی اجل کو لبیک کہا اور چار دن تک تسلیم کر دی۔

موقوف اور ابن طولون میں کشیدگی دس ۱۸۰۸ء موقوف اور ابن طولون کی تاحقی حد سے چھوڑا ہوئی غلیظ مستند نے اور عالم میں اور کچھ اس میں اطلاع ابن طولون و مبنی میں کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسحاق بن مندھج کو ابن طولون کے صوبہ کی حد و افریقیہ اور اس قدر فتح حاصل نہ الی کی حکومت عثمانیت کی۔ ابن طولون نے بھی موقوف کا مہم منتخب۔ ہر نامہ سے نکال ڈال۔ اس میں جس میں خون نے ایک نوے ہزار جنگ کے بعد وجہ پر قبضہ کر لیا ایک بن طولون اہل دہلیہ شام کی طرف ہلک گیا پھر شام سے اہل شام کے پانی مقام قریسیہ کے چلے گیا۔

دو ۱۸۰۸ء میں شخصیت (دعویٰ کا سرور) مارا گیا اس کے مرنے کے بعد اس کی حکومت کا حاکم ہو گیا۔ مسن بن زید طولی و ابن کبرستان نے بھی اس کا ہاتھ پائی اور اس کی پختہ نے اس کا بھائی عمر چاشن ۱۸۰۸ء میں طولون دہلی مصر بھی رانی ملک مہم دار اور اس کے سے قرار دہ نے زامہ حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ موقوف نے کس اہل (یہ غلیظہ کی طرف سے مصلح کا گورنر تھا) نے ابن عباس حال مدق قرار دہ اور حوا میر (جو ابن طولون کی جانب سے اہل دہلیہ لے لے) کوئی بھی کی اور اس میں بہت بڑی خرابی ہوئی۔

تخت میر میں ابن محمد دہلی پر ابن مسن بن جعفر بن دہلی کا حکم مقام دہلیہ سنہ ۱۸۰۸ء میں کشیدگی کی جنگ لڑی دونوں نے بہ ہرگز کہ اپنے حکاموں کے ایک ٹروہ کا کام تمام کر دیا اور کوٹوں کو مال و اسباب لوٹ لیا ایک مہینہ تک اس جگہ سے کیا وجہ سے مسجد جوئی صلی اللہ علیہ وسلم میں جمعہ نہ ہوئے پایا۔ اسی میں غلیظہ مہم نے عمرو بن ایفہ والی خراسان کا حضور کیا احمد بن محمد اللہ بن ابی ولف سے مہم مصنفان میں سرگراہی ہوئی بالا فر عمرو بن ایفہ کو قہقہہ کوئی پڑی۔ شامیہ نے اسی میں شام کو ابو الحسن بن دہلی کے قبضہ سے دوبارہ واپس لے کر ابن موقوف جوئی کے خلاف کر طر سوس چلایا۔ بیجا کرم وچ ہا نقیص بیان آئے ہیں۔ اسی میں دہلیہ خلافت سے اس میں محمد طائی کو یہ حضور اور مکہ منعمہ کی سند حکومت دے دی۔ ابن دہلیہ نے مہمہ کا دہلی ہوسٹ بن بنی السان تھا و طائی کی طرف سے چہ (حال کا نام) امیر قیوچ جو کر دار و مکہ مہمہ ہوا جس سے مسجد انعام کے دروازہ چہ سے لڑائی چلے دی اور اس کو گرفتار کر لیا مہمہ یوں اور قہقہہ نے اس میں پر حمد کر دیا اور چہ کو قید سے رہا کر کے یوسف کو گرفتار کر کے بعد اذینچی دے۔ بیجا جو کے نصف اہل میں اذکر کشیں نے اپنے کو محمد بن زید منعمہ کے قبضہ سے بزدل تھا نکال دیا۔ اذکر کشیں چار ہزار فتح کی تیج کے ساتھ قزوین سے آقا اور محمد بن زید طائی طر تون سے و سلم کا ایک حکیم و اشان مہمہ لے کر آیا ہوا تھا و تون میں بہت جا اسمرہ تو مہمہ بنے اذکر کے عمر و بیوں میں سے یہ چہ زور و آؤنی مارے گئے اور اذکر کشیں و قہقہہ غیب ہوئی۔

۱۸۰۸ء میں ابن طر سوس نے ابو العباس بن موقوف کو طر سوس سے بغداد کی جانب نکال دیا اور یازہ کو یازہ امیر بنیادہ خیرا بن وہب اور زمر اسطحت سے موقوف کی قید سے و قوت پائی محمد بن منعمہ تون اور نہ تون شہر مصل میں داخل ہوئے۔ صاحب بن محمد و زمر کا مری سے واسطہ میں و انیس۔ پانچ سو فتح کے حکم سے بہ سالہ و ان الکفر اور دہلیہ و تون۔ نے اس کا استقبال کیا۔ بیجا و پاس کے ساتھ ساتھ شہر میں آئے اور دست جوئی کی۔ مہمہ یہ ہجہ مہمہ کی سے صاحب نہ ہوا تھا اور تون کی سے کچھ ہوا تھا۔ اس کے بعد ہی موقوف نے اس کو مہمہ اس کے مہمہ میں اور اہل و عیال کے گرفتار کر لیا۔ و مہمہ: نہ لٹوا لے۔ بعد اذ میں مہمہ بھیج دیا کہ اس کے بیٹے ابوبکر و صاحب اور بھائی محمد و زمر گرفتار کر لے گئے تون نے اس کے کتبت (مہمہ) پر ابو اسفر

